دروسِ ماہِ رمضان

تادیبِ مبلغین و مبلغات

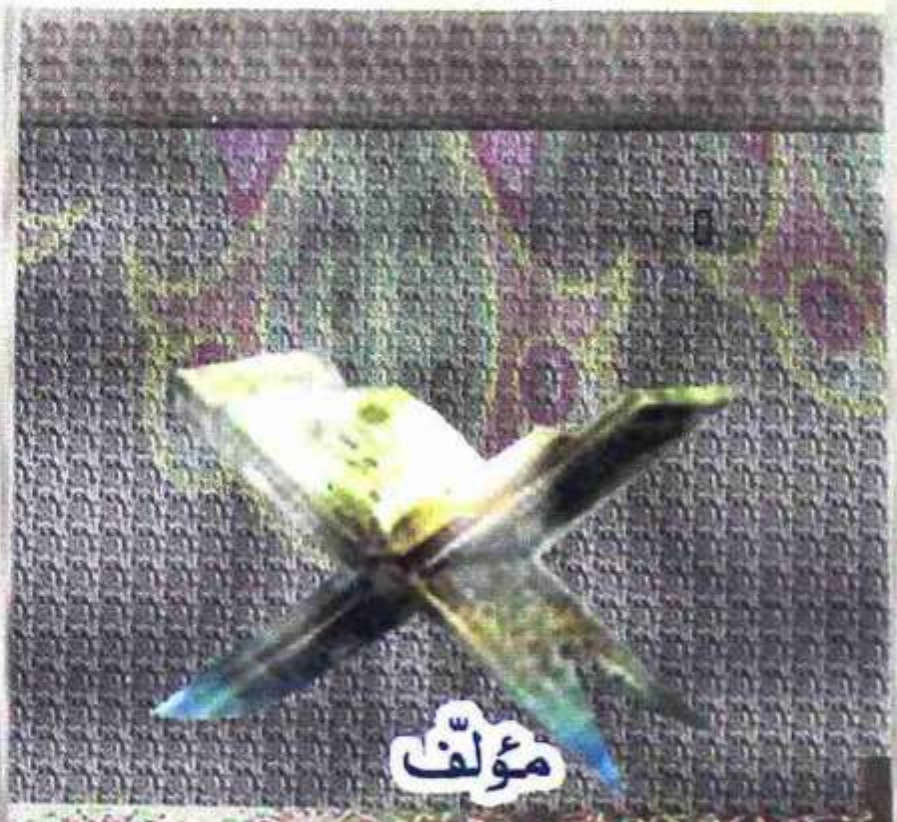

مؤلف

سید فیاض حسین نقوی

شعبۂ نشر و اشاعت

جامعہ علمیہ

ڈیفنس کراچی

No. 10056 Date 6/8/12
Status
Class
MAJAFI BOOK LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دروسِ ماہِ رمضان

یا

زادِ راہ مُبلّغین ومؤمنین

مؤلّف

مولانا سیّد فیاض حسین نقوی

شعبۂ نشر و اشاعت

جامعہ علمیہ

ڈیفنس۔ کراچی

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام : کُوْنُوْا دُعَاۃً لِلنَّاسِ بِالْخَیْرِ بِغَیْرِ اَلْسِنَتِکُمْ .

لوگوں کو اپنے عمل کے ساتھ نیکی کی (تبلیغ کرو اور) دعوت دو۔

(منتخب میزان الحکمۃ صفحہ ۷۹)

مشخصات

نام کتاب : دروس ماہ رمضان یا زادراہ مبلغین ومومنین

مؤلف : مولانا سید فیاض حسین نقوی

ناشر : جامعہ علمیہ - ڈیفنس کراچی

اشاعت اول : شعبان المعظم ۱۴۲۶ھ بمطابق ۸ ستمبر ۲۰۰۵ء

ٹائٹل وکمپوزنگ : مجاہد حسین حرؔ - قائم گرافکس 0345-2401125

قیمت : 300 روپے

ملنے کا پتہ

جامعہ علمیہ ڈیفنس کراچی

فون: 5886676
5888275

فیکس: 5886676

e mail: jamiailmia@hotmail.com

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُلِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہِ الطَّاہِرِیۡنَ الۡمَعۡصُوۡمِیۡنَ ۔

حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید صفدر حسین نجفی قدس سرہ کے دستور کے مطابق جب ۱۹ دسمبر ۱۹۹۱ء سے جامعہ علمیہ کی انتظامی وتدریسی ذمہ داریوں کو قبول کرتے ہوئے، کام کا آغاز کیا تو اندرونِ سندھ کے دور افتادہ اور پسماندہ علاقوں میں تبلیغ کی اشد ضرورت اور مبلغین کی کمی کے پیش نظر، ماہِ رمضان اور محرم الحرام میں تبلیغ کیلئے مبلغین کو بھیجنا بھی شروع کر دیا۔ مومنین کے تقاضا کی بناء پر ہر سال مبلغین کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ چنانچہ ''۱۲'' یا ''۱۴'' مبلغین سے شروع ہونے والی تعداد جب ماہِ رمضان ۱۴۲۰ھ (جنوری ۲۰۰۰ء) میں ''۱۵۵'' مبلغین تک اور ماہِ رمضان ۱۴۲۱ھ (دسمبر ۲۰۰۰ء) میں (سندھ و بلوچستان کیلئے روانہ کئے گئے) مبلغین کی تعداد ''۲۸۶'' تک پہنچ گئی تو اس وقت یہ فکر لاحق ہوئی کہ مبلغین کی معنوی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے بھی کام کیا جائے اور اس سلسلہ میں کم از کم مندرجہ ذیل موضوعات اور عناوین ضروری ہیں۔

(۱) مختصر ترجمہ و تفسیر موضوعی قرآن مجید۔ یعنی عربی میں موجود تفسیر معین کی طرح روایات کی روشنی میں ایک مختصر تفسیر موضوعی ایک جلد میں مرتب کی جائے۔

(۲) ایک مجموعہ احادیث۔ جس میں تمام مبتلا بہ موضوعات کے بارے میں مستند و موثق احادیث کو اعراب اور سلیس ترجمہ کے ساتھ جمع کر کے ایک جلد میں مرتب کرنے کی کوشش کی جائے۔

(۳) دروس ماہ رمضان۔ یعنی ایک ایسا مجموعہ دروس مرتب کیا جائے جو مبلغین کے لئے ماہ

مبارک رمضان کے دروس میں رہنما کی حیثیت رکھتا ہو۔

(۴) چہاردہ معصومین علیہم السلام کی زندگی اور فضائل ومصائب پر مشتمل ایک جلد کتاب مرتب کی جائے جس میں فضائل ومصائب کو مستند روایات کی روشنی میں بیان کیا جائے۔

مورخہ ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ بمطابق ۲۔ اگست ۲۰۰۱ء۔ مشہد مقدس، حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم مطہر (رواق شمارہ۔ ۱۳۰۔ دارالسلام) میں دروس ماہ مبارک رمضان کی ترتیب وتنظیم کا کام شروع کیا گیا جو بعض مصروفیات کی وجہ سے شعبان المعظم ۱۴۲۶ تک جاری رہا ہے۔

اس کتاب میں مقدمہ کے طور پر دعا کی اہمیت وفضیلت کو آیات اور روایات کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے اور اس کے بعد ماہ مبارک رمضان کے ہر روز کی دعا اور اس کے اہم ترین موضوعات کی آیات و روایات کے آئینہ میں توضیح وتشریح بیان کی گئی ہے۔ اگرچہ تمام موضوعات کو وضاحت سے بیان نہیں کیا جا سکا اور بعض موضوعات باقی بھی رہ گئے ہیں جنہیں انشاء اللہ بعد والے ایڈیشن میں مکمل کر دیا جائے گا۔ ماہِ رمضان میں ہر نماز کے بعد پڑھی جانے والی دعائیں، سحری کی مختصر دعا اور اکیسویں شب سے آخری شب ماہ رمضان تک پڑھی جانے والی دعاؤں کی بھی اہمیت اور مختصر وضاحت آخر میں بیان کر دی گئی ہے۔

''ملحقات کتاب'' کے عنوان سے مندرجہ ذیل احادیث اور موضوعات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

۱۔ روزِ عید الفطر کی فضیلت
۲۔ حدیث معراج
۳۔ حدیث عنوان بصری
۴۔ اسماء حسنیٰ کے اعداد اور خواص

دعا ہے کہ خداوند عالم اس ناچیز خدمت کو تمام مبلغین، مومنین، میرے اور والدین کے لئے آخرت کا زادِ راہ اور ذریعہ مغفرت قرار دے۔

وَ اٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

سید فیاض حسین نقوی

جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس سوسائٹی فیز ۴ کراچی

۳ شعبان المعظم۔ ۱۴۲۶ھ بمطابق ۸ ستمبر۔ ۲۰۰۵ء

مقدمہ اول

دعا کی اہمیت وفضیلت

اور

قبولیت دعا کی شرائط وآداب

تمام مخلوقات جس طرح اپنی خلقت اور وجود میں اپنے خالق کی محتاج ہیں اسی طرح اپنی بقا کے لئے بھی خالق کی محتاج ہیں۔

پھر مخلوقات میں جس کا جتنا علم اور معرفت زیادہ ہوگی اتنا ہی اس کی احتیاج اور فقر الی اللہ زیادہ ہو گا اور انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے لہٰذا وہ اپنے آپ کو سب سے زیادہ خالق کا محتاج سمجھتا ہے اور وہ ذات جس پر تمام مشکلات میں توکل اور اعتماد کیا جاسکتا ہے اور انسان کی تمام حاجات ومشکلات سے واقف ہے اور ان کے پورا کرنے اور حل کرنے پر قادر بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس ہے، اور قضاء حاجات موقوف اور مشروط ہے طلب حاجت پر۔ اور طلب حاجت ممکن نہیں ہے مگر دعا کے ذریعہ سے۔ کیونکہ طلب کے لئے عبد اور معبود کے درمیان اتصال ضروری ہے اور اتصال دعا ہی کے ذریعہ ہوسکتا ہے۔ اور جب انسان اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کو پکارتا ہے، اس سے اپنی حاجات طلب کرتا ہے۔ تو اسی توجہ، سوال اور طلب حاجت کے مجموعہ کو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا اور عبادت کا نام دیا ہے اور فرمایا ہے:

''اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ'' (۱) دعا عبادت ہے۔

بلکہ فرمایا ہے ''اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاءُ'' (۲) افضل ترین عبادت دعا ہے۔

.....

(۱،۲) اصول کافی جلد دوم

قرآن مجید نے بھی انسان کی قدر ومنزلت کا معیار دعا کو قرار دیا ہے۔ جیسا کہ سورہ فرقان کی آیت نمبر ۷۷ میں ارشاد ہوتا ہے:

''قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْ لَا دُعَآؤُكُمْ''

(اے رسول! ان لوگوں سے) کہہ دو اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا پروردگار تمہیں کوئی اہمیت نہ دیتا۔

یعنی اگر دعا نہ ہو تو لوگوں کا خدا کے نزدیک کوئی مقام ومنزلت نہیں ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان کا مقام اور منزلت اس کی دعا کے مطابق ہے۔ اور اس کی قدر و قیمت اہتمام دعا کے ساتھ وابستہ ہے یعنی دیکھا جائے گا کہ وہ دعا اور مناجات کو کتنی اہمیت دیتا ہے اور اس کا اتصال باری تعالیٰ سے کس حد تک ہے۔ اسی کے مطابق اس کی قدر ومنزلت کا تعین ہوگا۔

سورہ انعام کی آیت ۴۳ میں ارشاد ہوتا ہے:

''فَلَوْ لَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ''

جب ہمارا عذاب ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے بارگاہ خدا میں تضرع وزاری (اور دعا) کیوں نہیں کی لیکن ان کے دل سخت ہو گئے۔

اس آیت میں خداوند تعالیٰ نے اس مطلب کی طرف متوجہ کیا ہے کہ اگر وہ تضرع وزاری کریں تو خدا ان سے اپنا غضب اور عذاب دور کر دے گا اور انکے مصائب اور مشکلات کو بھی حل فرمائے گا۔

پھر آیت میں یہ بھی نہیں کہا گیا ''وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا صَلُّوْا اَوْ صَامُوْا اَوْ حَجُّوْا اَوْ قَرَؤُا الْقُرْآنَ'' یعنی ان پر ہمارا عذاب آجائے تو وہ نماز پڑھیں یا روزہ رکھیں یا حج کریں یا قرآن پڑھیں بلکہ فرمایا ہے ''تَضَرَّعُوْا'' یعنی وہ دعا اور تضرّع وزاری کریں تا کہ ان سے عذاب دور ہو جائے۔

اگر دعا کے بارے میں کوئی آیت وروایت نہ ہوتی سوائے سورہ کہف کی آیت ۲۸ کے، کہ جس

میں خدا نے اپنے حبیب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کیا ہے تو یہی آیت دعا کی اہمیت وفضیلت کے لئے کافی تھی۔

سورہ کہف کی آیت ۲۸ میں ارشاد ہوتا ہے:

''وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ''

اور (اے پیغمبر) اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ صبر پر آمادہ کرو جو صبح شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور صرف اسی کی مرضی کے طلبگار ہیں اور آپ کی آنکھیں ان کی طرف سے پھر نہ جائیں اور اپنی توجہ ان سے نہ ہٹائیں۔

یہ ایک عظیم خطاب ہے جس میں مخلص غریبوں اور مومنوں کی مدح وتعریف کی گئی ہے۔اور ان کا صبح وشام دعا کرنا سبب بنا ہے کہ خدا نے اپنے حبیب کو حکم دیا ہے کہ آپ ان کی صحبت میں بیٹھیں۔بعض روایات میں تو یہاں تک ملتا ہے کہ دعا ومناجات تلاوت قرآن مجید سے بھی افضل ہے۔

''(قَالَ الرَّاوِیْ قُلْتُ لِاَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَاَيُّهُمَا اَفْضَلُ، كَثْرَةُ الْقَرَائَةِ اَوْ كَثْرَةُ الدُّعَاءِ؟ قَالَ كَثْرَةُ الدُّعَاءِ، اَمَا تَسْمَعُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى ''قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَائُكُمْ''''(۱)

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی آیا قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کرنا افضل ہے یا کثرت سے دعا کرنا افضل ہے؟ امام نے جواب میں فرمایا: کثرت سے دعا کرنا افضل ہے کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ''قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَائُكُمْ''

.....

(۱) فلاح السائل صفحہ ۸۰ بحوالہ مستطرفات السرائر صفحہ ۸۸

(اے رسول ان لوگوں سے) کہہ دو اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا پروردگار تمہیں کوئی اہمیت نہ دیتا۔ (سورہ فرقان.....۷۷)

دعا کی سفارش

خداوند متعال نے خود بھی اپنے بندوں کو حکم دیا ہے اور اپنے پیغمبروں کو بھی فرمایا ہے کہ میرے بندوں کو دعا کی سفارش کریں۔

ارشاد رب العزت ہے:

''اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ''(۱)

مجھے پکارو اور (مجھ سے دعا مانگو) میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔

''قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ''(۲)

اے رسول میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ مجھ سے دعا مانگیں۔

حدیث قدسی میں ہے:

''یَا مُوْسٰی مُرْ عِبَادِیْ یَدْعُوْنِیْ''(۳)

اے موسیٰ میرے بندوں کو حکم دو کہ وہ مجھے پکاریں (اور مجھ سے دعا مانگیں)

''یَا عِیْسٰی مُرْھُمْ اَنْ یَدْعُوْنِیْ''(۴)

اے عیسیٰ مومنین کو حکم دیجئے کہ وہ (آپ کے ساتھ مل کر) دعا کریں۔

---

(۱) سورہ مومنون آیت ۶۰ (۲) سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۱۰

(۳،۴) کلمۃ اللہ حدیث نمبر ۴۰۵، ۴۰۶

حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام جیسے بزرگ ترین انبیاء بلکہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعا کے لئے مامور کرنا دعا کی فضیلت و اہمیت پر بہترین دلیل ہے۔

دعا اور روایات

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ علیہم السلام کے فرامین میں بھی دعا کی اہمیت و فضیلت روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ''یَا عَلِیُّ اُوْصِیْكَ بِالدُّعَاءِ''

اے علی علیہ السلام میں تمہیں دعا کی سفارش کرتا ہوں۔(۱)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام: ''اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اَلدُّعَاءُ''

افضل اور بہترین عبادت دعا ہے۔(۲)

حضرت علی علیہ السلام: ''اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ و جَلَّ فِیْ الْاَرْضِ اَلدُّعَاءُ''

خدا کے نزدیک زمین پر محبوب ترین عمل دعا ہے۔(۳)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ''اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ وَ لَا یَهْلِكُ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ''

دعا، عبادت کی اصل اور بنیاد ہے، دعا کی صورت میں کوئی شخص ہلاک نہیں ہوتا۔(۴)

حضرت علی علیہ السلام: ''اَلدُّعَاءُ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ''

دعا مومن کے لئے ڈھال اور نگہبان ہے۔(۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: ''عَلَیْكَ بِالدُّعَاءِ: فَاِنَّ فِیْهِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ''

تیرے لئے دعا ضروری ہے کیونکہ اس میں ہر بیماری کی شفا ہے۔(۶)

---

(۱) وسائل الشیعہ ابواب دعا۔ باب دوم حدیث ۳ (۲،۳،) اصول کافی کتاب دعا

(۴ تا ۶) منتخب میزان الحکمت صفحہ ۱۸۰

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ''تَرْكُ الدُّعَاءِ مَعْصِيَةٌ'' دعا کا ترک کرنا گناہ ہے۔(۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ''اِدْفَعُوْا اَبْوَابَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ'' مصیبتوں اور مشکلات کو دور کرو دعا کے ذریعے۔(۲)

حضرت علی علیہ السلام: ''مَنْ قَرَعَ بَابَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ فُتِحَ لَهٗ'' جو شخص بھی (دعا کے ذریعے) اللہ کے دروازے کو کھٹکھٹائے گا تو اس کے لئے (قبولیت کا دروازہ) کھول دیا جاتا ہے۳)

دوسری حدیث میں فرماتے ہیں کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ خدا، دعا کا دروازہ کھلا رکھے لیکن قبولیت کا دروازہ بند کردے۔(۴)

شرائط قبولیت دعا

جس طرح ہر عمل اور عبادت کی قبولیت کے لئے کچھ شرائط ہیں کہ جن کے بغیر عمل اور عبادت قبول نہیں ہے اسی طرح دعا کے لئے بھی مندرجہ ذیل شرائط ہیں جب تک ان شرائط پر عمل نہ کیا جائے تو دعا قبول نہیں ہوتی۔

۱۔ معرفت وشناخت خدا

حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے ''يَقُوْلُ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ سَاَلَنِیْ وَ هُوَ يَعْلَمُ اَنِّیْ اَضُرُّ وَ اَنْفَعُ: اَسْتَجِبْ لَهٗ'' خدا فرماتا ہے کہ جو شخص مجھ سے دعا اور سوال کرے اور یہ جانتا ہو (اور معرفت رکھتا ہو) کہ نفع ونقصان میرے ہاتھ میں ہے تو میں اس کی دعا قبول کروں گا (۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے جب سوال کیا گیا کہ ہم جب دعا کرتے ہیں تو قبول نہیں ہوتی تو آپ نے جواب میں فرمایا:

.....

(۱،۵) میزان الحکمت باب دعا

''لَاِنَّکُمْ تَدْعُوْنَ مَنْ لَا تَعْرِفُوْنَہٗ'' آپ اس کو پکارتے ہو (اور اس سے دعا مانگتے ہو) جس کو نہیں جانتے اور جس کی معرفت نہیں رکھتے ہو (۱)

۲۔ محرمات اور گناہ کا ترک کرنا

امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے: ''اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ: ''اَوْفُوْا بِعَھْدِیْ اُوْفِ بِعَھْدِکُمْ'' وَ اللّٰہِ لَوْ وَفَیْتُمُ اللّٰہَ لَوَفَی اللّٰہُ لَکُمْ'' خدا فرماتا ہے کہ میرے عہد و پیمان اور وعدے کو پورا کرو تا کہ میں بھی تمہارے عہد و پیمان (اور وعدے) کو پورا کروں، امام علیہ السلام فرماتے ہیں خدا کی قسم اگر تم اپنا وعدہ پورا کرو (اور احکام الٰہی پر عمل کرو) تو اللہ بھی تمہارے لئے اپنا وعدہ پورا کرے گا (تمہاری دعاؤں کو قبول اور مشکلات کو حل فرمائے گا)۔ (۲)

۳۔ کمائی اور غذا کا پاک و پاکیزہ ہونا

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: ''مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُسْتَجَابَ دُعَائُہٗ فَلْیُطَیِّبْ کَسْبَہٗ''

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے کاروبار اور کمائی کو پاک کرے۔ (۳)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ ایک شخص ہاتھ بلند کر کے تضرع و زاری کے ساتھ دعا کر رہا ہے خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی اور فرمایا: اس شخص کی دعا قبول نہیں ہوگی۔ ''لَاِنَّ فِیْ بَطْنِہٖ حَرَامًا وَ عَلٰی ظَھْرِہٖ حَرَامًا وَ فِیْ بَیْتِہٖ حَرَامًا'' کیونکہ اس کے پیٹ میں حرام ہے (یعنی اس نے حرام کا مال کھایا ہوا ہے) اور جو لباس پہنا ہوا ہے وہ بھی حرام ہے اور اسکے گھر میں بھی حرام ہے۔ (۴)

.....

(۱،۴) میزان الحکمت باب دعا

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری دعا قبول ہو تو اپنی غذا کو پاکیزہ کرو اور اپنے پیٹ میں حرام نہ جانے دو۔

۴۔ حضور و رقت قلب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''اِعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ'' یہ جان لو کہ خداوند عالم اس دل سے دعا قبول نہیں کرتا جو غافل اور بے پرواہ ہو۔(۱)

۵۔ اخلاص و عبودیت

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْم ''فَادْعُوْا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْن'' خدا کو پکارو (اور اس سے دعا مانگو خلوص نیت کے ساتھ یعنی) اس حال میں کہ اپنے دین کو اس کے لئے خالص قرار دو۔(۲)

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''وَ قَدْ وَعَدَ عِبَادَهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْاِسْتِجَابَةَ''

بے شک خدا نے اپنے مومن بندوں سے قبولیت دعا کا وعدہ فرمایا ہے۔(۳)

۶۔ سعی و کوشش

یعنی دعا کا معنی یہ نہیں ہے کہ انسان کام و سعی اور کوشش چھوڑ دے اور گھر بیٹھ کر فقط دعا کرتا رہے کیونکہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''ثَلَاثَةٌ تُرَدُّ عَلَيْهِمْ دَعْوَتُهُمْ: رَجُلٌ جَلَسَ فِيْ بَيْتِهٖ وَ قَالَ يَا رَبِّ اُرْزُقْنِيْ۔ فَقَالَ لَهُ اَلَمْ اَجْعَلْ لَكَ السَّبِيْلَ اِلٰى طَلَبِ الرِّزْقِ'' تین قسم کے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوگی (ان میں سے) ایک وہ شخص ہے جو فقط گھر میں بیٹھ کر یہ دعا کرتا رہے کہ خداوندا مجھے روزی عطا فرما، اسے جواب دیا جائے گا۔ کیا میں نے تیرے لئے روزی کمانے کا وسیلہ اور ذریعہ قرار نہیں دیا، دوسرے لفظوں میں حصول رزق کے لئے تلاش و کوشش کرنا، کام کرنا، ایک چیز ہے لیکن روزی کا نصیب ہونا، اس کا بابرکت ہونا، توفیق

---

(۱) میزان الحکمت باب دعا (۲) سورہ غافر.....۱۴ (۳) میزان الحکمت

الٰہی کا شامل حال ہونا، دوسرا مطلب ہے جس میں دعا بہت مؤثر ہے۔(۱)

اسی طرح علاج کروانا، شفا کے لئے ڈاکٹر یا حکیم کے پاس جانا، اس کے دستور کے مطابق دوائی استعمال کرنا، ایک مطلب ہے لیکن ڈاکٹر کی تشخیص کا صحیح ہونا، دوائی کا شفا میں مؤثر ہونا، دوسرا مطلب ہے جس میں دعا اور صدقہ وغیرہ بہت مؤثر ہیں جب یہ دونوں حصے اور دونوں مطلب اکھٹے ہوں تو مؤثر واقع ہوں گے اور ہمیں ان دونوں کی طرف توجہ کرنی ہوگی۔

آدابِ دعا

۱۔ بسم اللہ پڑھنا

رَسُوْلُ اللهصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''لَا یَرُدُّ دُعَاءٌ اَوَّلُهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ''

وہ دعا رد نہیں ہوتی جس کے شروع میں بسم اللہ پڑھ لی جائے۔(۲)

۲۔ حمد وثنا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے: ''اِنَّ کُلَّ دُعَاءٍ لَا یَکُوْنَ قَبْلَهٗ تَمْجِیْدٌ فَهُوَ اَبْتَرُ''

ہر وہ دعا کہ جس سے پہلے اللہ تبارک تعالیٰ کی تعریف و تمجید اور حمد وثناء نہ ہو وہ ابتر ہے اور اس کا کوئی نتیجہ نہیں ہوگا۔(۳)

۳۔ صلوات بر محمد وآل محمد علیہم السلام

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ''صَلَاتُکُمْ عَلَیَّ اِجَابَةٌ لِدُعَائِکُمْ وَ زَکٰوةٌ لِاَعْمَالِکُمْ''

تمہارا مجھ پر درود وصلوٰۃ بھیجنا تمہاری دعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے اور تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے۔(۴)

---

(۱) وسائل الشیعہ ابواب دعا ۵۰ حدیث ۳ (۲،۳،۴) میزان الحکمت (عربی) حدیث ۵۶۲۰، ۵۶۲۱، ۵۶۲۲

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''لَا یَزَالُ الدُّعَاءُ مَحْجُوْبًا حَتّٰی یُصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ'' دعا اس وقت تک پردوں میں چھپی رہتی ہے جب تک محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات نہ بھیجی جائے (۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ایک اور روایت میں فرماتے ہیں: جو شخص خدا سے اپنی حاجت طلب کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ پہلے محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجے پھر خدا سے اپنی حاجت طلب کرے اس کے بعد آخر میں درود پڑھ کر اپنی دعا کو ختم کرے (تو اس کی دعا قبول ہوگی) کیونکہ خداوند کریم کی ذات اس سے بالاتر ہے کہ وہ دعا کے اول و آخر (یعنی محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود وصلوات) کو قبول کرے اور دعا کے درمیانی حصہ (یعنی اس بندے کی حاجت) کو قبول نہ فرمائے۔ (۲)

۴۔ آئمہ معصومین علیہم السلام کی امامت وولایت کا اعتقاد رکھنا، انہیں واسطہ اور شفیع قرار دینا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''فَمَنْ سَأَلَنِیْ بِهِمْ عَارِفًا بِحَقِّهِمْ وَ مَقَامِهِمْ اَوْجَبْتُ لَهٗ مِنِّی الْاِجَابَةَ'' جو شخص پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ معصومین علیہم السلام کا واسطہ دے کر مجھ سے سوال کرے اور دعا مانگے جبکہ وہ ان کے حق اور مقام کو پہچانتا ہو تو مجھ پر لازم ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں۔ (۳)

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ''مَنْ دَعَا اللّٰهَ بِنَا اَفْلَحَ'' جو شخص ہم اہلبیت علیہم السلام کا واسطہ دے کر دعا کرے تو وہ شخص کامیاب وکامران ہے۔ (۴)

جناب یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں بیان ہوا ہے کہ جناب جبرائیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کیا: میں آپ کو ایسی دعا بتاؤں کہ جس کی وجہ سے خدا آپ کی بینائی اور آپ کے دونوں بیٹے (یوسف وبنیامین علیہما السلام) آپ کو واپس لوٹا دے حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا وہ کونسی دعا ہے؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہا کہ یوں دعا مانگو:

(۱،۲) میزان الحکمت ۵۶۲۳، ۵۶۲۴ (۳،۴) وسائل الشیعہ ابواب دعا باب ۳۷ حدیث ۷، ۱۰

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ عَلِیٍّ وَّ فَاطِمَۃَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ اَنْ تَأْتِیَنِیْ بِیُوْسُفَ وَ بِنْ یَامِیْنَ جَمِیْعًا وَّ تَرُدَّ عَلَیَّ عَیْنِیْ''

خدایا میں تجھے محمد، علی، فاطمہ، حسن و حسین (علیہم السلام) کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میرے دونوں بیٹوں (یوسف و بنیامین علیہما السلام) کو اور میری بینائی کو واپس لوٹا دے۔

جناب یعقوب علیہ السلام کی یہ دعا ابھی تمام ہی ہوئی تھی کہ قاصد (بشیر) نے آکر جناب یوسف علیہ السلام کی قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام پر ڈال دی تو آپ کی آنکھیں بینا ہو گئیں۔(۱)

حدیث قدسی میں ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے چالیس شب عبادت کرنے کے بعد دعا کی لیکن اس کی دعا قبول نہیں ہوئی تو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس شکایت کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی سے سوال کیا تو جواب ملا کہ اس نے دعا کا صحیح راستہ اختیار نہیں کیا: ''اِنَّہٗ دَعَانِیْ وَ فِیْ قَلْبِہٖ شَکٌّ مِّنْکَ'' کیوں کہ وہ مجھ سے تو دعا کرتا ہے اور حاجت طلب کرتا ہے لیکن اس کے دل میں تیری نبوت کے بارے میں شک ہے (یعنی تیری نبوت کا معتقد نہیں ہے)۔(۲)

لہٰذا وہ اگر اس (شک اور عدم اعتقاد کی) کی حالت میں اتنی دعا کرے کہ اس کا سانس ختم ہو جائے اور اس کی انگلیاں ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تب بھی میں اس کی دعا قبول نہیں کروں گا۔

۵۔ گناہوں کا اقرار کرنا

الامام الصادق علیہ السلام: ''اِنَّمَا ھِیَ الْمِدْحَۃُ ثُمَّ الْاِقْرَارُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ الْمَسْئَلَۃُ''

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: کہ دعا کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے خدا کی حمد و ثناء کرو، پھر گناہوں کا اقرار اور پھر اپنی حاجت طلب کرو(۳)

---

(۱) وسائل الشیعہ ابواب دعا باب ۳۷ حدیث ۱۲
(۲) کلمۃ اللہ حدیث ۹۳
(۳) میزان الحکمۃ (عربی) حدیث ۵۶۳۰

۶۔ خشوع وخضوع کے ساتھ اور غمگین حالت میں دعا مانگنا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ''یَا عِیْسٰی اُدْعُوْنِیْ دُعَاءَ الْحَزِیْنِ الْغَرِیْقِ اَلَّذِیْ لَیْسَ لَہٗ مُغِیْثٌ''

ارشاد رب العزت ہے: اے عیسیٰ مجھ سے اس غرق ہونے والے غمگین انسان کی طرح دعا مانگو جس کا کوئی فریادرس نہ ہو۔(۱)

۷۔ دو رکعت نماز پڑھنا

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو شخص تمام شرائط کے ساتھ دو رکعت نماز بجالانے کے بعد دعا کرے تو خدا اس کی دعا قبول فرمائے گا''۔(۲)

۸۔ اپنی حاجتوں اور مطلوب کو زیادہ نہ سمجھو

۱۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے، خدا فرماتا ہے اگر ساتوں آسمانوں اور زمینوں کے رہنے والے مل کر مجھ سے دعا مانگیں اور میں ان سب کی دعاؤں کو قبول کرلوں اور ان کی حاجات پوری کر دوں تو میری ملکیت میں مچھر کے پر کے برابر بھی فرق نہیں آئے گا۔(۳)

۲ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ''سَلُوا اللّٰہَ وَ اجْزِلُوْا فَاِنَّہٗ لَا یَتَعَاظَمُہٗ شَیْءٌ''

اپنی دعا میں بڑی چیزوں کا سوال کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز بڑی نہیں ہوتی۔(۴)

۹۔ دعا کو عمومیت دینا

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''اِذَا دَعَا اَحَدَکُمْ فَلْیُعَمِّمْ فَاِنَّہٗ اَوْجَبَ لِلدُّعَاءِ'' جب تم میں

(۱،۲،۳) میزان الحکمت (عربی) حدیث ۵۶۳۳، ۲۵۶۵، ۵۶۳۹ (۴) منتخب میزان الحکمۃ حدیث ۲۱۳۹

سے کوئی دعا مانگے تو اسے چاہئے کہ اپنی دعا کو عمومیت دے یعنی دوسروں کو بھی اپنی دعا میں شامل کرے کیونکہ ایسی دعا قبولیت کے زیادہ نزدیک ہوتی ہے۔(۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے ''مَنْ قَدَّمَ اَرْبَعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ثُمَّ دَعَاہُ اُسْتُجِیْبُ لَہٗ'' جو شخص پہلے چالیس مومنین کے لئے دعا کرے اور پھر اپنے لئے دعا مانگے تو اس کی دعا قبول ہوگی (۲)

۱۰۔ دعا کو مخفی رکھنا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ''دَعْوَۃُ السِّرِّ تَعْدِلُ سَبْعِیْنَ دَعْوَۃً فِی الْعَلَانِیَۃِ''
مخفی طور پر دعا مانگنا اعلانیہ طور پر ستر مرتبہ دعا مانگنے کے برابر ہے (۳)

۱۱۔ قبولیت دعا کے بارے میں حسن ظن رکھنا

۱۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ''اُدْعُوا اللّٰہَ وَ اَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ''
خداوند عالم سے اس طرح دعا مانگو کہ تمہیں اس کی قبولیت کا یقین ہو۔(۴)

۲۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''اِذَا دَعَوْتَ فَظُنَّ اَنَّ حَاجَتَکَ بِالْبَابِ''
جب دعا مانگو تو یہ گمان رکھو کہ تمہاری حاجت دروازے پر ہے (یعنی تمہاری دعا قبول ہوگی)۔(۵)

۱۲۔ مخصوص اوقات، حالات اور مقامات میں دعا مانگنا

دعا کے لئے بعض اوقات، حالات اور مقامات کو افضل قرار دینا اس کا معنی ہرگز یہ نہیں ہے کہ باقی اوقات اور مقامات میں دعا قبول نہیں ہوتی اور ان میں رحمت خدا کے دروازے بند ہیں، کیونکہ تمام اوقات

(۱ تا ۵) منتخب میزان الحکمت صفحہ ۱۸۴

اور مقامات خدا سے متعلق ہیں اور اس کی مخلوق ہیں، جس وقت، جس مقام اور جس حالت میں بھی خدا کو پکارا جائے تو وہ سنتا ہے اور اپنے بندے کو جواب دیتا ہے لیکن جس طرح خدا نے اپنے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت دی ہے اسی طرح بعض اوقات اور مقامات کو بھی بعض پر فضیلت حاصل ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم دعا کے لئے افضل ترین کو انتخاب کریں۔

مفاتیح الجنان اور دیگر کتب دعا میں مفصل طور پر دعا کے مخصوص اوقات، حالات اور مقامات کو بیان کیا گیا ہے، ہم اجمالاً بعض کو ذکر کرتے ہیں۔

مخصوص اوقات وحالات دعا

۱۔نماز کے بعد

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: ''اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ الصَّلٰوتِ فِیْ اَحَبِّ الْاَوْقَاتِ فَاسْئَلُوْا حَوَائِجَكُمْ عَقِیْبَ فَرَائِضِكُمْ''۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا نے نمازوں کو محبوب ترین اور افضل ترین اوقات میں واجب قرار دیا ہے پس تم اپنی حاجات کو واجب نمازوں کے بعد طلب کرو۔(۱)

۲۔حالت سجدہ میں

امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں ''اَقْرَبُ مَا یَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ هُوَ سَاجِدٌ''

حالت سجدہ میں بندہ اپنے خالق سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔(۲)

---

(۱)وسائل الشیعہ، کتاب الصلاۃ، ابواب التعقیب، حدیث۸

(۲)وسائل الشیعہ، کتاب الصلاۃ، ابواب سجود، باب۳۳ حدیث۵

۳۔قرآن مجید کی ایک سو(۱۰۰) آیات کی تلاوت کرنے کے بعد

حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص قرآن مجید کی ایک سو(۱۰۰) آیات پڑھے پھر سات مرتبہ ''یَا اَللّٰہُ'' کہہ کر دعا مانگے تو خداوند قدوس اس کی دعا قبول فرمائے گا (مضمون حدیث)۔(۱)

۴۔سحری کے وقت

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: بہترین وقت جس میں تم اللہ سے دعا مانگو سحر کا وقت ہے کیونکہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھی استغفار کو سحر کے وقت کے لئے مؤخر کر دیا تھا۔(مضمون حدیث)(۲)

۵۔رات کی تاریکی میں خصوصاً طلوع فجر کے قریب۔

۶۔شب وروز جمعہ۔

۷۔ماہ رجب وشعبان اور ماہ مبارک رمضان میں۔

۸۔شب قدر (شب ۱۹، ۲۱، ۲۳، ماہ رمضان) میں۔

۹۔ماہ رمضان کا آخری عشرہ اور ماہ ذالحجہ کی پہلی دس راتیں۔

۱۰۔عید میلاد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآئمہ معصومین علیہم السلام۔عید فطر۔عید قربان۔عید غدیر۔

۱۱۔بارش کے وقت۔

۱۲۔عمرہ کرنے والے کی دعا واپسی کے وقت یا واپسی سے پہلے۔

۱۳۔جب اذان ہو رہی ہو۔

۱۴۔تلاوت قرآن سننے کے وقت۔

.....

(۱) وسائل الشیعہ، ابواب دعا، باب ۲۳ حدیث ۴ (۲) میزان الحکمت حدیث ۵۶۵۸

۱۵۔حالت روزہ میں افطار کے وقت یا افطار سے پہلے۔

دعا کے لئے مخصوص مقامات

(۱) مکہ مکرمہ، بیت اللہ، مسجد الحرام، مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرم مطہر و مزارات چہاردہ معصومین علیہم السلام مخصوصاً حرم مطہر امام حسین علیہ السلام۔

(۲) وہ خاص مساجد جن میں انبیاء و آئمہ معصومین علیہم السلام اور اولیاء خدا نے نماز و عبادت انجام دی ہے جیسے مسجد اقصیٰ، مسجد کوفہ، مسجد صعصعہ، مسجد سہلہ، سرداب سامرہ، مسجد جمکران۔

۳۔مذکورہ خاص مقامات کے علاوہ ہر مسجد قبولیت دعا کے لئے بہترین مقام ہے۔

ایک اہم نکتہ

حالات، اوقات اور مقامات دعا کے انتخاب میں، مہم ترین نکتہ یہ ہے کہ ایسا وقت اور مقام انتخاب کرنا چاہئے، جس میں انسان ریا کاری، تظاہر اور دکھاوے جیسی آفت کا شکار نہ ہو۔اور اس وقت میں خلوص تواضح وانکساری اور رقت قلب زیادہ سے زیادہ حاصل ہو، یہی وجہ ہے کہ روایات میں سفارش کی گئی ہے کہ رات کی تاریکی میں اور سحر کے وقت دعا مانگی جائے۔

خدا فرماتا ہے:

''یَا بْنَ عِمْرَانَ..... وَادْعُنِیْ فِیْ ظُلَمِ اللَّیْلِ فَاِنَّكَ تَجِدُنِیْ قَرِیْبًا مُجِیْبًا''

اے موسیٰ! مجھے رات کی تاریکی میں پکارو، تو مجھے اپنے قریب اور دعا قبول کرنے والا پاؤ گے۔(۱)

(۱) وسائل الشیعہ ابواب دعا باب ۳۰ حدیث ۲

مقبول دعائیں

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَرْبَعَةٌ لَا تُرَدُّ لَهُمْ دَعْوَةٌ:

اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ لِرَعِیَّتِهٖ

وَ الْوَالِدُ الْبَارُّ لِوَلَدِهٖ

وَ الْوَلَدُ الْبَارُّ لِوَالِدِهٖ

وَ الْمَظْلُوْمُ (عَلٰی ظَالِمِهٖ)

چار افراد کی دعا رد نہیں ہوتی:

(۱) امام وحاکم عادل، جب اپنی رعیت کے حق میں دعا کرے۔

(۲) نیک باپ کی دعا، اولاد کے حق میں۔

(۳) نیک وصالح اولاد کی دعا باپ کے حق میں۔

(۴) مظلوم کی دعا (ظالم کے برخلاف) (۱)

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''دُعَاءُ اَطْفَالِ اُمَّتِیْ مُسْتَجَابٌ مَا لَمْ یُقَارِفُوْا الذُّنُوْبَ''

میری امت کے بچوں کی دعا قبول ہے جب تک وہ گناہ سے آلودہ نہ ہوں۔ (۲)

اَلْاِمَامُ حَسَن علیہ السلام ''مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ کَانَتْ لَهٗ دَعْوَةٌ مُجَابَةٌ اِمَّا مُعَجَّلَةٌ وَ اِمَّا مُؤَجَّلَةٌ''

جو شخص قرآن کی تلاوت کرے اس کی دعا جلدی یا دیر سے قبول ضرور ہوگی (۳)

(۱،۲،۳) میزان الحکمۃ حدیث ۵۶۹۶، ۵۶۹۸، ۵۷۰۰

دعا بے فائدہ نہیں ہوتی

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ زَیْنُ الْعَابِدِیْن علیہ السلام: ''اَلْمُؤْمِنُ مِنْ دُعَائِہٖ عَلٰی ثَلَاثٍ:

(i)اِمَّا اَنْ یُدَّخَرَ لَہٗ،

(ii)وَ اِمَّا اَنْ یُّعَجَّلَ لَہٗ

(iii)وَ اِمَّا اَنْ یَدْفَعَ عَنْہُ بَلَاءً یُرِیْدُ اَنْ یُصِیْبَہٗ''

مومن کی دعا تین حالات سے خارج نہیں ہے:

(i)یا اس کے لئے ذخیرہ آخرت ہوگی

(ii)یا دنیا میں قبول ہو جائے گی

(iii)یا مومن سے اس مصیبت کو دور کر دے گی جو اسے پہنچنے والی ہے۔(۱)

مومنین و مومنات کیلئے دعا کرنا

امام جعفر صادق علیہ السلام کا قول ہے: مومن کا مومن کے لئے دعا کرنا دعا کرنے والے سے مصیبت کو دور کرتا ہے اور اس کے رزق میں اضافہ کرتا ہے۔(۲)

.....

(۱) منتخب میزان الحکمت حدیث ۲۱۶۹ (۲) میزان الحکمت باب دعا

مقدمہ دوم

خطبۂ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یا

فضائل ماہِ مبارک رمضان

برکت، رحمت اور مغفرت کا مہینہ

عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام: قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَطَبَنَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ:

حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لئے خطبہ دیا۔ ارشاد فرمایا:

اَيُّهَا النَّاسُ!

اے لوگو!

اِنَّهٗ قَدْ اَقْبَلَ اِلَيْكُمْ شَهْرُ اللّٰهِ بِالْبَرَكَةِ وَ الرَّحْمَةِ وَ الْمَغْفِرَةِ.

تمہاری طرف اللہ کا مہینہ برکت، رحمت اور مغفرت کے ساتھ آرہا ہے

شَهْرٌ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ اَفْضَلُ الشُّهُوْرِ وَ اَيَّامُهٗ اَفْضَلُ الْاَيَّامِ. وَ لَيَالِيْهِ اَفْضَلُ اللَّيَالِيْ. وَ سَاعَتُهٗ اَفْضَلُ السَّاعَاتِ.

یہ وہ مہینہ ہے جو خدا کے نزدیک سب مہینوں سے بہتر ہے جس کے دن باقی دنوں، جس کی راتیں باقی راتوں سے اور جس کی گھڑیاں باقی گھڑیوں سے افضل ہیں۔

اللہ کی مہمانی

هُوَ شَهْرٌ دُعِيْتُمْ فِيْهِ اِلٰى ضِيَافَةِ اللّٰهِ،

یہ وہ مہینہ ہے جس میں خداوند عالم نے تمہیں اپنی ضیافت ومہمانی کی دعوت دی ہے

وَ جُعِلْتُمْ فِيْهِ مِنْ اَهْلِ كَرَامَةِ اللّٰهِ

اور جس میں تمہیں خدا نے صاحبان عزت و عظمت میں سے قرار دیا ہے

اَنْفَاسُكُمْ فِيْهِ تَسْبِيْحٌ وَ نَوْمُكُمْ فِيْهِ عِبَادَةٌ.

تمہارا اس مہینہ میں سانس لینا تسبیح کا اور اس میں سونا عبادت کا ثواب رکھتا ہے،

وَ عَمَلُكُمْ فِيْهِ مَقْبُوْلٌ، وَ دُعَاؤُكُمْ فِيْهِ مُسْتَجَابٌ.

تمہارے اعمال اس میں قبول کئے جاتے ہیں اور دعائیں پوری کی جاتی ہیں

فَاسْأَلُوْا اللّٰهَ رَبَّكُمْ بِنِيَّاتٍ صَادِقَةٍ وَ قُلُوْبٍ طَاهِرَةٍ اَنْ يُّوَفِّقَكُمْ لِصِيَامِهٖ وَ تِلَاوَةِ كِتَابِهٖ،

پس تم صاف اور سچی نیت اور پاک و پاکیزہ دل کے ساتھ خداوند عالم سے سوال کرو، اللہ تمہیں اس بابرکت مہینہ میں روزے رکھنے اور تلاوت قرآن مجید کی توفیق عنایت فرمائے۔

فَاِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حَرُمَ غُفْرَانَ اللّٰهِ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ الْعَظِيْمِ.

کیونکہ جو شخص اس بڑے مہینے میں اللہ کی بخشش سے محروم رہے گا وہ بدبخت ہوگا اور اس کی عاقبت خراب ہوگی۔

قیامت کی بھوک اور پیاس

وَاذْكُرُوْا بِجُوْعِكُمْ وَ عَطَشِكُمْ فِيْهِ جُوْعَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ عَطَشَهٗ.

اس مہینے کی بھوکؔ اور پیاس سے قیامت کی بھوک اور پیاس کو یاد کرو۔

وَ تَصَدَّقُوْا عَلٰى فُقَرَائِكُمْ وَ مَسَاكِيْنِكُمْ

اپنے مساکین اور فقراء کو صدقہ دو (اور ان کی مدد کرو)

وَ وَقِّرُوْا كُبَارَكُمْ.

اور اپنے بوڑھوں کی تعظیم کرو،

وَ ارْحَمُوْا صِغَارَكُمْ،

اپنے چھوٹوں پر رحم کرو (اور ان سے محبت کے ساتھ پیش آؤ)

وَصِلُوْا اَرْحَامَكُمْ،

اور صلہ رحمی کرو (یعنی اپنے رشتہ داروں سے تعلقات برقرار رکھو)

زبان اور آنکھ کا روزہ

وَاحْفِظُوْا اَلْسِنَتَكُمْ.

اپنی زبان کی حفاظت کرو (یعنی حرام کھانے، غیبت اور جھوٹ جیسے گناہوں سے بچاؤ)

وَ غُضُّوْا عَمَّا لَا يَحِلُّ النَّظَرُ اِلَيْهِ اَبْصَارَكُمْ،

اپنی آنکھوں کو ان چیزوں سے جن کا دیکھنا تمہارے لئے حلال نہیں بند کرو

وَ عَمَّا لَا يَحِلُّ الْاِسْتِمَاعُ اِلَيْهِ اَسْمَاعَكُمْ.

اور جن چیزوں کا تمہارے لئے سننا حلال نہیں اپنے کانوں کو ان سے بچاؤ۔

تیموں پر شفقت، دعا اور توبہ

تَحَنَّنُوْا عَلٰی اَیْتَامِ النَّاسِ یُتَحَنَّنُ عَلٰی اَیْتَامِکُمْ.	تیموں پر رحم کرو تا کہ لوگ تمہارے بعد تمہارے تیموں پر رحم کریں
وَ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ مِنْ ذُنُوْبِکُمْ	اور بارگاہ خدا میں اپنے گناہوں سے توبہ کرو
وَ ارْفَعُوْا اِلَیْہِ اَیْدِیَکُمْ بِالدُّعَاءِ فِیْ اَوْقَاتِ صَلَاتِکُمْ فَاِنَّھَا اَفْضَلُ السَّاعَاتِ	اور نماز کے وقت اپنے ہاتھوں کو دعا کیلئے بلند کرو کیونکہ نماز کا وقت (دعا کیلئے) بہترین وقت ہے
یَنْظُرُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْھَا بِالرَّحْمَۃِ اِلٰی عِبَادِہٖ،	اللہ تعالیٰ اس وقت اپنے بندوں کو نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔
یُجِیْبُھُمْ اِذَا نَاجَوْہُ،	اور ان کا جواب دیتا ہے جب وہ اس سے مناجات کرتے ہیں
وَ یُلَبِّیْھِمْ، اِذَا نَادَوْہُ	اور جو اس کو پکارتے ہیں ان کو لبّیک کے ساتھ جواب عنایت فرماتا ہے
وَ یُعْطِیْھِمْ اِذَا سَاَلُوْہُ،	اور اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہے جب وہ اس سے سوال کرتے ہیں
وَ یَسْتَجِیْبُ لَھُمْ اِذَا دَعَوْہُ.	اور جب دعا کرتے ہیں تو ان کی دعا قبول فرماتا ہے۔

اَیُّھَا النَّاسُ!

اِنَّ اَنْفُسَکُمْ مَرْھُوْنَۃٌ بِاَعْمَالِکُمْ فَفُکُّوْھَا بِاسْتِغْفَارِکُمْ،

وَ ظُھُوْرَکُمْ ثَقِیْلَۃٌ مِّنْ اَوْزَارِکُمْ فَخَفِّفُوْا عَنْھَا بِطُوْلِ سُجُوْدِکُمْ.

وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ اَقْسَمَ بِعِزَّتِہٖ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ الْمُصَلِّیْنَ وَ السَّاجِدِیْنَ

وَ اَنْ لَا یَرَوْعَھُمْ بِالنَّارِ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

اے لوگو!

یقیناً تمہاری گردنیں تمہارے اعمال کے بدلے گروی پڑی ہوئی ہیں، اللہ سے بخشش طلب کر کے آزاد کرانے کی کوشش کرو۔

اور تمہاری پشت گناہ کی وجہ سے بھاری ہو چکی ہے اسے زیادہ سجدے بجا لا کر ہلکا کرنے کی کوشش کرو۔

اور جان لو کہ خداوند عالم نے اپنی عزت اور عظمت کی قسم کھا رکھی ہے کہ اس مہینے میں سجدے کرنے والوں اور نماز پڑھنے والوں کو عذاب نہ کرے گا۔

اور قیامت میں انہیں جہنم کی آگ سے نہ ڈرائے گا۔

افطار کا ثواب

اَیُّھَا النَّاسُ!

مَنْ فَطَرَ مِنْکُمْ صَائِمًا مُؤْمِنًا فِیْ ھٰذَا الشَّھْرِ کَانَ لَہٗ بِذٰلِکَ عِنْدَ اللّٰہِ عِتْقُ نَسْمَۃٍ

اے لوگو!

جو شخص اس مہینے میں کسی مومن کا روزہ افطار کرائے تو خدا اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عنایت فرمائے گا۔

وَ مَغْفِرَةٌ لِمَا مَضٰى مِنْ ذُنُوْبِهٖ

اور اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

قِيْل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَيْسَ كُلُّنَا نَقْدِرُ عَلٰى ذٰلِكَ .

آپ ﷺ کے اِصحاب میں سے بعض نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم سب لوگ تو اس پر قدرت نہیں رکھتے۔

فَقَالَ ﷺ: اِتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، اِتَّقُوْا النَّارَ وَلَوْ بِشَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ.

تو آپؐ نے فرمایا: تم کھجور کے آدھے دانے یا ایک گھونٹ پانی کے ساتھ روزہ افطار کروانے کے ذریعہ سے بھی جہنم کی آگ سے اپنے آپ کو بچا سکتے ہو (کیونکہ خداوند عالم یہی ثواب اسکو عنایت فرمائیگا جو اس سے زیادہ کی قدرت نہ رکھتا ہو)۔

حسن خلق، احسان اور صلہ رحمی

اَيُّهَا النَّاسُ !

اے لوگو!

مَنْ حَسَّنَ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ خُلُقَهٗ كَانَ لَهٗ جَوَازٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيْهِ الْاَقْدَامُ،

جو شخص اس مہینے میں اپنے اخلاق کو درست کرے تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پل صراط سے آسانی سے گذار دے گا جب کہ لوگوں کے قدم وہاں پھسل رہے ہوں گے۔

وَ مَنْ خَفَّفَ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ عَمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنَهٗ خَفَّفَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حِسَابَهٗ

اور جو شخص اپنے غلام سے اس مہینے میں نرمی سے پیش آئے (اور اس سے کم خدمت لے) تو خداوند عالم قیامت کے دن اس کا حساب کتاب آسانی کے ساتھ لے گا۔

وَ مَنْ كَفَّ فِيْهِ شَرَّهٗ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ غَضَبَهٗ يَوْمَ يَلْقَاهُ،

اور جو شخص اس مہینہ میں کسی کو تکلیف نہ پہنچائے تو وہ قیامت کے دن خدا کے غضب سے محفوظ رہے گا۔

وَ مَنْ اَكْرَمَ فِيْهِ يَتِيْمًا اَكْرَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ،

اور جو شخص اس مہینے میں کسی یتیم کو مہربانی اور عزت کی نگاہ سے دیکھے گا تو خداوند عالم اس شخص کو قیامت کے دن عزت کی نگاہ سے دیکھے گا۔

وَ مَنْ وَصَلَ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَصَلَهُ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ يَوْمَ يَلْقَاهُ،

اور جو شخص اس مہینے میں صلہ رحمی کرے (یعنی رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات کو برقرار اور مستحکم رکھے) تو خداوند عالم اس پر قیامت کے دن اپنی رحمت نازل فرمائے گا۔

وَ مَنْ قَطَعَ فِيْهِ رَحِمَهٗ قَطَعَ اللّٰهُ عَنْهُ رَحْمَتَهٗ يَوْمَ يَلْقَاهُ

اور جو شخص اس مہینے میں قطع رحمی کرے (یعنی اپنے اقربا اور رشتہ داروں سے تعلقات ختم کر دے) تو وہ بروزِ قیامت خدا کی رحمت سے محروم ہوگا۔

واجب اور مستحب نماز کا ثواب

وَمَنْ تَطَوَّعَ فِيْهِ بِصَلَاةٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بَرَاءَةً مِّنَ النَّارِ

جو شخص اس مہینے میں مستحب نمازیں پڑھے تو خداوند عالم قیامت کے دن اس کیلئے جہنم سے برائت نامہ عنایت فرمائے گا۔

وَ مَنْ اَدّٰى فِيْهِ فَرْضًا كَانَ لَهٗ ثَوَابُ مَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الشُّهُوْرِ.

اور جو شخص اس مہینے میں اپنی ایک واجب نماز بجا لائے گا تو اس کو اس شخص جتنا ثواب ملے گا جس نے کسی دوسرے مہینے میں ستر نمازیں پڑھی ہوں۔

تلاوت قرآن مجید اور صلوات کا ثواب

مَنْ اَكْثَرَ فِيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ ثَقَّلَ اللّٰهُ مِيْزَانَهٗ يَوْمَ تُخَفُّ الْمَوَازِيْنُ،

اور جو شخص اس مہینے میں مجھ پر زیادہ صلوات بھیجے گا تو خداوند عالم اس کے اعمال کے پلڑے کو بھاری کر دے گا جب کہ لوگوں کے اعمال کے پلڑے ہلکے ہوں گے۔

وَ مَنْ تَلَا فِيْهِ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فِيْ غَيْرِهٖ مِنَ الشُّهُوْرِ.

اور جو شخص اس مہینے میں قرآن مجید کی ایک آیت کو پڑھے تو اس کے لئے دوسرے مہینوں میں قرآن مجید کے ختم کرنے کا ثواب خداوند عالم عنایت فرمائے گا۔

اَيُّهَا النَّاسُ!

اے لوگو!

اِنَّ اَبْوَابَ الْجِنَانِ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ مُفَتَّحَةٌ فَاسْئَلُوْا رَبَّكُمْ اَنْ لَّا يُغْلِقَهَا عَلَيْكُمْ،

جنت کے دروازے اس مہینے میں کھلے پڑے ہیں پس اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کہ انہیں تم پر بند نہ کرے۔

وَ اَبْوَابَ النِّيْرَانِ مُغَلَّقَةٌ فَاَسْئَلُوْا رَبَّكُمْ اَنْ لَّا يَفْتَحَهَا عَلَيْكُمْ،

اور جہنم کے دروازے اس مہینے میں بند پڑے ہیں پس اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کہ انہیں تم پر نہ کھولے۔

وَالشَّيَاطِيْنَ مَغْلُوْلَةٌ فَاَسْئَلُوْا رَبَّكُمْ اَنْ لَّا يُسَلِّطَهَا عَلَيْكُمْ.

اور شیطانوں کو اس مہینے میں زنجیروں سے جکڑا جا چکا ہے پس اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کہ انہیں تمہارے اوپر مسلط نہ کرے۔

افضل ترین عمل

قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَقُمْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ؟

فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَا اَبَا الْحَسَنِ، اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ، اَلْوَرَعُ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

ثُمَّ بَكٰى، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُبْكِيْكَ؟

فَقَالَ: يَا عَلِيُّ اَبْكِيْ لِمَا يُسْتَحَلُّ مِنْكَ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ كَاَنِّيْ بِكَ وَ اَنْتَ تُصَلِّيْ لِرَبِّكَ، وَ قَدِ انْبَعَثَ اَشْقَى الْاَوَّلِيْنَ شَقِيْقُ عَاقِرِ نَاقَةِ ثَمُوْدَ، فَضَرَبَكَ ضَرْبَةً عَلٰى قَرْنِكَ فَخَضَبَ مِنْهَا لِحْيَتَكَ،

قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ ذٰلِكَ فِيْ سَلَامَةٍ مِنْ دِيْنِيْ؟

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے کھڑے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مہینہ میں افضل ترین عمل کونسا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اے ابو الحسنؑ اس مہینہ میں افضل ترین عمل محرّمات الٰہیہ سے پرہیز کرنا ہے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روئے تو میں نے پوچھا! اے رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ کس بات پر روئے ہیں؟

تو فرمایا: اے علی (علیہ السلام)! اس ماہ میں جو سلوک تم سے روا رکھا جائے گا میں اس کے لئے رو رہا ہوں، تم حالت نماز میں ہو گے کہ اس اثناء میں اولین شقی ترین انسان سے بھی شقی تر اور ناقۂ قوم ثمود کو قتل کرنے والے کا بھائی اٹھے گا اور تجھے ایسی ضربت لگائے گا جو تیری داڑھی کو خضاب کر دے گی۔

امیر المومنین علیہ السلام عرض کرتے ہیں: پھر میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا اس موقع پر میرا دین سلامت ہو گا؟

فَقَالَ: فِیْ سَلَامَةٍ مِنْ دِیْنِكَ.

تو فرمایا: (ہاں) تیرا دین سالم ہوگا۔

یا علیؑ تو میرا وصی اور خلیفہ ہے

ثُمَّ قَالَ: یَا عَلِیُّ مَنْ قَتَلَكَ فَقَدْ قَتَلَنِیْ، وَ مَنْ اَبْغَضَكَ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ، وَ مَنْ سَبَّكَ فَقَدْ سَبَّنِیْ لِاَنَّكَ مِنِّیْ كَنَفْسِیْ، رُوْحُكَ مِنْ رُوْحِیْ، وَ طِیْنَتُكَ مِنْ طِیْنَتِیْ، اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی خَلَقَنِیْ وَ اِیَّاكَ وَ اصْطَفَانِیْ وَ اِیَّاكَ وَ اخْتَارَنِیْ لِلنُّبُوَّةِ، وَ اخْتَارَكَ لِلْاِمَامَةِ، فَمَنْ اَنْكَرَ اِمَامَتَكَ فَقَدْ اَنْكَرَ نُبُوَّتِیْ.

پھر فرمایا: اے علیؑ! جس نے تجھے قتل کیا گویا اس نے مجھے قتل کیا اور جس نے تجھے غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا اور جس نے تجھے دشنام دیا، اس نے مجھے دشنام دیا اس لئے کہ تو میرے حوالے سے میرا نفس ہے۔ تیری روح میری روح ہے، تیری طینت میری طینت ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے اور تجھے خلق کیا اور مجھے اور تجھے منتخب فرمایا۔ مجھے نبوت اور تجھے امامت کے لئے منتخب فرمایا۔ پس جس نے تیری امامت کا انکار کیا اس نے میری نبوت کا انکار کیا۔

یَا عَلِیُّ اَنْتَ وَصِیِّیْ وَ اَبُوْ وُلْدِیْ وَ زَوْجُ اِبْنَتِیْ وَ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی اُمَّتِیْ فِیْ حَیَاتِیْ وَ بَعْدَ مَوْتِیْ، اَمْرُكَ اَمْرِیْ، وَ نَهْیُكَ نَهْیِیْ، اُقْسِمُ بِالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالنُّبُوَّةِ وَ جَعَلَنِیْ خَیْرَ الْبَرِیَّةِ اِنَّكَ لَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ وَ اَمِیْنُهٗ عَلٰی سِرِّهٖ وَ خَلِیْفَتُهٗ عَلٰی عِبَادِهٖ.

(وسائل الشیعہ جلد ۷ کتاب الصوم صفحہ ۲۲۶ تا ۲۲۸)

اے علیؑ! تو میرا وصی ہے اور میری اولاد کا باپ ہے، میری بیٹی کا شوہر ہے اور میری زندگی میں بھی اور میرے مرنے کے بعد بھی میری امت میں تو میرا خلیفہ ہے۔ تیرا امر، میرا امر ہے اور تیری نہی، میری نہی ہے، میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث فرمایا اور مجھے خیر البریہ قرار دیا کہ تو اللہ تعالیٰ کی مخلوقات پر اس کی حجت اور اس کے راز کا امین اور اس کے بندوں پر اس کا خلیفہ ہے۔

دروس ماہ رمضان

ماہ رمضان کے دنوں کی دعائیں

اوران کے موضوعات کی

تفصیل وتشریح

ماہِ مبارک رمضان کے پہلے دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمان و رحیم ہے
اَللّٰهُمَّ	خداوندا!
اجْعَلْ صِيَامِيْ فِيْهِ صِيَامَ الصَّائِمِيْنَ	آج (اور اس بابرکت مہینہ میں) میرے روزے کو حقیقی (اور واقعی) روزہ داروں کے روزے جیسا قرار دے
وَ قِيَامِيْ فِيْهِ قِيَامَ الْقَائِمِيْنَ	(خدایا) آج (اوراس بابرکت مہینہ میں) میری نماز (اور عبادتوں) کو حقیقی نماز (اور عبادت) گزاروں کی نماز (اور عبادت) کی طرح قرار دے،
وَ نَبِّهْنِيْ فِيْهِ عَنْ نَّوْمَةِ الْغَافِلِيْنَ	(پروردگارا!) آج (اور اس ماہ میں)، مجھے (اپنی یاد سے) غافل لوگوں جیسی نیند سے بیدار کردے،

وَ هَبْ لِیْ جُرْمِیْ فِیْهِ یَا اِلٰهَ الْعٰالَمِیْنَ	اور اے عالمین کے رب! آج (اور اس بابرکت مہینہ میں) میرے گناہ بخش دے
وَاعْفُ عَنِّیْ یَا عَافِیًا عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ	اوراے گناہگاروں کومعاف فرمانے والے مجھے معاف فرمادے۔

موضوعات اور عناوین

☆ حقیقی نماز ☆ حقیقی روزہ۔

☆ غفلت سے بیداری۔ ☆ گناہوں کی بخشش۔

ا۔ حقیقی نماز

نماز کی اہمیت وفضیلت آیات قرآن کی روشنی میں

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''یَتَسَآءَلُوْنَ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ۙ مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ''(سورہ مدثر۷۴ آیت۴۰تا۴۳)

(گنہگاروں کے بارے میں) باہم پوچھ رہے ہوں گے کہ آخر تمہیں دوزخ میں کونسی چیز لے آئی؟ وہ لوگ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی ۟ وَ قُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ'' (سورہ بقرہ ۲ آیت ۲۳۸)

(اے مسلمانو!) تمام نمازوں کی، (خصوصاً) درمیان والی نماز کی پابندی کرو، اور خاص اللہ کی خاطر (نماز میں) قنوت پڑھتے ہوئے کھڑے ہو۔

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا''

یقیناً نماز ایمانداروں پر (وقت معین کر کے) فرض کی گئی ہے۔ (سورہ نساء ۴ آیت ۱۰۳)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: '' وَ کَانَ یَاْمُرُ اَھْلَہٗ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ'' (سورہ مریم ۱۹ آیت ۵۵)

اور (حضرت اسماعیلؑ) اپنے گھر کے لوگوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی تاکید کیا کرتے تھے۔

نماز کی اہمیت وفضیلت روایات کے آئینہ میں

نماز کو تمام امور پر ترجیح دینا

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا یُوْثِرُ عَلَی الصَّلٰوۃِ عِشَاءً وَلَا غَیْرَہٗ وَ کَانَ اِذَا دَخَلَ وَقْتُھَا کَاَنَّہٗ لَا یَعْرِفُ اَھْلًا وَّ لَا حَمِیْمًا.

حضرت علی علیہ السلام: حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو رات کے کھانے کو اور نہ ہی کسی دوسری چیز کو نماز پر ترجیح دیتے تھے جب نماز کا وقت ہو جاتا تو آپؐ کی کیفیت یہ ہو جاتی گویا آپؐ نہ تو اپنے کسی رشتہ دار کو پہچانتے تھے اور نہ ہی کسی دل سوز دوست کو (نماز کو تمام امور پر ترجیح دیتے تھے)۔

نماز دین کا ستون

ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَثَلُ الصَّلٰوۃِ مَثَلُ عَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ، اِذَا ثَبَتَ الْعَمُوْدُ نَفَعَتِ الْاَطْنَابُ وَ الْاَوْتَادُ وَ الْغَشَاءُ، وَ اِذَا انْکَسَرَ الْعَمُوْدُ لَمْ یَنْفَعْ طُنُبٌ وَ لَا وَتِدٌ وَ لَا غِشَاءٌ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نماز کی مثال ایسی ہے جیسے خیمہ کا ستون، اگر ستون اپنی جگہ برقرار رہے تو رسیوں، میخوں اور چادر کا فائدہ ہوتا ہے۔ اگر ستون ٹوٹ جائے تو نہ کوئی رسی فائدہ دے سکتی ہے نہ ہی میخ و چادر۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَللّٰہَ اَللّٰہَ! فِی الصَّلَاۃِ فَاِنَّھَا عُمُوْدُ دِیْنِکُمْ.

حضرت علی علیہ السلام نے اپنی وصیت میں فرمایا: نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ تمہارے دین کا ستون ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نماز دین کا ستون ہے۔

نماز بے حیائی

اور برے کاموں سے روکتی ہے

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ''

(سورہ عنکبوت.....۴۵)

اور نماز کو پابندی سے پڑھا کرو۔ بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے باز رکھتی ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فِیْ رَجُلٍ یُصَلِّیْ مَعَهٗ وَ یَرْتَکِبُ الْفَوَاحِشَ اِنَّ صَلَاتَهٗ تَنْهَاهُ یَوْمًا مَّا، فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ تَابَ.

(انصار کا ایک نوجوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھا کرتا تھا اور اس کے ساتھ برائیوں کا ارتکاب بھی کیا کرتا تھا) یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچائی گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی دن اسے اس کی نماز ان چیزوں سے روک دے گی چنانچہ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ اس نے (برائیوں سے) توبہ کرلی۔

قیامت کے روز سب سے پہلا سوال نماز کے متعلق ہوگا

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ، فَاِنْ قُبِلَتْ قُبِلَ مَا سِوَاهَا.

امام محمد باقر علیہ السلام: بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر نماز قبول ہوگی تو دوسرے اعمال بھی قابل قبول ہوں گے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَلصَّلٰوةُ بَیْتُ الْاِخْلَاصِ وَ تَنْزِیْهٌ عَنِ الْکِبْرِ.

امام محمد باقر علیہ السلام: نماز خلوص کا گھر اور تکبر سے دوری ہے۔

نمازی کے لئے تین خوبیاں ہیں

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: لِلْمُصَلِّیْ ثَلَاثُ خِصَالٍ:

امام جعفر صادق علیہ السلام: نمازی کو تین خوبیاں حاصل ہوتی ہیں:

اِذَا قَامَ فِیْ صَلَاتِهٖ یَتَنَاثَرُ عَلَیْهِ الْبِرُّ مِنْ اَعْنَانِ السَّمَاءِ اِلٰی مَفْرَقِ رَاْسِهٖ۔

جب نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اسکے سر پر آسمان سے نیکیاں نچھاور ہونا شروع ہو جاتی ہیں،

وَ تَحُفُّ بِهِ الْمَلَائِکَةُ مِنْ تَحْتِ قَدَمَیْهِ اِلٰی اَعْنَانِ السَّمَاءِ.

پاؤں سے لے کر آسمان تک اس کو فرشتے گھیر لیتے ہیں۔

وَ مَلَكٌ یُنَادِیْ: اَیُّهَا الْمُصَلِّیْ لَوْ تَعْلَمُ مِنْ تَنَاجِیْ مَا انْفَتَلْتَ.

اور اسے ایک فرشتہ ندا دیتا ہے: اے نمازی! اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ تیری اس مناجات کے کس قدر فوائد اور اجر و ثواب ہیں تو تُو کبھی نماز سے باہر نہ آئے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا دُمْتَ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّكَ تَقَرَّعُ بَابَ الْمَلِكِ الْجَبَّارِ، وَ مَنْ یُّكْثِرُ قَرْعَ بَابِ الْمَلِكِ یُفْتَحُ لَهٗ.

رسول اکرم ﷺ: جب تک تم نماز کی حالت میں ہوتے ہو تم جبار بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہوتے ہو۔ اور جو شخص بکثرت کسی بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ تو اس کے لئے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

نماز میں خضوع و خشوع

اَلْقُرْآنُ الْكَرِیْمُ: ''قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ''

یقیناً وہ ایمان لانے والے رستگار ہوئے جو نماز میں (اللہ تعالیٰ کے سامنے) خشوع کرتے ہیں۔

(سورہ مومنون.....۱،۲)

اَلْاِمَامُ عَلِی علیہ السلام: اَلْخُشُوْعُ زِیْنَةُ الصَّلَاةِ.

حضرت علی علیہ السلام: خشوع نماز کی زینت ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَمَّا سُئِلَ عَنْهُ مَا الْخُشُوْعُ؟

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جب آپؐ سے پوچھا گیا کہ ''خشوع'' کیا ہے؟

قَالَ: التَّوَاضُعُ فِی الصَّلٰوةِ وَ اَنْ یُقْبِلُ الْعَبْدُ بِقَلْبِهٖ کُلِّهٖ عَلٰی رَبِّهٖ۔

تو آپ نے فرمایا: نماز میں تواضع وانکساری اور یہ کہ بندہ اپنے پورے دل کے ساتھ اپنے رب کی طرف توجہ کرے۔

اول وقت میں نماز ادا کرو

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: فَضْلُ الْوَقْتِ الْاَوَّلِ عَلَی الْآخِرِ کَفَضْلِ الْآخِرَةِ عَلَی الدُّنْیَا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: اول وقت کو آخر وقت پر وہی فضیلت حاصل ہے جو آخرت کو دنیا پر حاصل ہے۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: اِعْلَمْ اَنَّ اَوَّلَ الْوَقْتِ اَبَدًا اَفْضَلُ، فَعَجِّلْ بِالْخَیْرِ مَا اسْتَطَعْتَ، وَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ، مَا دَاوَمَ الْعَبْدُ عَلَیْهِ وَ اِنْ قَلَّ۔

امام محمد باقر علیہ السلام: تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اول وقت ہمیشہ افضل ہوتا ہے۔ لہٰذا جتنا ہو سکے بھلائی کے لئے جلدی کرو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ ہے جس کو بندہ پابندی سے ادا کرتا ہے خواہ وہ کم ہی ہو۔

تحقیر نماز

عَنْهُ علیہ السلام::لَا تَتَهَاوَنُ بِصَلَاتِكَ، فَاِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قَالَ عِنْدَ مَوْتِهٖ، لَیْسَ مِنِّیْ مَنِ اسْتَخَفَّ بِصَلَاتِهٖ.....

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام: اپنی نماز کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوقت وفات فرمایا تھا: جو نماز کو حقیر سمجھے وہ مجھ سے نہیں۔

سب سے بڑا چور

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَسْرَقُ السِّرَاقِ مَنْ سَرِقَ مِنْ صَلَاتِهٖ یَعْنِیْ لَا یُتِمُّهَا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: چوروں کا سرغنہ وہ شخص ہے جو اپنی نماز کی چوری کرتا ہے یعنی اسے مکمل طور پر نہیں کرتا۔

نماز جماعت

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ صَلَّی الْخَمْسَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَظُنُّوْا بِهٖ خَیْرًا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو شخص پانچ نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کرے اس کے بارے میں نیک گمان کرو۔

نماز جمعہ

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ''

اے ایماندارو! جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لئے اذان دی جائے تو خدا کی یاد (نماز) کی طرف دوڑ پڑو اور (خرید و) فروخت چھوڑ دو۔

(سورہ جمعہ.....۹)

اَلْاِمَامُ عَلِیؑ: مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مُتَتَابِعَةً لِغَیْرِ عِلَّةٍ کُتِبَ مُنَافِقًا۔

حضرت علیؑ: جو شخص بغیر کسی وجہ کے مسلسل تین جمعے چھوڑ دے اسے منافق لکھا جاتا ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْجُمُعَةُ حَجُّ الْمَسَاکِیْنِ.

رسول اکرم ﷺ: جمعہ (کی نماز) مسکینوں کا حج ہے (یعنی انہیں حج کا ثواب عطا کیا جائے گا)۔

عَنْہُ ﷺ: مَنْ اَتَی الْجُمُعَةَ اِیْمَانًا وَ احْتِسَابًا اِسْتَأْنَفَ الْعَمَلَ۔

رسول اکرم ﷺ: جو شخص ایمان اور یقین کے ساتھ جمعہ (کی نماز) کو بجالائے (تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور) وہ نئے سرے سے عمل کرے گا۔

خطبہ جمعہ کے وقت خاموشی اختیار کرو

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُؑ: اِذَا خَطَبَ الْاِمَامُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَتَکَلَّمَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْاِمَامُ مِنْ خُطْبَتِہٖ،

حضرت امام جعفر صادقؑ: جب جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو تو جب تک وہ خطبہ سے فارغ نہ ہو جائے، کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ (خطبہ کے دوران) گفتگو کرے۔

عَنْہُؑ: اِذَا قَامَ الْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ وَجَبَ عَلَی النَّاسِ الصَّمْتُ۔

حضرت امام جعفر صادقؑ: جب امام خطبہ (جمعہ) کے لئے کھڑا ہو جائے تو لوگوں پر خاموشی لازم ہو جاتی ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌ علیہ السلام: قَالَ: یُکْرَہُ الْکَلَامُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَ الْاِمَامُ یَخْطُبُ، وَ فِی الْفِطْرِ وَ الْاَضْحٰی وَ الْاِسْتِسْقَاءِ۔

حضرت علی علیہ السلام: جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو تو بات کرنا مکروہ ہے۔ اسی طرح عید الفطر، عید القربان اور استسقاء کی نماز کے موقع پر بھی۔

(میزان الحکمت اردو جلد ۵ صفحہ ۵۴۰)

۲۔ حقیقی روزہ

روزہ کی اہمیت وفضیلت

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ''

(سورہ بقرہ.....۱۸۳)

اے ایمان دارو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تا کہ تم اس کی وجہ سے گناہوں سے بچ جاؤ (اور تقویٰ اختیار کرو)۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ مِنَ النَّارِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: روزہ جہنم کے خلاف ڈھال ہے۔

عَنْہُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لِکُلِّ شَیْءٍ زَکَاۃٌ وَ زَکَاۃُ الْاَبْدَانِ الصِّیَامُ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ہر چیز میں زکوٰۃ ہے جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: نَوْمُ الصَّائِمِ عِبَادَةٌ وَ صَمْتُهُ تَسْبِيْحٌ وَ دُعَاؤُهُ مُسْتَجَابٌ وَ عَمَلُهُ مُضَاعَفٌ، اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ اِفْطَارِهِ دَعْوَةً لَا تُرَدُّ۔

حضرت علی علیہ السلام: روزہ دار کی نیند عبادت، اس کی خاموشی تسبیح، اس کی دعا مستجاب اور اس کا عمل دو گنا ہوتا ہے۔ روزہ دار کی بوقت افطار دعا رد نہیں ہوتی۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلصَّائِمُ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَ اِنْ كَانَ نَائِمًا عَلٰى فِرَاشِهٖ، مَا لَمْ يَغْتَبْ مُسْلِمًا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: روزہ دار، اگر چہ اپنے بستر پر سو رہا ہو، پھر بھی اللہ کی عبادت میں (اس کا شمار) ہوتا ہے، بشرطیکہ کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: مَنْ مَنَعَهُ الصَّوْمُ مِنْ طَعَامٍ يَشْتَهِيْهِ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُطْعِمَهُ مِنْ طَعَامِ الْجَنَّةِ وَ يَسْقِيَهُ مِنْ شَرَابِهَا

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام: جو شخص طعام کی خواہش کے باوجود روزہ رکھے، خداوند عالم پر حق بن جاتا ہے کہ اسے بہشت کے کھانوں اور مشروبات سے نوازے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ، وَ فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: مَنْ فَطَرَ صَائِمًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اسے بھی روزہ دار جیسا ہی اجر ملے گا۔

حقیقی روزہ یہ ہے کہ تمام اعضاء و جوارح کو روزہ سے ہونا چاہئے

عَنْهُ علیہ السلام: اِذَا اَصْبَحَتْ صَائِمًا فَلْيَصُمْ سَمْعُكَ وَ بَصَرُكَ مِنَ الْحَرَامِ وَ جَارِحَتُكَ وَ جَمِيْعُ اَعْضَائِكَ مِنَ الْقَبِيْحِ وَ دَعْ عَنْكَ الْهَذٰى وَ اَذَى الْخَادِمِ وَ لْيَكُنْ عَلَيْكَ وَقَارُ الصِّيَامِ وَ اَلْزِمْ مَا اسْتَطَعْتَ مِنَ الصَّمْتِ وَالسُّكُوْتِ اِلَّا عَنْ ذِكْرِاللّٰهِ وَ لَا تَجْعَلْ يَوْمَ صَوْمِكَ كَيَوْمِ فِطْرِكَ وَ اِيَّاكَ وَ الْمُبَاشَرَةَ وَ الْقُبُلَ وَ الْقَهْقَهَةَ بِالضِّحْكِ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: جب تم روزہ رکھ لو، تو تمہارے کان اور آنکھیں، حرام سے روزہ رکھ لیں، تمہارے تمام اعضاء و جوارح، برائیوں سے روزہ رکھ لیں، لغو اور بیہودہ باتوں اور نوکر چاکر کو تکلیف دینے سے پرہیز کرو، تم پر روزے کا وقار نمایاں ہو، ذکر خدا کے علاوہ ہمیشہ تاحدِ امکان خاموشی اور سکوت کو اپناؤ۔ اپنے روزے اور بغیر روزے کے دن کو یکساں نہ سمجھو۔ مباشرت، بوس و کنار اور بلند آواز سے ہنسنے سے پرہیز کرو۔ (کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسی چیزوں سے ناراض ہوتا ہے)۔

اَلْاِمَامُ الباقرُ علیہ السلام: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِمْرَاَةً تَسَابُّ جَارِيَةً لَهَا وَ هِيَ صَائِمَةٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِيْ! فَقَالَتْ: اَنَا صَائِمَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ كَيْفَ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روزہ دار عورت کو اپنی لونڈی کو گالیاں دیتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا منگوایا اور اس سے کہا: اسے کھاؤ اس نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں روزہ دار ہوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تَكُوْنِيْنَ صَائِمَةٌ وَ قَدْ سَبَّبْتِ جَارِيَتَكَ؟ اَنَّ الصَّوْمَ لَيْسَ مِنَ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ وَ اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حِجَابًا عَنْ سِوَاهُمَا مِنَ الْفَوَاحِشِ مِنَ الْفِعْلِ وَ الْقَوْلِ يَفْطُرُ الصَّائِم، مَا اَقَلَّ الصَوَّامُ وَ اَكْثَرَ الْجَوَّاعُ۔

نے فرمایا: تم کیسی روزہ دار ہو کہ اپنی لونڈی کو گالیاں دے رہی ہو! پھر فرمایا: روزہ، صرف کھانا پینا چھوڑ دینے کا نام نہیں، بلکہ یہ تو تمام قولی و فعلی برائیوں سے حجاب ہوتا ہے جو روزے کو توڑ دیتی ہیں۔ کس قدر کم ہیں روزہ دار اور کس قدر زیادہ ہیں بھوکے انسان۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: صَوْمُ الْجَسَدِ اَلْاِمْسَاكُ عَنِ الْاَغْذِيَةِ بِاِرَادَةٍ وَ اِخْتِيَارٍ خَوْفًا مِنَ الْعِقَابِ وَ رَغْبَةً فِي الثَّوَابِ وَ الْاَجْرِ، صَوْمُ النَّفْسِ اِمْسَاكُ الْحَوَاسِ الْخَمْسِ عَنْ سَائِرِ الْمَأْثِمِ وَ خُلُوُّ الْقَلْبِ مِنْ جَمِيْعِ اَسْبَابِ الشَّرِّ۔

حضرت علی علیہ السلام: جسمانی روزہ یہ ہوتا ہے کہ عذاب کے خوف اور اجر و ثواب کی خواہش میں اپنے ارادہ و اختیار کے ساتھ کھانے پینے سے اپنے آپ کو روکا جائے۔ دل کا روزہ یہ ہوتا ہے کہ حواس خمسہ کو باقی گناہوں سے روکا جائے اور دل کو برائیوں کے تمام اسباب سے خالی رکھا جائے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الظَّمَا، وَ كَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ قِيَامِهَا اِلَّا الْعِنَاءِ۔حَبَّذَا نَوْمُ الْاَكْيَاسِ وَ اِفْطَارُهُمْ.

حضرت علی علیہ السلام: کتنے روزہ دار ایسے ہیں جن کے روزہ میں بھوک و پیاس کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔ نیز کتنے ہی نمازی ایسے ہیں جن کے حصہ میں سوائے مشقت کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ خوشا حال باشعور لوگوں کی نیند اور ان کے افطار کے!

روزہ حرام سے بچنے کا نام ہے

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلصِّیَامُ اِجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ کَمَا یَمْتَنِعُ الرَّجُلُ مِنَ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ۔

حضرت علی علیہ السلام: جس طرح روزہ دار انسان کھانے کی اشیاء سے اپنے آپ کو روکتا ہے۔ اسی طرح حرام چیزوں اور کاموں سے بھی اپنے آپ کو دور رکھے کیونکہ (درحقیقت) حرام سے بچنے کا نام ہی روزہ ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: طُوْبٰی لِمَنْ ظَمَأً اَوْ جَاعَ لِلّٰہِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اس شخص کیلئے خوشخبری ہے جو خدا کے لئے بھوک یا پیاس برداشت کرتا ہے۔

ہر ماہ تین روزے رکھنا

اَلْاِمَامُ الرِّضَا علیہ السلام: مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ، کَانَ کَمَنْ صَامَ الدَّهْرَ، لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام: جو شخص ہر ماہ میں تین دن روزے رکھے تو یہ شخص ایسا ہے جیسے اس نے پوری زندگی روزے رکھے ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص ایک نیکی لے کر آئے اس کیلئے اس کے برابر دس نیکیاں ہیں۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَذْهَبَ کَثِیْرٌ مِنْ حَرِّ صَدْرِهٖ فَلْیَصُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس شخص کو یہ بات پسند ہے کہ اسکے سینہ کی اکثر بیماریاں دور ہو جائیں، اسے چاہئے کہ وہ صبر کے مہینہ (ماہ رمضان) میں اور ہر ماہ کے تین دن روزے رکھے۔

روزہ کے فوائد

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:.....قَالَ : یَا رَبِّ وَ مَا مِیْرَاثُ الصَّوْمِ؟ قَالَ (جَلَّ شَأْنُہٗ): الصَّوْمُ یُوْرِثُ الْحِکْمَۃَ وَ الْحِکْمَۃُ تُوْرِثُ الْمَعْرِفَۃَ وَ الْمَعْرِفَۃُ تُوْرِثُ الْیَقِیْنَ فَاِذَا اسْتَیْقَنَ الْعَبْدُ لَا یُبَالِی کَیْفَ اَصْبَحَ بِعُسْرٍ اَمْ بِیُسْرٍ۔

رسول اکرم ﷺ: آپ نے سوال کیا پروردگارا! روزہ کے کیا فوائد ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: روزہ حکمت کا باعث ہوتا ہے حکمت معرفت کا موجب ہوتی ہے معرفت یقین کا سبب بنتی ہے اور جب بندہ یقین کی منزل پر پہنچ جاتا ہے تو پھر اسے اس بات کی پروانہیں ہوتی کہ وہ کس حال میں صبح (وشام) کرے، تنگی کی حالت میں یا آسانی کی حالت میں۔

(میزان الحکمت اردو جلد ۵ صفحہ ۶۹۰)

۳۔ غفلت سے بیداری

غفلت سے بچو

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلْغَفْلَۃُ ضَلَالَۃٌ۔

حضرت علی علیہ السلام: غفلت گمراہی ہے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اِنْ کَانَ الشَّیْطَانُ عَدُوًّا فَالْغَفْلَۃُ لِمَاذَا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: جب شیطان جیسا دشمن موجود ہے تو پھر غفلت کس لئے۔

اَلْاِمَامُ الْحَسَنُ علیہ السلام: اَلْغَفْلَةُ تَرْكُكَ الْمَسْجِدَ وَطَاعَتُكَ الْمُفْسِدَ

حضرت امام حسن علیہ السلام: غفلت یہ ہے کہ تم (نماز کے لئے) مسجد جانا چھوڑ دو اور فاسد شخص کی پیروی کرو۔

غفلت کے آثار ونتائج

(۱) جہل ونادانی

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: مَنْ غَفَلَ جَهِلَ۔

امام علی علیہ السلام: جہالت و نادانی غفلت کا سبب بنتی ہے۔

(۲) قساوت قلب

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: فَفِيْهَا تَكُوْنُ قَسَاوَةُ الْقَلْبِ۔

امام باقر علیہ السلام: غفلت، قساوت قلب کا سبب بنتی ہے۔

(۳) ہلاکت

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: مَنْ طَالَتْ غَفْلَتُهُ تَعَجَّلَتْ هَلَكَتُهُ۔

حضرت علی علیہ السلام: جس کی غفلت طولانی ہو جائے وہ جلدی ہلاک ہو جاتا ہے۔

(۴) دِل کا اندھا ہونا

عَنْهُ علیہ السلام: دَوَامُ الْغَفْلَةِ يُعْمِيَ الْبَصِيْرَةَ۔

حضرت علی علیہ السلام: غفلت، دل کی بصیرت کو ختم کرتی ہے۔

(۵) اعمال کا فاسد ہونا

عَنْہُ علیہ السلام : فَاِنَّ الْغَفْلَةَ تُفْسِدُ الْاَعْمَالَ۔ حضرت علی علیہ السلام: غفلت، اعمال کو فاسد کر دیتی ہے۔

(۶) گھاٹا اور نقصان

عَنْہُ علیہ السلام : مَنْ حَاسَبَ نَفْسَہٗ رَبِحَ وَ مَنْ غَفَلَ عَنْھَا خَسِرَ۔ حضرت علی علیہ السلام: جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے وہ نفع میں ہوگا اور جو اپنے نفس (کے اعمال) سے غافل رہے وہ نقصان میں ہوگا۔

(۷،۸) روزی میں تنگی، بروز قیامت اندھا محشور ہونا

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ”وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَةً ضَنْکًا وَّ نَحْشُرُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی“ (سورہ طٰہٰ .....۱۲۴) اور جو شخص میری یاد سے روگردانی کرے گا، وہ تنگ زندگی گزارے گا اور قیامت کے دن ہم اسے نابینا محشور کریں گے

(۹) اعمال کا قبول نہ ہونا

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: لَا عَمَلَ لِغَافِلٍ۔ حضرت علی علیہ السلام: غافل کے اعمال قبول نہیں ہوں گے۔

غفلت کے اسباب

مال اور اولاد

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ”لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَ لَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ“ تمہارے مال اور اولاد تمہیں یاد خدا سے غافل نہ کر دیں (سورہ منافقون .....۹)

مادی وسائل

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ”وَ لٰکِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰی نَسُوا الذِّکْرَ“ (سورہ فرقان.....۱۸)

لیکن تو نے انہیں اور ان کے آباؤ اجداد کو نعمتوں سے نوازا، یہاں تک کہ انہوں نے (شکر نعمت کی بجائے) تیرے ذکر کو فراموش کر دیا۔

دنیا طلبی

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ”فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی ۙ عَنْ ذِکْرِنَا وَ لَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا“ (سورہ نجم.....۲۹)

تم بھی ان لوگوں سے منہ موڑ لو جو ہمارے ذکر سے منہ موڑتے ہیں اور مادی دنیا کے سوا کسی چیز کو طلب نہیں کرتے۔

دنیا میں حرص

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ”اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ“ (سورہ تکاثر.....۱)

تفاخر و تکاثر نے تمہیں اپنے حال میں مشغول رکھا۔

تجارت وغیرہ میں زیادہ دلچسپی

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ”رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ“ (سورہ نور.....۳۷)

ایسے جوانمرد کہ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت یادِ خدا سے غافل نہیں کر سکتی۔

شہوات کی پیروی

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: فَلَا تُطِیْعُوْهَا

حضرت علی علیہ السلام: شہوات کی پیروی نہ کرو کیونکہ

فَشَغَلَكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ شہوات کی پیروی اللہ کے ذکر سے غفلت کا سبب بنتی ہے۔

غفلت کا علاج

ذکر دائم

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: بِدَوَامِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَنْجَابُ الْغَفْلَةُ۔ حضرت علی علیہ السلام: اللہ کے دائمی ذکر سے ہی غفلت سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

نیکیوں کو اہمیت دینا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَا اَبَا ذَرٍّ هَمِّ بِالْحَسَنَةِ ..... رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اے ابو ذر نیک کاموں کو اہمیت دو (اور انہیں بجالاؤ)۔.....

علم و آگاہی

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اِنَّ مَنْ عَرَفَ الْاَيَّامَ لَمْ يَغْفَلْ عَنِ الْاِسْتِعْدَادِ۔ حضرت علی علیہ السلام: جو شخص اپنی دنیاوی زندگی کے دنوں کی معرفت رکھتا ہے وہ آخرت کی تیاری سے غافل نہیں رہتا۔

نماز کو اول وقت میں انجام دینا

عَنْهُ علیہ السلام: اَيُّمَا مُؤْمِنٍ حَافَظَ عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَيْسَ هٰذَا مِنَ الْغَافِلِيْنَ۔ حضرت علی علیہ السلام: جو مومن نمازوں کو اہمیت دے اور بروقت بجالائے تو وہ شخص غافل لوگوں میں سے نہیں ہے۔

تقوی و پرہیز گاری

عَنْہُ علیہ السلام : اُوْصِیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِتَقْوَی اللّٰہِ۔

حضرت علی علیہ السلام: اے بندگان خدا میں تمہیں تقویٰ اور پرہیز گاری کی سفارش کرتا ہوں (جو کہ غفلت سے نجات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے)۔

(۱۔منتخب میزان الحکمت ۳۹۱

۲۔راہ توشہ راہیان نور صفحہ ۱۷۵ تا ۱۷۸)

گناہوں کی بخشش

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا'' (سورہ نساء.....۴۳)

بے شک اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُسَائِلُکُمْ مَعْشَرَ عِبَادِہٖ عَنِ الصَّغِیْرَۃِ مِنْ اَعْمَالِکُمْ وَ الْکَبِیْرَۃِ وَ الظَّاھِرَۃِ وَ الْمَسْتُوْرَۃِ، فَاِنْ یُعَذِّبْ فَأَنْتُمْ اَظْلَمُ وَ اِنْ یَعْفُ فَھُوَ اَکْرَمُ.

حضرت علی علیہ السلام: اے اللہ کے بندو! اللہ تمہارے چھوٹے، بڑے، کھلے، ڈھکے، اعمال کی تم سے باز پرس کرے گا۔اس کے بعد اگر وہ عذاب کرے، تو یہ تمہارے ظلم کا نتیجہ ہوگا اور اگر معاف کردے، تو یہ اس کے کرم کا تقاضا ہے۔

عَنْهُ عليه السلام : اِلٰهِیْ جُوْدُكَ بَسَطَ اَمَلِیْ، وَ عَفْوُكَ اَفْضَلُ مِنْ عَمَلِیْ..... اِلٰهِیْ اِنْ اَخَذْتَنِیْ بِجُرْمِیْ اَخَذْتُكَ بِعَفْوِكَ، وَ اِنْ اَخَذْتَنِیْ بِذُنُوْبِیْ اَخَذْتُكَ بِمَغْفِرَتِكَ.....۔

حضرت علی علیہ السلام: الٰہی! تیری بخشش نے میری آرزوؤں کو وسعت دے دی ہے اور تیری بخشش میرے اعمال سے افضل ہے۔ میرے اللہ! اگر تو نے میرے جرائم کا مؤاخذہ کیا تو میں تیری عفو و بخشش کا دامن تھام لوں گا اور اگر تو نے میرے گناہوں کا حساب کیا تو میں تیری مغفرت کا سہارا لوں گا.....۔

عَنْهُ عليه السلام : اَللّٰهُمَّ احْمِلْنِیْ عَلٰی عَفْوِكَ وَ لَا تَحْمِلْنِیْ عَلٰی عَدْلِكَ۔

حضرت علی علیہ السلام: بارالٰہا! میرا معاملہ اپنی عفو بخشش سے طے فرما، نہ کہ اپنے عدل و انصاف کے معیار سے۔

رب کعبہ کی قسم ہم نجات پا گئے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قَالَ اَعْرَابِیٌّ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مَنْ یُحَاسِبُ الْخَلْقَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ؟ قَالَ: اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ۔ قَالَ: نَجَوْنَا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ! قَالَ: وَ كَیْفَ ذَاكَ یَا اَعْرَابِیُّ؟! قَالَ: لِاَنَّ الْكَرِیْمَ اِذَا قَدَرَ عَفَا .

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ایک اعرابی (دیہاتی) نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! قیامت کے دن مخلوق کا حساب کون لے گا؟ آپ نے فرمایا: خداوند عزوجل۔ اس نے کہا: پھر رب کعبہ کی قسم ہم نجات پا گئے! آپ نے فرمایا: اعرابی! یہ کیسے؟ اس نے کہا: اسلئے کہ کریم جب قادر ہوتا ہے تو معاف کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بخشش کے اسباب

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ''(سورہ نور.....۲۲)

.....انہیں چاہئے کہ وہ خطائیں معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری خطائیں معاف کرے اور اللہ تعالیٰ بڑا معاف کرنے والا ہے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اُعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ كَمَا اَنَّكَ تُحِبُّ اَنْ یُعْفٰی عَنْكَ، فَاعْتَبِرْ بِعَفْوِ اللّٰهِ عَنْكَ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: جو تم پر زیادتی کرے اسے معاف کر دو، جس طرح تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تمہیں معاف کر دیا جائے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی معافی سے عبرت حاصل کرو۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: مَنْ تَنَزَّهَ عَنْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ سَارَعَ اِلَیْهِ عَفْوُ اللّٰهِ۔

حضرت علی علیہ السلام: جو شخص اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے دور رہتا ہے اللہ کی معافی اس کی طرف جلد آتی ہے۔

(میزان الحکمت اردو جلد ۶ صفحہ ۵۶۰)

ماہِ رمضان کے دوسرے دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	یاباریِ الٰہ!
قَرِّبْنِیْ فِیْهِ اِلٰی مَرْضَاتِكَ	مجھے اس ماہ میں اپنی خوشنودی ورضا سے قریب کردے
وَ جَنِّبْنِیْ فِیْهِ مِنْ سَخَطِكَ وَ نَقِمَاتِكَ	(خداوندا!) اس ماہ میں مجھے اپنی ناراضگی اور غضب سے بچائے رکھ
وَ وَفِّقْنِیْ فِیْهِ لِقِرَآئَةِ اٰیَاتِكَ	(یا الٰہ العالمین) مجھے اس ماہ میں اپنی (کتاب، قرآن مجید کی) آیات کی تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرما،
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ	اپنی رحمت کے ذریعے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

موضوعات اور عناوین

☆ رضا اور خوشنودیٔ خدا کا حصول

☆ تلاوت قرآن مجید کی توفیق۔

رضااورخوشنودیٔ خدا کا حصول

رضائے الٰہی کے اسباب

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ'' (آلِ عمران:۱۶۲)

بھلا جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی کا پابند ہوگیا وہ اس شخص کے برابر ہوسکتا ہے جو خدا کے غضب میں گرفتار ہوا ور جس کا ٹھکانہ جہنم ہے؟

اَلْاِمَامُ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ علیہ السلام: اَرْضَاکُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَسْبَغُکُمْ عَلٰی عِیَالِهٖ.

امام زین العابدین علیہ السلام: اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک تم میں زیادہ پسندیدہ شخص وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لئے سب سے زیادہ سہولتیں فراہم کرتا ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: وَ اَوْصَاکُمْ بِالتَّقْوٰی، وَ جَعَلَهَا مُنْتَهٰی رِضَاهُ وَ حَاجَتَهُ مِنْ خَلْقِهٖ۔

حضرت علی علیہ السلام: خدا نے تمہیں تقویٰ و پرہیز گاری کی ہدایت کی ہے اور اسے اپنی رضا وخوشنودی کی حدِّ آخر اور مخلوق سے اپنا مدعا قرار دیا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: هَیْهَاتَ! لَا یُخْدَعُ اللّٰهُ عَنْ جَنَّتِهٖ، وَ لَا تُنَالُ مَرْضَاتُهٗ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ.

حضرت علی علیہ السلام: افسوس! اللہ کو دھوکا دے کر، اس سے جنت نہیں لی جاسکتی اور بغیر اس کی اطاعت کے، اس کی رضا مندیاں حاصل نہیں کی جا سکتیں۔

عَنْهُ علیہ السلام: رِضَی اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ مَقْرُوْنٌ بِطَاعَتِهٖ.

حضرت علی علیہ السلام: اللہ تعالیٰ کی رضامندی اس کی اطاعت کے ساتھ پیوستہ ہوتی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : ثَلَاثٌ يُبْلِغْنَ بِالْعَبْدِ رِضْوَانَ اللّٰهِ:

كَثْرَةُ الْاِسْتَغْفَارِ،

وَ خَفْضُ الْجَانِبِ

وَ كَثْرَةُ الصَّدَقَةِ.

حضرت علی علیہ السلام: تین چیزیں بندے کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی خوشنودی تک پہنچاتی ہیں،

(۱) کثرت سے استغفار،

(۲) تواضع وانکساری

(۳) اور صدقہ دینا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا سختیاں جھیلنے میں ہے

مُوْسٰی علیہ السلام:..... فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ: اِنَّ رِضَایَ فِی رِضَاكَ بِقَضَائِیْ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی ''میری رضا اسی میں ہے کہ تو میری قضا پر راضی رہے۔''

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: عَلَامَةُ رِضَى اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ عَنِ الْعَبْدِ، رِضَاهُ بِمَا قَضٰى بِهٖ سُبْحَانَهٗ لَهٗ وَ عَلَيْهِ.

حضرت علی علیہ السلام: اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے سے خوشنودی کی علامت یہ ہے کہ، بندہ اپنے رب کی قضا پر راضی ہوتا ہے، خواہ وہ اس کے نفع میں ہو یا نقصان میں۔

عَنْهُ علیہ السلام : مَنْ طَلَبَ رِضٰى مَخْلُوْقٍ بِسَخَطِ الْخَالِقِ سَلَّطَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ ذَالِكَ الْمَخْلُوْقَ.

حضرت علی علیہ السلام: جو شخص خالق کی ناراضی کے بدلے، مخلوق کی رضا مندی کا متلاشی ہوتا ہے۔ خداوندِ عزوجل اس پر وہی مخلوق مسلّط فرما دیتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: مَنْ اَرْضَی سُلْطَانًا بِمَا یَسْخَطُ اللّٰهَ خَرَجَ مِنْ دِیْنِ اللّٰهِ.

حضرت علی علیہ السلام: جو شخص اللہ تبارک و تعالیٰ کو ناراض کر کے کسی بادشاہ (یا حکمران) کو راضی کرتا ہے وہ خدا کے دین سے خارج ہو جاتا ہے۔

انسانوں کو کوئی راضی نہیں رکھ سکتا

امام جعفر صادق علیہ السلام: جب علقمہ نامی ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں لوگوں کے باتیں کرنے کی شکایت کی، تو آپؑ نے فرمایا: ''انسانوں کو کوئی راضی نہیں رکھ سکتا اور ان کی زبان بند نہیں کی جا سکتی۔ تم اس چیز سے کیسے بچ سکتے ہو جس سے خدا کے نبی، رسول اور معصوم محفوظ نہیں رہ سکے..... کیا لوگوں نے ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف یہ نسبت نہیں دی کہ آپؐ دیوانے اور شاعر ہیں؟..... اور اوصیائے پیغمبر علیہم السلام کے بارے میں تو اس سے بھی بڑھ کر باتیں کیں۔ جن زبانوں نے ذاتِ خداوندِ ذوالجلال کو ناشائستہ باتوں سے معاف نہیں کیا انہیں تمہارے بارے میں ناپسندیدہ باتیں کرنے سے کیسے روکا جا سکتا ہے۔''

(میزان الحکمۃ اردو جلد ۴ صفحہ ۲۷۷

تلاوت قرآن مجید کی توفیق

فضیلت تلاوت

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: فَاِذَا الْتُبِسَتْ عَلَيْكُمُ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْاٰنِ،	حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: پس جب فتنے تمہارے اوپر تاریک رات کی طرح چھا جائیں تو تم قرآن کی طرف رجوع کرو،
فَاِنَّهٗ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ	وہ ایسا شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی،
وَ مَاحِلٌ مُصَدَّقٌ	اور جو کچھ خدا کی طرف سے آیا ہے وہ اس کی تصدیق کرنے والا ہے۔
وَ مَنْ جَعَلَهٗ اَمَامَهٗ قَادَهٗ اِلَى الْجَنَّةِ	جس نے قرآن مجید کو آگے رکھا (اور اسے اپنا رہنما بنایا) وہ اُسے جنت کی طرف لے گیا،
وَ مَنْ جَعَلَهٗ خَلْفَهٗ سَاقَهٗ اِلَى النَّارِ	اور جس نے اسے پیچھے ڈالا (اور اس کے احکام پر عمل نہ کیا) تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے،
وَ هُوَ الدَّلِيْلُ يَدُلُّ عَلَى خَيْرِ سَبِيْلٍ	وہ ایسا رہنما ہے کہ جو بہترین نیکی کے راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔
رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَنَا اَوَّلُ وَافِدٍ عَلَى الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ كِتَابُهٗ وَ اَهْلُ بَيْتِىْ، ثُمَّ اُمَّتِىْ،	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: روز قیامت سب سے پہلے خدائے عزیز و جبار کے سامنے میں حاضر ہوں گا اور خدا کی کتاب آئے گی اور میرے اہلبیت علیہم السلام، پھر میری امت (حاضر ہوگی)،

ثُمَّ اَسْاَلُكُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ بِاَهْلِ بَيْتِيْ

اور وہاں میں تم سے سوال کروں گا کہ کتاب خدا اور میرے اہلبیت کے ساتھ تم نے کیا سلوک کیا

قرآن چراغِ ہدایت ہے

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اِنَّ هٰذَاالْقُرْاٰنَ فِيْهِ مَنَارُ الْهُدٰى وَ مَصَابِيْحُ الدُّجٰى فَلْيَجْلُ جَالٍ بَصَرَهٗ وَ يَفْتَحُ لِلضِّيَاءِ نَظَرَهٗ فَاِنَّ التَّفَكُّرَ حَيَاةُ قَلْبِ الْبَصِيْرِ، كَمَا يَمْشِيْ الْمُسْتَنِيْرُ فِي الظُّلُمَاتِ بِالنُّوْرِ

حضرت امام صادق علیہ السلام: اس قرآن میں ہدایت کے منار اور تاریکی کے لئے چراغ ہیں (انسان کو) چاہیے کہ اس سے آنکھوں میں روشنی حاصل کرے اور اس کی ضیاء حاصل کرنے کے لئے اپنی نظر کو کھولے کیونکہ تفکر قلب بصیر کے لئے زندگی ہے اور اس کی روشنی میں اسی طرح چلتا ہے جیسے تاریکی میں روشنی لے کر چلنے والا۔

عَنْهُ علیہ السلام: كَانَ فِيْ وَصِيَّةِ اَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ علیہ السلام اَصْحَابَهٗ: اِعْلَمُوْ اَنَّ الْقُرْاٰنَ هُدَى النَّهَارِ وَ نُوْرُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: امیر المومنین علیہ السلام کی ایک وصیت اپنے اصحاب کو یہ بھی تھی: آگاہ ہوجاؤ قرآن ہدایت ہے دن میں اور نور ہے تاریک راتوں میں۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْقُرْاٰنُ هُدًى مِنَ الضَّلَالَةِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قرآن ضلالت سے بچانے والا ہے۔

وَ تِبْيَانٌ مِنَ الْعَمٰى

اندھے پن کو امور شرع میں بیان کرنے والا ہے،

وَ اسْتِقَالَةٌ مِنَ الْعَثْرَةِ

غلط کاریوں سے نجات ہے،

وَ نُوْرٌ مِنَ الظُّلْمَةِ	ظلمت کفر میں نور ہے،
وَ ضِيَاءٌ مِنَ الْاَحْدَاثِ	اور احداث و بدعات میں حق کی روشنی ہے،
وَ عِصْمَةٌ مِنَ الْهَلَكَةِ	اور ہلاکت سے بچانے والا ہے،
وَ رُشْدٌ مِنَ الْغَوَايَةِ	اور گمراہی میں رشد و ہدایت ہے،
وَ بَيَانٌ مِنَ الْفِتَنِ	فتنوں میں حق کا بیان ہے،
وَ بَلَاغٌ مِنَ الدُّنْيَا اِلَى الْاٰخِرَةِ	اور دنیا سے آخرت کی طرف پہنچانے والا ہے،
وَ فِيْهِ كَمَالُ دِيْنِكُمْ	اور اس میں تمہارے دین کا کمال ہے،
وَ مَا عَدَلَ اَحَدٌ عَنِ الْقُرْاٰنِ اِلَّا اِلَى النَّارِ	جس نے حدود قرآن سے تجاوز کیا وہ دوزخی ہے۔
اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ عليه السلام: اِنَّ الْقُرْاٰنَ زَاجِرٌ وَ اٰمِرٌ : يَاْمُرُ بِالْجَنَّةِ وَ يَزْجُرُ عَنِ النَّارِ	حضرت امام صادق عليه السلام: قرآن روکنے والا اور حکم دینے والا ہے وہ حکم دیتا ہے جنت کا اور روکتا ہے دوزخ سے۔

فضیلتِ حامل قرآن

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اِنَّ اَهْلَ الْقُرْاٰنِ فِيْ اَعْلٰى دَرَجَةٍ مِنَ الْاٰدَمِيِّيْنَ مَا خَلَا النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ فَلَا تَسْتَضْعِفُوْا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ حُقُوْقَهُمْ ، فَاِنَّ لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ لَمَكَاناً عَلِيًّا .	رسول اللہ صلى الله عليه وآله وسلم : اہل قرآن سوائے انبیاء اور مرسلین کے اور تمام آدمیوں سے بلند درجہ پر ہیں، پس اہل قرآن کے حقوق کو کمزور مت خیال کرو، ان کے لئے خدائے عزیز و جبار کی طرف سے بلند مقام ہے۔

حافظِ عامل

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اَلْحَافِظُ لِلْقُرْاٰنِ، الْعَامِلُ بِهٖ، مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: حافظ قرآن جو اس پر عمل کرنے والا بھی ہو۔ خدا کے صاحب کرامت اور نیکوکار پیغمبروں کے ساتھ ہوگا۔

عَنْهُ علیہ السلام: مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ غَنِيٌّ وَ لَا فَقْرَ بَعْدَهٗ وَ اِلَّا مَا بِهٖ غِنًى

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: جس نے قرآن پڑھا وہ غنی ہے اس کے بعد فقیری نہیں اور اگر اس کے بعد بھی فقیری ہے تو پھر اس کے لئے غنا نہیں۔

عَنْهُ علیہ السلام: يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ لَا يَمُوْتَ حَتّٰى يَتَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ اَوْ يَكُوْنَ فِيْ تَعَلُّمِهٖ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: مومن کے لئے سزاوار ہے کہ مرنے سے پہلے قرآن پڑھنا سیکھے یا سکھائے۔

ہر روز پچاس آیات کی تلاوت

عَنْهُ علیہ السلام: اَلْقُرْاٰنُ عَهْدُ اللّٰهِ اِلٰى خَلْقِهٖ، فَقَدْ يَنْبَغِيْ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ اَنْ يَنْظُرَ فِيْ عَهْدِهٖ وَ اَنْ يَقْرَاَ مِنْهُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ خَمْسِيْنَ اٰيَةً

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: قرآن، خدا کا ایک عہد ہے، اس کی مخلوق کے لئے، پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ خدا کے معاہدہ پر نظر رکھے اور ہر روز پچاس آیتیں پڑھیں۔

اَلْاِمَامُ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ علیہ السلام: اٰیَاتُ الْقُرْاٰنِ خَزَائِنُ فَکُلَّمَا فُتِحَتْ خِزَانَةٌ یَنْبَغِیْ لَكَ اَنْ تَنْظُرَ مَا فِیْهَا

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام: آیاتِ قرآنی (اللہ تعالیٰ کے) خزانے ہیں جب ایک خزانہ کھولو تو یہ بھی تو دیکھو کہ اس میں ہے کیا۔

وہ گھر جن میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نَوِّرُوْا بُیُوْتَکُمْ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ..... فَاِنَّ الْبَیْتَ اِذَا کَثُرَ فِیْهِ تِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ کَثُرَ خَیْرُهٗ وَ اتَّسَعَ اَهْلُهٗ وَ اَضَاءَ لِاَهْلِ السَّمَاءِ کَمَا تُضِیْءُ نُجُوْمُ السَّمَاءِ لِاَهْلِ الدُّنْیَا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اپنے گھروں کو تلاوت قرآن سے منور کرو، وہ گھر جس میں تلاوت قرآن زیادہ ہو، تو اس میں خیر و برکت زیادہ ہوگی اور اہل وعیال میں وسعت رزق ہوگی اور وہ گھر اہلِ آسمان کیلئے اس طرح روشن اور منور ہوگا جیسے اہل دنیا کیلئے آسمان کے ستارے ہیں۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: قَالَ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ علیہ السلام: اَلْبَیْتُ الَّذِیْ یُقْرَاُ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ، وَ یُذْکَرُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِیْهِ، تَکْثُرُ بَرَکَتُهٗ وَ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِکَةُ، وَ تَهْجُرُهُ الشَّیَاطِیْنُ، وَ یُضِیْءُ لِاَهْلِ السَّمَاءِ کَمَا تُضِیْءُ الْکَوَاکِبُ لِاَهْلِ الْاَرْضِ، وَ اِنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ لَا یُقْرَاُ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ، وَ لَا یُذْکَرُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِیْهِ، تَقِلُّ بَرَکَتُهٗ وَ تَهْجُرُهُ الْمَلَائِکَةُ وَ تَحْضُرُهُ الشَّیَاطِیْنُ.

حضرت امام صادق علیہ السلام: حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جس گھر میں قرآن پڑھا جائے گا اور ذکر خدا کیا جائے گا، اس میں برکت زیادہ ہوگی اور ملائکہ موجود ہوں گے اور شیاطین دور رہیں گے اور وہ گھر اہل آسمان کے لئے اس طرح چمکے گا جیسے اہل زمین کے لئے ستارے اور جس گھر میں قرآن نہ پڑھا جائے اور اللہ کا ذکر بھی نہ کیا جائے، اس کی برکت کم ہو جائے گی، ملائکہ اس گھر کو چھوڑ دیں گے اور شیاطین گھس جائیں گے۔

تلاوت قرآن کا ثواب

عَنْهُ علیہ السلام : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :مَنْ قَرَاَ عَشْرَ اٰیاتٍ فِیْ لَیْلَةٍ لَمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ وَ مَنْ قَرَءَ خَمْسِیْنَ اٰیَةً کُتِبَ مِنَ الذَّاکِرِیْنِ وَ مَنْ قَرَاَ مِأَةَ اٰیَةٍ کُتِبَ مِنَ الْقَانِتِیْنَ وَ مَنْ قَرَاَ مِأَتَیْ اٰیَةٍ کُتِبَ مِنَ الْخَاشِعِیْنَ وَ مَنْ قَرَاَ ثَلَاثَ مِأَةِ اٰیَةٍ کُتِبَ مِنَ الْفَائِزِیْنَ.

حضرت امام صادق علیہ السلام: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ایک رات میں (قرآن کریم کی) دس آیتیں پڑھے گا اسکو غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو پچاس آیتیں پڑھے گا اسکو ذاکرین میں لکھا جائیگا اور جو سو پڑھے گا وہ قانتین میں محسوب ہوگا، دو سو آیات پڑھنے والا خاشعین میں، اور تین سو آیات پڑھنے والا فائزین (یعنی کامیاب و کامران لوگوں) کی فہرست میں لکھا جائے گا۔

قرآن مجید شکایت کرے گا

عَنْهُ علیہ السلام : ثَلَاثَةٌ یَشْکُوْنَ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:مَسْجِدٌ خَرَابٌ لَا یُصَلِّیْ فِیْهِ اَهْلُهٗ، وَ عَالِمٌ بَیْنَ الْجُهَّالِ، وَ مُصْحَفٌ مُعَلَّقٌ قَدْ وَقَعَ عَلَیْهِ الْغُبَارُ لَا یُقْرَاُ فِیْه

حضرت امام صادق علیہ السلام: تین چیزیں اللہ سے شکایت کریں گی۔ وہ غیر آباد مسجد جس میں کوئی نماز نہیں پڑھتا، دوسرے وہ عالم جو جاہلوں میں ہو اور کوئی اس سے مسئلہ نہ پوچھے تیسرے وہ قرآن مجید جو گرد آلود ہو اور اس کو کوئی پڑھنے والا نہ ہو۔

عَنْهُ علیہ السلام : قِرَائَةُ الْقُرْاٰنِ فِی الْمُصْحَفِ تُخَفِّفُ الْعَذَابَ عَنِ الْوَالِدَیْنِ وَ لَوْ کَانَ کَافِرَیْنِ

حضرت امام صادق علیہ السلام: قرآن کو دیکھ کر پڑھنا والدین کے عذاب میں تخفیف کا سبب بنتا ہے اگرچہ وہ کافر ہوں۔

کیفیتِ تلاوت

عَنْهُ علیہ السلام : يُرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلاً فَاِذَا مَرَرْتَ بِاٰيَةٍ فِيْهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ فَقِفْ عِنْدَهَا وَسَلِ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَاِذَا مَرَرْتَ بِاٰيَةٍ فِيْهَا ذِكْرُ النَّارِ فَقِفْ عِنْدَهَا وَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ.

حضرت امام صادق علیہ السلام: قرآن کو (سرعت سے نہ پڑھنا چاہیئے بلکہ) ترتیل سے پڑھا جائے اور جب ایسی کوئی آیت پڑھو جس میں ذکرِ جنت ہو تو رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جب کوئی ایسی آیت کی تلاوت کرو جس میں (جہنم کی) آگ کا ذکر ہو تو وہاں پر توقف کرو اور اللہ سے عذاب جہنم سے پناہ مانگو۔

فضیلت قرائت سورہ توحید و آیت الکرسی

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَرَّةً بُوْرِكَ عَلَيْهِ

امام محمد باقر علیہ السلام: جس نے سورۂ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' ایک بار پڑھی تو اس کو برکت عطا ہوگی

وَ مَنْ قَرَأَهَا مَرَّتَيْنِ بُوْرِكَ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اَهْلِهٖ

اور جو دو مرتبہ پڑھے گا تو اس پر اور اس کے اہل وعیال پر برکت کا نزول ہوگا

وَ مَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بُوْرِكَ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اَهْلِهٖ وَ عَلٰى جِيْرَانِهٖ

اور جو شخص تین مرتبہ سورہ قل پڑھے گا تو اس پر برکت نازل ہوگی۔ اس کے اہل و عیال پر برکت نازل ہوگی اور اس کے ہمسایوں پر بھی برکت نازل ہوگی۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام : كَانَ اَبِیْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقُوْلُ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ وَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ

حضرت امام صادق علیہ السلام: میرے باپ صلوٰت اللہ علیہ فرماتے تھے "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" ثلث قرآن ہے اور "قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ" چوتھائی قرآن ہے۔

اَلْاِمَامُ الرَّضَا علیہ السلام: مَنْ قَرَءَ اٰيَةَ الْكُرْسِیْ عِنْدَ مَنَامِهٖ لَمْ يَخَفِ الْفَالِجَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ قَرَهَا فِیْ دُبُرِ كُلِّ فَرِيْضَةٍ لَمْ يَضُرَّهٗ ذُوْحُمَةٍ

حضرت امام رضا علیہ السلام: جو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھے اُسے انشاءاللہ فالج نہ ہوگا اور جو اسے ہر نماز فریضہ کے بعد پڑھے تو کوئی زہریلا جانور اُسے ستا نہ سکے گا

وَ قَالَ: مَنْ قدَّم قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ جَبَّارٍ مَنَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُ، يَقْرَأُهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ وَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ عَنْ شِمَالِهٖ ، فَاذَا فَعَلَ ذَالِكَ رَزَقَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ خَيْرَهٗ وَ مَنَعَهٗ مِنْ شَرِّهٖ،

اور جب کسی شخص کو (ضرورت و مجبوری کے تحت) ایسے ظالم و جابر کے پاس جانا پڑے (کہ جس سے اسے نقصان کا خوف ہو) تو اس کے پاس جانے سے پہلے اپنے چاروں طرف (آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں) سورہ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" کو پڑھ کر دم کر لے تو اللہ تعالیٰ (اس سورہ کی برکت سے) اس شخص کو نیکی اور بھلائی عطا فرمائے گا اور اس ظالم کے شر سے بھی محفوظ رکھے گا۔

وَ قَالَ: اِذَا خِفْتَ اَمْراً فَاقْرَأْ مِأَةَ اٰيَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ عَنِّیْ الْبَلَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

پھر حضرت نے فرمایا: جب تمہیں کسی امر کا خوف ہو تو قرآن مجید کی سو آیتیں کہیں سے بھی پڑھ لو اور پھر دست دعا بلند کر کے کہو! خداوند میری مشکل کو دور کردے (تین بار یہ کہو) (تو خداوند عالم آپ کی مشکل کو حل فرمائے گا)۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام :مَنِ اسْتَكْفٰى بِاٰيَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ مِنَ الشَّرْقِ اِلَى الغَرْبِ كُفِيَ {اِذَا كَانَ بِيَقِيْنٍ}

حضرت امام صادق علیہ السلام: جوکوئی قرآن کی ایک آیت بھی یقین اور صدق نیت کے ساتھ پڑھے تو مشرق سے مغرب تک کے دشمنوں سے محفوظ رہے گا۔

جابر حکمران اور لوگوں کے شر سے محفوظ ہونے کے لئے

عَنْهُ علیہ السلام : يَا مُفَضَّلُ اِحْتَجِزْ مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ : اِقْرَأْهَا عَنْ يَمِيْنِكَ وَ عَنْ شِمَالِكَ وَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ وَ مِنْ خَلْفِكَ وَ مِنْ فَوْقِكَ وَ مِنْ تَحْتِكَ : فَاِذَا دَخَلْتَ عَلٰى سُلْطَانٍ جَائِرٍ فَاقْرَاْهَا حِيْنَ تَنْظُرُ اِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ اعْقِدْ بِيَدِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ لَا تُفَارِقْهَا حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ عِنْدِهٖ

حضرت امام صادق علیہ السلام: اے مفضل لوگوں کے شر سے پناہ حاصل کرو ۔بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' کے ذریعہ سے اس کو اپنے دائیں، بائیں، آگے، پیچھے اور اوپر، نیچے پڑھو اور جب ظالم حکمران کے پاس جانا ہو تو جیسے ہی اس کا سامنا ہو تو تین مرتبہ اس سورہ کو پڑھ کر اپنے دائیں ہاتھ کی مٹھی بند کرلو اور جب تک اس کے پاس رہو اپنی مٹھی کو بند رکھو۔

عَنْهُ علیہ السلام : مَنْ لَمْ يُبْرِئْهُ الْحَمْدُ لَمْ يُبْرِئْهُ شَيْءٌ

حضرت امام صادق علیہ السلام: جس شخص کو سورۂ حمد سے شفا نہ ہوگی اسے کسی چیز سے شفا نہ ہوگی۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَرْبَاعٍ : رُبْعٌ فِيْنَا وَ رُبْعٌ فِيْ عَدُوِّنَا وَ رُبْعٌ سُنَنٌ وَ اَمْثَالٌ وَ رُبْعٌ فَرَائِضُ وَ اَحْكَامٌ

امام محمد باقر علیہ السلام: قرآن نازل ہوا ہے چار حصوں میں، ایک چوتھائی ہمارے بارے میں ہے، ایک چوتھائی ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے اور ایک چوتھائی سنن و امثال کے بارے میں اور ایک چوتھائی فرائض واحکام کے بارے میں۔

عَنْهُ علیہ السلام : لِكُلِّ شَيْءٍ رَبِيْعٌ وَ رَبِيْعُ الْقُرْاٰنِ شَهْرُ رَمَضَانَ

امام محمد باقر علیہ السلام: ہر شے کے لئے فصل بہار ہے اور قرآن کی فصل بہار ماہ رمضان ہے۔

قرآن اور فرقان میں فرق

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: لَمَّا سُئِلَ عَنِ الْقُرْاٰنِ وَ الْفُرْقَانِ أَهُمَا شَيْئَانِ اَوْ شَيْءٌ وَاحِدٌ؟ فَقَالَ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةُ الْكِتَابِ وَ الْفُرْقَانُ الْمُحْكَمُ الْوَاجِبُ الْعَمَلِ بِهٖ.

حضرت امام صادق علیہ السلام: جب آپ سے سوال کیا گیا کہ قرآن وفرقان دو چیزیں ہیں یا ایک ہی چیز ہے؟ تو حضرت نے فرمایا ،قرآن پوری کتاب ہے اور فرقان وہ آیاتِ محکم ہیں جن پر عمل واجب ہے۔

نیند سے بیدار ہونے کے لئے

عَنْهُ علیہ السلام : مَا مِنْ عَبْدٍ يَقْرَاُ اٰخِرَ الْكَهْفِ اِلَّا تَيَقَّظَ فِيْ السَّاعَةِ الَّتِيْ يُرِيْدُ

حضرت امام صادق علیہ السلام: جو کوئی سورۂ کہف کی آخری آیت پڑھ کر سوئے وہ جس وقت بیدار ہونا چاہے گا ہو جائے گا۔

(اصول کافی باب فضل القرآن)

ماہ مبارک رمضان کے تیسرے دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	یاباریِ الٰہ!
اَرْزُقْنِیْ فِيْهِ الذِّهْنَ وَ التَّنْبِيْهَ	اس دن (اوراس ماہ) میں مجھے ذہانت اورتوجہ عطافرما،
وَ بَاعِدْنِیْ فِيْهِ مِنَ السَّفَاهَةِ وَ التَّمْوِيْهِ	(خدایا!) اس دن (اوراس ماہ) میں مجھے حماقت و بے عقلی اور مکاری (اور بے راہ روی) سے دورفرما
وَ اجْعَلْ لِّیْ نَصِيْبًا مِّنْ كُلِّ خَيْرٍ تُنْزِلُ فِيْهِ	(خداوندا!) آج (اوراس ماہ) میں جوبھی خیرو نیکی نازل ہو، اس میں میرے لئے حصہ قرار دے
بِجُوْدِكَ يَا اَجْوَدَ الْاَجْوَدِيْنَ	اپنے جودوبخشش کے ذریعے، اے سب سے زیادہ بخشش کرنے والے

موضوعات اورعناوین

☆ علم وآگاہی جیسی نعمت کا حصول۔

☆ جہالت سے دوری اختیار کرنا۔

☆ سفاہت وحماقت اور مکاری سے بچنا۔

☆ خیر (وبھلائی) اور نیکی سے بہرہ مند ہونا۔

۱۔ علم وآگاہی جیسی نعمت کا حصول

فضیلت علم

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ'' (سورہ زمر.....۹)

اے رسول پوچھو کہ بھلا جاننے والے اور نہ جاننے والے لوگ برابر ہو سکتے ہیں؟ مگر نصیحت و عبرت تو بس عقلمند لوگ ہی مانتے ہیں۔

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ ۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ''

جو لوگ تم میں ایماندار ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے گا.....۔ (سورہ مجادلہ.....۱۱)

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: رَأْسُ الْفَضَائِلِ اَلْعِلْمُ، غَایَةُ الْفَضَائِلِ اَلْعِلْمُ.

حضرت امام علی علیہ السلام: تمام فضائل کا سرچشمہ علم ہے، نیز تمام فضائل کی انتہا بھی علم ہی ہے

عَنْهُ علیہ السلام: اَلْعِلْمُ وَرَاثَةٌ کَرِیْمَةٌ.

حضرت امام علی علیہ السلام: علم، شریف ترین میراث ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَلْعِلْمُ حِجَابٌ مِنَ الْاٰفَاتِ.

حضرت امام علی علیہ السلام: علم، آفتوں کے مقابل حجاب ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ غَنِیَّةٍ.

حضرت امام علی علیہ السلام: علم، افضل ترین تونگری ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَلْعِلْمُ مِصْبَاحُ الْعَقْلِ.

حضرت امام علی علیہ السلام: علم، عقل کا چراغ ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْعِلْمُ نِعْمَ دَلِيْلٌ.

حضرت امام علی علیہ السلام: علم، بہترین رہنما ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْعِلْمُ زَيْنُ الْاَغْنِيَآءِ وَ جَمَالُ الْفُقَرَاءِ.

حضرت امام علی علیہ السلام: علم، دولتمندوں کی زینت اور غریبوں کا حسن ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْعِلْمُ اَشْرَفُ الْاَحْسَابِ.

حضرت امام علی علیہ السلام: علم، اشرف ترین حسب و نسب ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْعِلْمُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ.

حضرت امام علی علیہ السلام: علم، مومن کی گمشدہ میراث ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : لَا كَنْزَ اَنْفَعُ مِنَ الْعِلْمِ.

حضرت امام علی علیہ السلام: علم سے بڑھ کر کوئی اور خزانہ مفید نہیں ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قَلْبٌ لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ مِنَ الْحِكْمَةِ كَبَيْتٍ خَرْبٍ، فَتَعَلَّمُوْا وَ عَلِّمُوْا وَ تَفَقَّهُوْا وَ لَا تَمُوْتُوْا جَهَّالًا، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَعْذِرُ عَلَى الْجَهْلِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس دل میں حکمت کی کوئی بات نہیں ہوتی وہ ویران گھر کی مانند ہوتا ہے۔ لہٰذا علم حاصل کرو اور دوسروں کو تعلیم دو اور فقہ حاصل کرو اور جاہل ہو کر نہ مرو، کیونکہ خداوند عالم (ہر) جاہل کا عذر قبول نہیں فرماتا۔

علم اور ایمان

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ علیہ السلام: اَلْاِيْمَانُ وَ الْعِلْمُ اَخَوَانِ تَوْأَمَانِ لَا يَفْتَرِقَانِ.

حضرت علی علیہ السلام: ایمان اور علم دو جڑواں بھائی ہیں، جو جدا نہیں ہوتے۔

علم ہر اچھائی کی بنیاد ہے

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْعِلْمُ رَاْسُ الْخَیْرِ کُلِّہٖ وَ الْجَھْلُ رَاْسُ الشَّرِّ کُلِّہٖ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علم، ہر اچھائی کا سرچشمہ اور جہالت، تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

علم زندگی ہے

اَلْاِمَامُ عَلِی علیہ السلام: اَلْعِلْمُ حَیَاۃٌ.

حضرت امام علی علیہ السلام: علم، زندگی ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْعِلْمُ حَیَاۃُ الْاِسْلَامُ وَ عِمَادُ الدِّیْنِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علم، اسلام کی زندگی اور دین کا ستون ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِی علیہ السلام: مَامَاتَ مَنْ اَحْیٰی عِلْمًا.

حضرت امام علی علیہ السلام: جس نے علم کو زندہ کیا وہ کبھی نہیں مرا۔

عَنْہُ علیہ السلام: اِکْتَسِبُوْا الْعِلْمَ یَکْسِبْکُمُ الْحَیَاۃَ.

حضرت امام علی علیہ السلام: علم حاصل کرو وہ تمہیں زندگی عطا کرے گا۔

علم اطاعت خدا کا ذریعہ

عَنْہُ علیہ السلام: سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ.....

حضرت امیر المومنین علیہ السلام: میں نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے.....

بِہٖ یُطَاعُ الرَّبُّ

اسی (علم) ہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے،

وَ بِہٖ تُوْصَلُ الْاَرْحَامُ،

اسی سے ہی صلہ رحمی ہوتی ہے

وَ بِهٖ يُعْرَفُ الْحَلَالُ
وَ الْحَرَامُ، اَلْعِلْمُ اِمَامُ الْعَمَلِ ،
وَ الْعَمَلُ تَابِعُهٗ،
يُلْهَمُ بِهِ السُّعَدَاءُ
وَ يُحْرَمُهُ الْاَشْقِيَاءُ۔

اسی کے ذریعہ حلال وحرام کی معرفت ہوتی ہے
علم عمل کا امام وپیشوا ہے
اور عمل علم کا پیروکار ہے۔
یہ نیک بخت لوگوں کو عطا کیا جاتا ہے
اور بد بخت لوگ اس سے محروم رہتے ہیں۔

علم مال سے افضل ہے

حضرت علی علیہ السلام: سات باتوں کی بناء پر علم مال سے بہتر ہے۔

۱۔ علم انبیاء کی میراث ہے اور مال فرعونوں کی۔

۲۔ علم، صرف کرنے سے گھٹتا نہیں، مال خرچ کرنے سے گھٹ جاتا ہے۔

۳۔ مال کو حفاظت کرنے والے کی ضرورت ہوتی ہے، جبکہ علم اپنے حامل کی حفاظت کرتا ہے۔

۴۔ علم کفن میں داخل ہو کر انسان کا قبر میں ساتھ دیتا ہے، مال پیچھے رہ جاتا ہے۔

۵۔ مال مومن وکافر (دونوں) کو حاصل ہوتا ہے جبکہ علم، صرف مومن کو حاصل ہوتا ہے۔

۶۔ لوگ اپنے دینی امور میں صاحب علم کے محتاج ہوتے ہیں صاحبِ مال کے نہیں۔

۷۔ علم انسان کو صراط عبور کرتے وقت طاقت بخشے گا جبکہ مال اسے وہاں پر روکے گا۔

علم معیار فضیلت

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَكْثَرُ النَّاسِ قِيْمَةً اَكْثَرُهُمْ عِلْمًا وَ اَقَلُّ النَّاسِ قِيْمَةً اَقَلُّهُمْ عِلْمًا.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جن لوگوں کا علم زیادہ ہے ان کی قدر و قیمت بھی زیادہ ہے اور جن کا علم کم ہے ان کی قدر و قیمت بھی کم ہے۔

علما انبیاء کے وارث ہیں

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءُ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علماء، انبیاء کے وارث ہیں۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْعُلَمَاءُ مَصَابِيْحُ الْاَرْضِ وَ خُلَفَاءُ الْاَنْبِيَاءِ وَ وَرِثَنِيْ وَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علماء، زمین کے چراغ ہیں، انبیاء کے خلفاء اور میرے اور تمام انبیاء کے وارث ہیں۔

عالم مر کر بھی زندہ ہوتا ہے

اَلْاِمَامُ عَلِی علیہ السلام: مَاتَ خُزَّانُ الْمَالِ وَ هُمْ اَحْيَاءٌ، وَ الْعُلَمَاءُ بَاقُوْنَ مَا بَقِيَ الدَّهْرُ، اَعْيَانُهُمْ مَفْقُوْدَةٌ وَ اَمْثَالُهُمْ فِي الْقُلُوْبِ مَوْجُوْدَةٌ.

حضرت علی علیہ السلام: مال کے خزانہ دار، زندہ ہوتے ہوئے بھی مردہ ہوتے ہیں اور علماء باقی (زندہ) ہیں جب تک زمانہ باقی ہے، ان کی ذات آنکھ سے اوجھل ہوتی ہے لیکن ان کی مثالیں دلوں میں موجود رہتی ہیں۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَلْعَالِمُ حَيٌّ وَ اِنْ كَانَ مَيِّتًا، اَلْجَاهِلُ مَيِّتٌ وَ اِنْ كَانَ حَيًّا.

حضرت علی علیہ السلام: عالم، زندہ ہوتا ہے خواہ وہ مر جائے، لیکن جاہل مردہ ہوتا ہے خواہ وہ زندہ ہو۔

عابد پر عالم کی فضیلت

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ النُّجُوْمِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی تمام ستاروں پر ہوتی ہے۔

عالم کی موت

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَوْتُ الْعَالِمِ ثُلْمَةٌ فِی الْاِسْلَامِ لَا تُسَدُّ مَا اخْتَلَفَ اللَّیْلُ وَ النَّهَارُ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عالم کی موت سے اسلام میں ایسا رخنہ پڑ جاتا ہے جو رہتی دنیا تک بند نہیں ہوسکتا۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَوْتُ الْعَالِمِ مُصِیْبَةٌ لَا تُجْبَرُ.....وَ مَوْتُ قَبِیْلَةٍ اَیْسَرُ مِنْ مَوْتِ الْعَالِمِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عالم کی موت ایسی مصیبت ہے جس کی تلافی ناممکن ہوتی ہے، .....ایک قبیلہ کی موت عالم کی موت سے آسان ہوتی ہے۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْهِ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عالم کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْهِ عَلِیٍّ (علیہ السلام) عِبَادَةٌ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: حضرت علی علیہ السلام کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔

علم حاصل کرو

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَ لَوْ بِالصِّیْنِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علم حاصل کرو اگرچہ اس کیلئے تمہیں چین تک کا سفر بھی کرنا پڑے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَ لَوْ بِخَوْضِ اللُّجَجِ وَ شَقِّ الْمُهَجِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: علم طلب کرو، خواہ سمندر کی گہرائیوں میں اتر کر اور جان جوکھوں میں ڈال کر حاصل کرنا پڑے۔

علم کا حاصل کرنا واجب ہے

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ.

حضرت رسول اکرم ﷺ: علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ حَالٍ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: علم کا حاصل کرنا ہر حالت میں فرض ہے۔

طالب علم

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: طَالِبُ الْعِلْمِ بَیْنَ الْجُهَّالِ، کَالْحَیِّ بَیْنَ الْاَمْوَاتِ.

رسول اکرم ﷺ: جاہلوں کے درمیان طالبِ علم ایسے ہوتا ہے جیسے مردوں کے درمیان زندہ۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلشَّاخِصُ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ کَالْمُجَاهِدِ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ.

حضرت علی علیہ السلام: طلب علم میں گھر سے نکلنے والا راہِ خدا میں جہاد کرنے والے کی مانند ہوتا ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِذَا جَاءَ الْمَوْتُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَ هُوَ عَلٰی هٰذِهِ الْحَالَةَ مَاتَ وَ هُوَ شَهِیْدٌ.

حضرت رسول اکرم ﷺ: جب کسی طالب علم کی موت کا وقت آجائے جبکہ وہ علم کو حاصل کرنے میں مصروف ہو تو وہ شہید مرتا ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: لِطَالِبِ الْعِلْمِ عِزَّ الدُّنْیَا وَ فَوْزُ الْاُخْرٰی.

حضرت علی علیہ السلام: طالب علم کے لئے (علم میں) دنیا کی عزت اور آخرت کی کامیابی ہے۔

طالب علم کی روزی کا ضامن اللہ ہے

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَکَفَّلَ اللّٰہُ بِرِزْقِهٖ.

رسول اکرم ﷺ: جو شخص علم حاصل کرے، اللہ تعالیٰ اسکی روزی کا ضامن ہو جاتا ہے۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ تَفَقَّهَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَ رَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو دین الٰہی کو سمجھنے کے لئے فقہ کا علم حاصل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ارادوں کی کفایت (اور تمام مشکلات حل) فرماتا ہے اور اسے وہاں سے روزی عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

طالب علم اور جنت

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو شخص علم کے حصول کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بہشت کے راستوں پر چلاتا ہے۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لِكُلِّ شَيْءٍ طَرِيْقٌ وَ طَرِيْقُ الْجَنَّةِ اَلْعِلْمُ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ہر چیز کے لئے ایک راستہ ہوتا ہے اور بہشت کا راستہ، علم ہے۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ كَانَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ كَانَتِ الْجَنَّةُ فِيْ طَلَبِهٖ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو علم کی طلب میں ہوتا ہے بہشت اس کی طلب میں ہوتی ہے۔

طالب علم کے لئے ہر چیز مغفرت کرتی ہے

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ يَسْتَغْفِرُلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْبَحْرِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: طالب علم کے ہر چیز طلب مغفرت کرتی ہے حتی کہ دریا کی مچھلیاں بھی۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِنَّ طَالِبُ الْعِلْمِ لَيَسْتَغْفِرُلَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى حِيْتَانُ الْبَحْرِ وَ هَوَامُّ الْاَرْضِ وَ سِبَاعُ الْبَرِّ وَ اَنْعَامُهُ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: طالب علم کے لئے ہر چیز مغفرت کرتی ہے حتیٰ کہ دریاؤں کی مچھلیاں، زمین کے حشرات، خشکی کے درندے اور چوپائے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اِنَّ جَمِيْعَ دَوَابِّ الْاَرْضِ لَتُصَلِّيْ عَلٰى طَالِبِ الْعِلْمِ حَتَّى الْحِيْتَانِ فِي الْبَحْرِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: روئے زمین کے تمام جانور طالب علم کے لئے رحمت طلب کرتے ہیں حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ يَطْلُبُ عِلْمًا شَيَّعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو شخص حصولِ علم کی غرض سے گھر سے نکلتا ہے۔ ستر ہزار فرشتے اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں اور اس کے حق میں دعا کرتے ہیں

دوسروں کو تعلیم دینا

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: (فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى): "مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ": مِمَّا عَلَّمْنَاهُمْ يَبُثُّوْنَ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس قول "مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ" (یعنی جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں۔ سورہ بقرہ آیت ۳) کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ ہم نے ان کو تعلیم کیا ہے اسے پھیلاتے ہیں،

وَ مِمَّا عَلَّمْنَاهُمْ مِنَ الْقُرْآنِ يَتْلُوْنَ.

اور جو کچھ ہم نے انہیں قرآن کی تعلیم دی ہے اس کی تلاوت کرتے ہیں۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ يَتَعَلَّمَ الرَّجُلَ الْعِلْمَ وَ يُعَلِّمَهُ النَّاسَ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ انسان علم حاصل کرے اور پھر اسکی دوسرے لوگوں کو تعلیم دے۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: زَكَاةُ الْعِلْمِ تَعْلِيْمُهُ مَنْ لَا يَعْلَمُهُ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علم کی زکوٰۃ یہ ہے کہ اسے ایسے شخص کو سکھایا جائے جو نہیں جانتا۔

اَلْاِمَامُ الرِّضَا علیہ السلام: رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا اَحْيَا اَمْرَنَا فَقِيْلَ لَهُ: كَيْفَ يُحْيِ اَمْرَكُمْ؟ قَالَ: يَتَعَلَّمُ عُلُوْمَنَا وَ يُعَلِّمُهَا النَّاسَ، فَاِنَّ النَّاسَ، لَوْ عَلِمُوْا مَحَاسِنَ كَلَامِنَا لَاتَّبَعُوْنَا.....

امام رضا علیہ السلام: اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ کرتا ہے۔ عرض کیا گیا: آپؑ کا امر کیسے زندہ ہوتا ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: ایسا شخص جو ہمارے علوم کو سیکھتا ہے اور پھر لوگوں کو ان کی تعلیم دیتا ہے کیونکہ اگر لوگوں کو ہمارے کلام کی خوبیوں کا علم ہو جائے تو وہ ہماری اتباع کرنے لگیں گے۔

جو کسی کو اچھی تعلیم دے

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: مَنْ عَلَّمَ خَيْرًا فَلَهُ بِمِثْلِهَا اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهٖ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام: ”جو شخص کسی کو اچھائی کی تعلیم دے اس کے لئے اس شخص کا اجر ہوگا جس نے اس پر عمل کیا“

تعلیم دینے سے علم بڑھ جاتا ہے

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: کُلُّ شَیْءٍ یَنْقُصُ عَلَی الْاِنْفَاقِ اِلَّا الْعِلْمَ.

حضرت علی علیہ السلام: ہر چیز خرچ کرنے سے کم ہو جاتی ہے سوائے علم کے (علم کم ہونے کی بجائے بڑھتا ہے)۔

(میزان الحکمت ترجمہ اردو جلد ۶ صفحہ ۶۶۶)

۲۔ جہالت سے دوری اختیار کرنا

جہل (وجہالت)

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلْجَهْلُ اَدْوَءُ الدَّاءِ.

حضرت علی علیہ السلام: جہالت بدترین بیماری ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَلْجَهْلُ یَزِلُّ الْقَدَمَ.

حضرت علی علیہ السلام: جہالت قدم کو پھسلاتی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَلْجَهْلُ مُمِیْتُ الْاَحْیَاءِ وَ مُخَلِّدُ الشِّقَاءِ

حضرت علی علیہ السلام: جہالت زندوں کو مار ڈالتی ہے اور بدبختی کو دوام دیتی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَلْجَهْلُ یُفْسِدُ الْمَعَادَ.

حضرت علی علیہ السلام: جہالت آخرت کو برباد کر دیتی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَلْجَهْلُ اَصْلُ کُلِّ شَرٍّ.

حضرت علی علیہ السلام: جہالت ہر برائی کی جڑ ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَلْجَهْلُ مَعْدِنُ الشَّرِّ.

حضرت علی علیہ السلام: جہالت، برائی کی کان ہے۔

جاہل

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْجَاهِلُ لَا يَعْرِفُ تَقْصِيْرَهٗ وَ لَا يَقْبَلُ مِنَ النَّصِيْحِ لَهٗ.

حضرت علی علیہ السلام: جاہل نہ تو اپنی کوتاہی کو سمجھتا ہے اور نہ ہی نصیحت کرنے والے کی بات کو قبول کرتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْعَالِمُ مَنْ عَرِفَ قَدْرَهٗ وَ الْجَاهِلُ مَنْ جَهِلَ اَمْرَهٗ.

حضرت علی علیہ السلام: عالم وہ ہے جو اپنی قدر کو پہچانے اور جاہل وہ ہے جو اپنے معاملات کو نہ جانے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْعَالِمُ يَنْظُرُ بِقَلْبِهٖ وَ خَوَاطِرِهٖ وَ الْجَاهِلُ يَنْظُرُ بِعَيْنِهٖ وَ نَاظِرِهٖ.

حضرت علی علیہ السلام: عالم اپنے دل اور فکر کے ساتھ دیکھتا ہے اور جاہل اپنی آنکھوں اور ظاہری نگاہوں کے ساتھ دیکھتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْجَاهِلُ اَسِيْرُ لِسَانِهٖ.

حضرت علی علیہ السلام: جاہل اپنی زبان کا قیدی ہوتا ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِنَّ الْجَاهِلَ مَنْ عَصَى اللّٰهَ وَ اِنْ كَانَ جَمِيْلَ الْمَنْظَرِ، عَظِيْمَ الْخَطَرِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جاہل وہ ہوتا ہے جو خدا کی نافرمانی کرے، خواہ وہ دیکھنے میں کتنا ہی خوبصورت اور بڑی شان والا ہو۔

جاہل کون ہوتا ہے؟

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ علیہ السلام: اِنَّ الْجَاهِلَ مَنْ عَدَّ نَفْسَهٗ بِمَا جَهِلَ مِنْ مَعْرِفَةِ الْعِلْمِ عَالِمًا، وَ بِرَأْيِهٖ مُكْتَفِيًا.

حضرت علی علیہ السلام: جاہل وہ ہوتا ہے جو معرفت علم سے بے خبر ہونے کے باوجود خود کو عالم سمجھے اور صرف اپنی ہی رائے کو کافی سمجھے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: مِنْ اِخْلَاقِ الْجَاهِلِ، اَلْاِجَابَةُ قَبْلَ اَنْ يَسْمَعَ، وَ الْمُعَارِضَةُ قَبْلَ اَنْ يَفْهَمَ، وَ الْحُكْمُ بِمَا لَا يَعْلَمُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: جاہل کی عادات میں سے ہے کہ وہ (بات کے) سننے سے پہلے ہی جواب دینا شروع کر دیتا ہے، بات کے سمجھنے سے پہلے جھگڑنا شروع کر دیتا ہے اور علم نہ رکھنے کے باوجود فیصلہ کرتا ہے۔

جاہل ترین شخص

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَعْقَلُ النَّاسِ، مُحْسِنٌ خَائِفٌ وَ اَجْهَلُهُمْ مُسِيْءٌ اٰمِنٌ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عقل مند ترین انسان نیکی کر کے بھی ڈرتا رہتا ہے اور جاہل ترین انسان برائی کر کے بھی مطمئن رہتا ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ علیہ السلام: اَعْظَمُ الْجَهْلِ، جَهْلُ الْاِنْسَانِ اَمْرَ نَفْسِهٖ.

حضرت علی علیہ السلام: بہت بڑی جہالت یہ ہے کہ انسان اپنے معاملات (اور اپنی جہالت) سے نا واقف ہو۔

عَنْهُ علیہ السلام: رَاْسُ الْجَهْلِ اَلْجَوْرُ.

حضرت علی علیہ السلام: (ظلم و) جور جہالت کا سرنامہ ہے۔

جاہل دوست

عَنْهُ علیہ السلام: كُنْ بِعَدُوِّكَ الْعَاقِلِ اَوْثَقُ مِنْكَ بِصَدِيْقِكَ الْجَاهِلِ

حضرت علی علیہ السلام: تم اپنے جاہل دوست پر بھروسہ کرنے کی بجائے اپنے عقل مند دشمن پر زیادہ بھروسہ کر سکتے ہو۔

لوگ جس چیز کو نہیں جانتے اس کے دشمن ہوتے ہیں

عَنْهُ علیہ السلام : اَلنَّاسُ اَعْدَاءُ مَا جَهِلُوْا.

حضرت علی علیہ السلام: لوگ جس چیز کو نہیں جانتے اس کے دشمن ہوتے ہیں۔

(میزان الحکمت اردو جلد۲ صفحہ ۲۴۳)

۳۔ سفاہت وحماقت اور مکاری سے بچنا

حماقت اور بیوقوفی سے بچو

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اِيَّاكَ وَ السَّفَهَ فَاِنَّهٗ يُوْحِشُ الرِّفَاقَ.

حضرت علی علیہ السلام: حماقت سے بچو کیونکہ یہ دوستی و رفاقت کو وحشت میں تبدیل کر دیتی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلسَّفَهُ يَجْلِبُ الشَّرَّ.

حضرت علی علیہ السلام: حماقت، برائیوں کو لے آتی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : سَلَاحُ الْجَهْلِ اَلسَّفَهُ.

حضرت علی علیہ السلام: حماقت جہالت کا ہتھیار ہے۔

حماقت کیا ہوتی ہے؟

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''وَ مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ''(۱)

اور کون ہے جو ابراہیم کے طریقہ سے نفرت کرے، مگر جو اپنے کو احمق بنائے.....

.....

(۱) سورہ بقرہ.....۱۳۰

اَلْاِمَامُ الحسن علیہ السلام: قِیْلَ لَهٗ مَا السَّفَهُ؟ قَالَ: اِتِّبَاعُ الدَّنَائَةِ وَ مَصَاحَبَةُ الْغَوَاةِ.

حضرت امام حسن علیہ السلام: پوچھا گیا کہ حماقت کیا ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: پست امور کی اتباع اور گمراہ لوگوں کی دوستی۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: وَ لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ .....: كُلُّ مَنْ يَّشْرَبُ الْمُسْكِرَ فَهُوَ سَفِيْهٌ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام: اللہ تعالیٰ کے اس قول ''وَ لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ .....'' (یعنی بیوقوفوں کو اپنے مال نہ دے بیٹھو.....) کے بارے میں فرمایا: ہر وہ شخص جو نشہ کرتا ہے وہ سفیہ اور بیوقوف ہے۔

بیوقوف کا مقابلہ

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: قَابِلِ السَّفِيْهَ بِالْاِعْرَاضِ عَنْهُ وَ تَرْكِ الْجَوَابِ، يَكُنِ النَّاسُ اَنْصَارُكَ لِاَنَّ مَنْ جَاوَبَ السَّفِيْهَ وَ كَافَاهُ قَدْ وَضَعَ الْحَطَبَ عَلَى النَّارِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: احمق کا مقابلہ اس سے روگردانی اور جواب نہ دے کر، کرو۔ اس طرح لوگ تمہارے مددگار بن جائیں گے، کیونکہ جو شخص بیوقوف کو جواب دیتا ہے وہ (گویا) آگ میں لکڑیاں ڈال رہا ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: مَنْ عَدَلَ سَفِيْهًا فَقَدْ عَرَضَ لِلسَّبِّ عَلٰى نَفْسِهٖ.

حضرت امام علی علیہ السلام: جو احمق کی برابری کرتا ہے وہ اپنے آپ کو گالیوں کے لئے پیش کر دیتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَلْحِلْمِ فَدَامُ السَّفِيْهِ.

حضرت امام علی علیہ السلام: بردباری احمق کے منہ کا تسمہ ہوتی ہے۔

(میزان الحکمت اردو جلد ۴ صفحہ ۸۰۳)

۴۔ خیر (وبھلائی) اور نیکی سے بہرہ مند ہونا

خیر ونیکی

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''یَوْمَ تَجِدُ کُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا''

جس دن ہر شخص جو کچھ اس نے (دنیا میں) نیکی کی ہے.....اس کو موجود پائے گا۔

(آل عمران.....۳۰)

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اُطْلُبُوا الْخَیْرَ دَھْرَکُمْ، وَ اھْرَبُوْا مِنَ النَّارِ جُھْدَکُمْ.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ساری زندگی خیر طلب کرتے رہو اور اپنی کوشش کے مطابق جہنم سے بھاگتے رہو۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ یَزْرَعْ خَیْرًا یُوْشِكْ اَنْ یَحْصُدَ خَیْرًا.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو خیر (نیکی) بوتا ہے وہ عنقریب خیر (نیکی) ہی کاٹے گا۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: فِعْلُ الْخَیْرِ ذَخِیْرَةٌ بَاقِیَةٌ، وَ ثَمَرَةٌ زَاکِیَةٌ.

حضرت علی علیہ السلام: خیر کے کام، باقی رہنے والا ذخیرہ اور پاک وپاکیزہ پھل ہیں۔

عَنْہُ علیہ السلام: مَنْ لَبِسَ الْخَیْرَ تَعَرّٰی مِنَ الشَّرِّ

حضرت علی علیہ السلام: خیر کا لباس زیب تن کرنے والا شر کے لباس کو اتار پھینکتا ہے۔

اَلْاِمَامُ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ علیہ السلام: رَاَیْتُ الْخَیْرَ کُلَّہُ قَدْ اِجْتَمَعَ فِیْ قَطْعِ الطَّمْعِ عَمَّا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ

امام زین العابدین علیہ السلام: میں نے تمام خیر اسی بات میں جمع دیکھی ہے کہ لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے طمع کو قطع کر لیا جائے۔

عَنْهُ عليه السلام : اَلْخَيْرُ كُلُّهُ صِيَانَةُ الْاِنْسَانِ نَفْسَهٗ.

امام زین العابدین علیہ السلام: مکمل خیر (و نیکی) اس بات میں ہے کہ انسان اپنے آپ کو خدا کی نافرمانی سے محفوظ رکھے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ عليه السلام: مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اَنْ يَنَالَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ بِالْيَسِيْرِ؟

امام جعفر صادق علیہ السلام: کیا وجہ ہے کہ تم میں سے کوئی بھی شخص تھوڑی سی چیز کے بدلے مکمل خیر (اچھائی) کو حاصل نہیں کرتا؟

قَالَ الرَّاوِيْ: قُلْتُ: بِمَاذَا جُعِلْتُ فِدَاكَ؟

راوی نے پوچھا: میں آپ پر قربان جاؤں وہ کس طرح؟

قَالَ: يَسُرُّنَا بِاِدْخَالِ السُّرُوْرِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ شِيْعَتِنَا.

فرمایا: ہمارے شیعوں میں سے مؤمنین کو خوشی پہنچا کر ہمیں خوش کر لے۔

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ عليه السلام: ثَلَاثٌ هُنَّ جِمَاعُ الْخَيْرِ:

امام علی علیہ السلام: تین چیزیں تمام خیر (نیکی) کا مجموعہ ہیں:

اِسْدَآءُ النِّعَمِ،

(۱) نعمتوں کو عام کرنا،

وَ رِعَايَةُ الذِّمَمِ،

(۲) عہد و پیمان کی پابندی کرنا،

وَ صِلَةُ الرَّحِمِ.

(۳) اور صلہ رحمی۔

عَنْهُ عليه السلام : جِمَاعُ الْخَيْرِ، فِي الْمُوَالَاةِ فِي اللّٰهِ، وَ الْمُعَادَاةِ فِي اللّٰهِ، وَ الْمُحَبَّةِ فِي اللّٰهِ، وَ الْبُغْضِ فِي اللّٰهِ.

امام علی علیہ السلام: ساری کی ساری خیر، اللہ کی رضا کیلئے دوستی رکھنا اور اللہ ہی کی رضا کیلئے دشمنی رکھنا ہے، اللہ ہی کی خوشنودی کیلئے کسی سے محبت کرنا ہے اور اللہ کی خوشنودی کیلئے کسی سے بغض رکھنا۔

عَنْهُ علیہ السلام : اِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهَ فِيْمَنْ عَرِفَ قَدْرَهٗ.....

امام علی علیہ السلام: تمام خیر اس شخص میں ہے جس نے اپنی پہچان کر لی۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جِمَاعُ الْخَيْرِ خَشْيَةُ اللّٰهِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ہر قسم کی خیر و بھلائی کا مجموعہ خوف خدا ہے۔

دنیا و آخرت کی اچھائی کیسے حاصل ہو

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اِنْ اَرَدْتَ اَنْ تَقَرَّ عَيْنُكَ وَ تَنَالَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ،

امام جعفر صادق علیہ السلام: اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور دنیا و آخرت کی خیر بھی حاصل ہو تو

فَاقْطَعِ الطَّمَعَ عَمَّا فِيْ اَيْدِى النَّاسِ، وَ عُدَّ نَفْسَكَ فِى الْمَوْتٰى

جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے طمع منقطع کر دو، اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو،

وَ اَلَّا تُحْدِثَنَّ نَفْسَكَ اَنَّكَ فَوْقَ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ،

اپنے دل میں بھی یہ بات نہ لاؤ کہ تمہیں کسی پر فوقیت حاصل ہے۔

وَ اخْزِنْ لِسَانَكَ كَمَا تَخْزَنُ مَالَكَ

اپنی زبان کی بھی اسی طرح حفاظت کرو جس طرح اپنے مال کی حفاظت کرتے ہو

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ علیہ السلام: جُمِعَ خَيْرُ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ فِىْ كِتْمَانِ السِّرِّ وَ مَصَادِقَةِ الْاَخْيَارِ.....

امام علی علیہ السلام: دنیا اور آخرت کی خیر (بھلائی) کو رازوں کے چھپانے اور نیک لوگوں کی دوستی اختیار کرنے میں جمع کر دیا گیا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَقَدْ رُزِقَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ: هُنَّ :

امام علی علیہ السلام: تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر وہ کسی میں پائی جائیں تو اسے دنیا اور آخرت کی خیر (وبھلائی) مل جاتی ہے اور وہ یہ ہیں۔

الرِّضَا بِالْقَضَاءِ

وَ الصَّبْرُ عَلَى الْبَلَاءِ

وَ الشُّكْرُ فِي الرَّخَاءِ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ:

۱۔قضاءِ الٰہی پر راضی رہنا،

۲۔بلاؤں پر صبر کرنا،

۳۔آسودہ حالی میں شکر کرنا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: چار چیزیں ایسی ہیں جو کسی کو عطا ہو جائیں تو اسے دنیا اور آخرت کی خیر و بھلائی مل جاتی ہے۔

بَدَنًا صَابِرًا

وَ لِسَانًا ذَاكِرًا

وَ قَلْبًا شَاكِرًا

وَ زَوْجَةً صَالِحَةً.

۱۔صبر کرنے والا بدن،

۲۔(خدا کا) ذکر کرنے والی زبان،

۳۔شکر کرنے والا دل،

۴۔اور نیک (وصالحہ) بیوی۔

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ علیہ السلام: اَرْبَعٌ مِنْ اَعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ:

امام علی علیہ السلام: چار چیزیں ایسی ہیں کہ جسے مل جائیں اسے دنیا و آخرت کی خیر (نیکی) مل جاتی ہے:

صِدْقُ حَدِيْثٍ،

وَ اَدَاءُ اَمَانَةٍ

وَ عِفَّةُ بَطَنٍ

وَ حُسْنُ خُلُقٍ.

۱۔سچ بولنا،

۲۔امانت کا ادا کرنا،

۳۔پیٹ کو حرام سے پاک رکھنا

۴۔اور حسن اخلاق۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ایک شخص حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: کوئی ایسا عمل بتایئے جس سے اللہ مجھے دوست رکھے، مخلوقِ خدا مجھ سے محبت کرے، اللہ میرے مال میں برکت عطا فرمائے، میرا جسم تندرست رہے، میری عمر طولانی ہو اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

ساتھ محشور کیا جائے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یہ چھ صفات (جو سائل نے طلب کی ہیں) وہ ہیں جنہیں چھ اور صفات کی ضرورت ہوتی ہے:

۱۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تمہیں دوست رکھے، تو تم خوفِ خدا اور تقویٰ اختیار کرو.....

۲۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ مخلوق خدا، تم سے محبت کرے، تو تم لوگوں کے ساتھ نیکی کرو اور جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہے ان کے پاس رہنے دو (اس کے حصول کی خواہش نہ کرو)۔

۳۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے مال میں برکت ہو، تو اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔

۴۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ جسمانی طور پر تندرست رہو، تو صدقہ دیا کرو۔

۵۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری عمر لمبی ہو، تو صلہ رحمی پر کاربند رہو۔

۶۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہیں میرے ساتھ محشور کیا جائے، تو خداوندِ عالم کے حضور طولانی سجدے کیا کرو۔

خیر کی تفسیر اور وضاحت

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: لَیْسَ الْخَیْرُ اَنْ یَکْثُرَ مَالُكَ وَ وَلَدُكَ، وَ لٰکِنَّ الْخَیْرَ اَنْ یَکْثُرَ عِلْمُكَ وَ عَمَلُكَ وَ اَنْ یَعْظُمَ حِلْمُكَ وَ اَنْ تُبَاهِیَ النَّاسِ بِعِبَادَةِ رَبِّكَ، فَاِنْ اَحْسَنْتَ حَمِدَ اللّٰهَ وَ اِنْ اَسَاْتَ اِسْتَغْفَرَتَ اللّٰه.

امام علی علیہ السلام: خیر یہ نہیں ہے کہ تمہارے مال اور اولاد میں فراوانی ہو جائے بلکہ خیر یہ ہے کہ تمہارا علم و عمل زیادہ اور حلم و بردباری کثرت میں ہو اور تم اپنے پروردگار کی عبادت پر ناز کر سکو، اگر اچھا کام کرو تو اللہ کا شکر بجا لاؤ اور اگر کسی برائی کا ارتکاب کرو، تو توبہ و استغفار کرو۔

اَلْاِمَامُ الْحُسَیْنِ علیہ السلام: اَلْخَیْرُ الَّذِیْ لَا شَرَّ فِیْهِ: اَلشُّکْرُ مَعَ النِّعْمَةِ، وَ الصَّبْرُ عَلَی النَّازِلَةِ.

امام حسین علیہ السلام: جس خیر میں کوئی شر نہیں، وہ نعمتوں پر شکر اور مصیبتوں پر صبر کرنا ہے۔

جب خدا کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَیْرًا فَقَّهَهُ فِی الدِّیْنِ وَ زَهَّدَهُ فِی الدُّنْیَا وَ بَصَّرَهُ بِعُیُوْبِ نَفْسِهٖ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے لئے خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین میں فقیہ اور دنیا میں زاہد بنا دیتا ہے اور اسے اپنے نفس کے عیوب دیکھنے کی بصیرت عطا فرماتا ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَیْرًا عَفَّ بَطْنَهُ وَ فَرْجَهُ.

امام علی علیہ السلام: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کے شکم اور شرمگاہ کو عفیف بنا دیتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَیْرًا اَلْهَمَهُ الْقَنَاعَةَ وَ اَصْلَحَ لَهُ زَوْجَتَهُ.

امام علی علیہ السلام: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اسے قناعت کا الہام فرماتا ہے اور اس کی زوجہ کو صالح بنا دیتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَیْرًا فَقَّهَهُ فِی الدِّیْنِ وَ اَلْهَمَهُ الْیَقِیْنَ۔

امام علی علیہ السلام: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اسے دین میں فقیہ بنا دیتا ہے اور یقین کا الہام فرماتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اَلْهَمَهُ الْاِقْتِصَادَ وَ حُسْنَ التَّدْبِيْرِ وَ جَنَّبَهُ سُوْءَ التَّدْبِيْرِ وَ الْاِسْرَافِ۔

امام علی علیہ السلام: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اسے اقتصاد (میانہ روی) اور حسن تدبیر کا الہام کر دیتا ہے اور بدتدبیری اور بے جا اخراجات سے بچالیتا ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَاعِظًا مِنْ نَفْسِهِ يَأْمُرُهُ وَ يَنْهَاهُ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کے اپنے اندر ہی سے ایک واعظ مقرر فرما دیتا ہے جو اسے (نیکی کا) امر اور (برائی سے) نہی کرتا رہتا ہے۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَاتَبَهُ فِيْ مَنَامِهِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اسے خواب میں سرزنش فرماتا ہے.....

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا طَهَّرَهُ قَبْلَ مَوْتِهِ، قِيْلَ: وَ مَا طَهُوْرُ الْعَبْدِ؟ قَالَ عَمَلٌ صَالِحٌ يَلْهَمُهُ اِيَّاهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ عَلَيْهِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اسے موت سے قبل پاک کر دیتا ہے۔ سوال کیا گیا کہ بندے کی پاکیزگی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اسے اعمال صالح کی بجا آوری کا الہام فرماتا ہے حتی کہ ایسی حالت (اعمال صالح کی بجا آوری کی حالت) میں ہی اس کی روح قبض کر لیتا ہے۔

جب خدا کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ خَیْرًا اَکْثَرَ فُقَھَاءَھُمْ، وَ اَقَلَّ جُھَّالَھُمْ،

رسول اکرم ﷺ: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے تو ان کے فقہاء (وعلماء) کی تعداد زیادہ کر دیتا ہے اور ان کے جاہلوں کی تعداد میں کمی فرما دیتا ہے۔

فَاِذَا تَکَلَّمَ الْفَقِیْہُ وَجَدَ اَعْوَانًا،

جب ان کا فقیہ (عالم) کوئی بات کرتا ہے تو وہ اپنے مددگار پاتا ہے

وَ اِذَا تَکَلَّمَ الْجَاھِلُ قُھِرَ،

اور جب ان کا جاہل کوئی بات کرتا ہے تو (اس کا کوئی حامی نہیں ہوتا اور وہ) مغلوب ہو جاتا ہے۔

وَ اِذَا اَرَادَ بِقَوْمٍ شَرًّا، اَکْثَرَ جُھَّالَھُمْ، وَ اَقَلَّ فُقَھَاءَھُمْ،

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو برائی میں مبتلا کرنا چاہتا ہے تو ان کے جاہلوں کو زیادہ کر دیتا ہے اور فقہاء (علماء) کو کم کر دیتا ہے۔

وَ اِذَا تَکَلَّمَ الْجَاھِلُ وَجَدَ اَعْوَانًا،

جب کوئی جاہل بات کرتا ہے تو وہ اپنے حامی اور مددگار پاتا ہے۔

وَ اِذَا تَکَلَّمَ الْفَقِیْہُ قُھِرَ.

لیکن جب فقیہ (عالم) کوئی بات کرتا ہے (تو اس کی بات کوئی نہیں سنتا اور وہ) مغلوب ہو جاتا ہے۔

جب خدا کسی خاندان کی بھلائی چاہتا ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِاَهْلِ الْبَيْتِ خَيْرًا فَقَّهَهُمْ فِي الدِّيْنِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جب اللہ تعالیٰ کسی خاندان کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کے افراد کو دین کا فقیہ بنا دیتا ہے۔ (یعنی علماء پیدا کر دیتا ہے)

وَ وَقَّرَ صَغِيْرُهُمْ كَبِيْرَهُمْ

ان کے چھوٹے ان کے بڑوں کا احترام کرتے ہیں،

وَ رَزَقَهُمُ الرِّفْقَ فِيْ مَعِيْشَتِهِمْ وَ الْقَصْدَ فِيْ نَفَقَاتِهِمْ

اور ان کے کاروبارِ زندگی میں نرمی اور ان کے اخراجات میں میانہ روی پیدا کر دیتا ہے۔

وَ بَصَّرَهُمْ عُيُوْبَهُمْ فَيَتُوْبُوْا مِنْهَا

اور انہیں ان کے عیوب سے مطلع فرما دیتا ہے جن سے وہ توبہ کرتے ہیں۔

وَ اِذَا اَرَادَ بِهِمْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَرَكَهُمْ هَمَلًا.

اور جب اس کے برعکس ارادہ کرتا ہے تو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔

نیکی کی طرف جلدی کرنا

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ علیہ السلام: بَادِرُوْا بِعَمَلِ الْخَيْرِ قَبْلَ اَنْ تَشْغَلُوْا عَنْهُ بِغَيْرِهٖ.

امام علی علیہ السلام: خیر کے عمل کی طرف جلدی کرو اس سے پہلے کہ تم کسی اور کام میں مشغول ہو جاؤ۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: كَانَ اَبِيْ يَقُوْلُ: اِذَا اَهْمَمْتَ بِخَيْرٍ فَبَادِرْ، فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا يَحْدُثُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام: میرے والد محترم فرمایا کرتے تھے: ”جب تم کسی خیر کی ٹھان لو تو اس میں جلدی کرو کیونکہ تمہیں یہ تو معلوم نہیں کہ بعد میں کیا ہو جائے“۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مِنَ الْخَیْرِ مَا یُعَجَّلُ.

رسول اکرم ﷺ: خداوند عالم اس نیکی کو پسند فرماتا ہے جس میں جلدی کی جاتی ہے۔

بہترین زادراہ اور بہترین شخص

عَنْہُ ﷺ: خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی.

رسول اکرم ﷺ: بہترین زادِراہ تقویٰ ہے۔

عَنْہُ ﷺ: خَیْرُ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ.

رسول اکرم ﷺ: بہترین علم وہ ہے جو فائدہ پہنچائے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: خَیْرُ کُمْ مَنْ زَادَکُمْ فِیْ عِلْمِکُمْ مَنْطِقُہٗ.

رسول اکرم ﷺ: تم میں بہترین شخص وہ ہے جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے۔

عَنْہُ ﷺ: خَیْرَکُمْ مَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ، وَ اَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَ صَلّٰی بِاللَّیْلِ وَ النَّاسِ نِیَامٌ.

رسول اکرم ﷺ: تم میں بہترین شخص وہ ہے: جو پاکیزہ گفتگو کرے، لوگوں کو کھانا کھلائے اور رات کو اس وقت نماز پڑھے جب لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔

(میزان الحکمت اردو جلد ۳ صفحہ ۳۷۲)

ماہ مبارک رمضان کے چوتھے دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	اے بارِالٰہ!
قَوِّنِیْ فِیْهِ عَلٰی اِقَامَةِ اَمْرِكَ	مجھے اس دن (اور ماہ) میں اپنے احکام بجا لانے کی قوت عطا فرما،
وَ اَذِقْنِیْ فِیْهِ حَلَاوَةَ ذِكْرِكَ	(خداوندا!) مجھے اس دن (اور ماہ) میں اپنے ذکر کی شیرینی چکھادے،
وَ اَوْزِعْنِیْ فِیْهِ لِاَدَآءِ شُكْرِكَ بِكَرَمِكَ	(پروردگارا!) مجھے اس دن (اور ماہ) میں اپنے کرم سے اپنی شکرگزاری کی توفیق عنایت فرما۔
وَاحْفَظْنِیْ فِیْهِ بِحِفْظِكَ وَ سَتْرِكَ	(اے میرے رب!) مجھے اس دن (اور ماہ) میں اپنی حفاظت اور پردہ پوشی کے ذریعے محفوظ فرما۔
یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ	اے سب سے زیادہ دیکھ بھال کرنے والے

موضوعات اور عناوین

☆احکام خدا بجالانے کے لئے طاقت وقوت اور توفیق کی درخواست۔

☆۔ذکر خدا کی حلاوت وشیرینی۔ ☆شکر خدا بجالانے کی توفیق۔

☆ گناہ سے محفوظ رہنے کی درخواست

شکر خدا بجالانے کی توفیق

شکر کی اہمیت وفضیلت

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَاشْکُرُوْا لِیْ وَ لَا تَکْفُرُوْنِ'' اور میرا شکر ادا کرتے رہو اور ناشکری نہ کرو۔(سورہ بقرہ.....۱۵۲)

اَلْاِمَامُ عَلِیٌ علیہ السلام: اَلشُّکْرُ زِیْنَةُ الْغِنٰی وَ الصَّبْرُ زِیْنَةُ الْبَلْوٰی. حضرت علی علیہ السلام: شکر، تونگری اور صبر وآزمائش کی زینت ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام : شُکْرُ النِّعْمَةِ اَمَانٌ مِنْ حُلُوْلِ النِّقْمَةِ. حضرت علی علیہ السلام: نعمت کا شکر، مصیبتوں کے نازل ہونے سے امان میں ہے۔

منعم کا شکر واجب ہے

عَنْہُ علیہ السلام : لَوْ لَمْ یَتَوَعَّدِ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ عَلٰی مَعْصِیَتِہٖ، لَکَانَ یَجِبُ اَنْ لَا یُعْصٰی شُکْرًا لِنِعَمِہٖ. حضرت علی علیہ السلام : اگر خداوند عالم نے اپنی معصیت کے عذاب سے نہ ڈرایا ہوتا، تب بھی اس کی نعمتوں پر شکر کا تقاضا یہ تھا کہ اس کی معصیت نہ کی جائے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَقَلُّ مَا يُلْزِمُكُمْ لِلّٰهِ اَلَّا تَسْتَعِيْنُوْا بِنِعَمِهٖ عَلٰى مَعَاصِيْهِ.

حضرت علی علیہ السلام: اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر جو کم از کم بات واجب ہے وہ یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو اس کی نافرمانیوں کا ذریعہ نہ بناؤ۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: فِیْ كُلِّ نَفَسٍ مِنْ اَنْفَاسِكَ شُكْرٌ لَازِمٌ لَكَ بَلْ اَلْفٌ وَ اَكْثَرُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: تمہارے ہر سانس پر تمہارے لئے اللہ کا شکر لازم ہے، بلکہ ہزار مرتبہ اور اس سے بھی زیادہ شکر کرنا لازم ہے۔

شاکر اپنے ہی فائدہ کے لئے شکر کرتا ہے

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''وَ مَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۫ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِيْمٌ'' (سورہ نمل.....۴۰)

اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو وہ اپنی ہی بھلائی کے لئے شکر کرتا ہے اور جو کوئی شخص ناشکری کرتا ہے تو میرا پروردگار بے پروا اور سخی ہے۔

لوگوں کی اکثریت شکر گزار نہیں

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ'' (سورہ یونس.....۶۰)

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر بڑا صاحب فضل وکرم ہے۔ مگر ان میں سے بہت سے لوگ شکر گزار نہیں۔

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: '' اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ''

اے داؤد کی اولاد! شکر کرتے رہو اور میرے بندوں میں شکر کرنے والے بندے تھوڑے ہیں۔ (سورہ اعراف.....۱۰)

اگر شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکُمْ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَ لَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ'' (سورہ ابراہیم.....۷)

اس وقت کو یاد کرو کہ جب تمہارے پروردگار نے اعلان کیا کہ اگر میرا شکر و گے تو میں یقیناً تم پر (نعمت کی) زیادتی کروں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بھی شدید ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: مَنْ اُعْطِیَ الشُّکْرَ لَمْ یُحْرَمِ الزِّیَادَةَ.

حضرت علی علیہ السلام: جسے شکر کی توفیق عطا ہوتی ہے وہ (نعمت میں) اضافہ سے محروم نہیں ہوتا ہے۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: لَا یَنْقَطِعُ الْمَزِیْدُ مِنَ اللّٰهِ حَتّٰی یَنْقَطِعَ الشُّکْرُ مِنَ الْعِبَادِ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام: جب تک بندوں کی طرف سے شکر کا سلسلہ منقطع نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمتوں کا سلسلہ بھی منقطع نہیں ہوتا۔

مومن کا شکر اس کے عمل سے ظاہر ہوتا ہے

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: شُکْرُ الْمُؤْمِنِ یَظْهَرُ فِیْ عَمَلِهٖ وَ شُکْرُ الْمُنَافِقِ لَا یَتَجَاوَزُ لِسَانَهٗ.

حضرت علی علیہ السلام: مومن کا شکر اس کے عمل سے ظاہر ہوتا ہے اور منافق کا شکر صرف اس کی زبان کی حد تک ہوتا ہے۔

شکر کی حقیقت

عَنْهُ علیہ السلام: شُکْرُ النِّعْمَةِ اِجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ، وَ تَمَامُ الشُّکْرِ قَوْلُ الرَّجُلِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

حضرت علی علیہ السلام: نعمت کا شکر، حرام سے بچنا ہے اور مکمل شکر، یہ ہوتا ہے کہ انسان کہے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ''

عَنْهُ علیہ السلام : شُكْرُ كُلِّ نِعْمَةٍ اَلْوَرَعُ عَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ.

حضرت علی علیہ السلام: ہر نعمت کا شکر، اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے میں ہے

شاکرترین انسان

عَنْهُ علیہ السلام : اَشْكَرُ النَّاسِ اَقْنَعُهُمْ وَ اَكْفَرُهُمْ لِلنِّعَمِ اَجْشَعُهُمْ.

حضرت علی علیہ السلام: شاکرترین انسان وہ ہے جو سب سے زیادہ قانع ہو جب کہ بدترین لالچی قسم کا انسان سب سے زیادہ کفران نعمت کرتا ہے۔

اَلْاِمَامُ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ علیہ السلام: اَشْكَرُكُمْ اللّٰهَ اَشْكَرُكُمْ لِلنَّاسِ.

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام: تم میں جو شخص لوگوں کا سب سے زیادہ شکریہ ادا کرتا ہے وہی اللہ کا بھی سب سے زیادہ شکر ادا کرتا ہے۔

(میزان الحکمت اردو۔ جلد ۵ صفحہ ۲۱۹)

ماہ مبارک رمضان کے پانچویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ	یاباِرِالٰہ!
اجْعَلْنِیْ فِیْہِ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ	مجھے اس دن (اور ماہ) میں استغفار کرنے والوں میں سے قرار دے،
وَ اجْعَلْنِیْ فِیْہِ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ الْقَانِتِیْنَ	(خداوندا!) مجھے اس دن (اور ماہ) میں اپنے نیک و صالح اور اطاعت کرنے والے بندوں میں سے قرار دے،
وَ اجْعَلْنِیْ فِیْہِ مِنْ اَوْلِیَآئِكَ الْمُقَرَّبِیْنَ	(پروردگارا) مجھے اس دن (اور ماہ) میں اپنے مقرّب دوستوں میں سے قرار دے،
بِرَأفَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ	اپنی مہربانی سے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

موضوعات اور عناوین

☆ استغفار کی توفیق۔ ☆ عبد صالح اور مطیع بننے کی توفیق۔

☆ خدا کے مقرب اولیاء اور دوستوں میں سے ہونے کی توفیق

استغفار کی توفیق

استغفار و طلب بخشش

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا''

جو شخص کوئی برا کام کرے یا اپنے اوپر ظلم کرے پھر خدا سے مغفرت طلب کرے تو وہ خدا کو بخشنے والا اور مہربان پائے گا۔ (سورۃ النساء.....۱۱۰)۔

لُقْمَان علیہ السلام: فِیْ وَصِیَّتِهٖ لِاِبْنِهٖ: یَابُنَیَّ، لَایَکُوْنُ الدِّیْكُ اَکْیَسَ مِنْكَ، یَقُوْمُ فِیْ وَقْتِ السَّحَرِ وَیَسْتَغْفِرُ وَ اَنْتَ نَائِمٌ.

جناب لقمان علیہ السلام: اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے بیٹا کہیں ایسا نہ ہو کہ مرغ تم سے زیادہ عقلمند قرار پائے، وہ تو سحری کے وقت بیدار ہو کر استغفار کرے جب کہ تم اس وقت سوئے ہوئے ہو۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خَیْرُ الدُّعَاءِ اَلْاِسْتِغْفَارُ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بہترین دعا استغفار ہے۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خَیْرُ الْعِبَادَةِ اَلْاِسْتِغْفَارُ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بہترین عبادت استغفار ہے۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَکْثِرُوامِنَ الْاِسْتِغْفَارِ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ یُعَلِّمْكُمُ الْاِسْتِغْفَارَ اِلَّا وَ هُوَ یُرِیْدُ اَنْ یَّغْفِرَ لَكُم.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: زیادہ استغفار کیا کرو، کیونکہ خدا نے تمہیں استغفار کی تعلیم اس لئے دی ہے تا کہ وہ تمہیں معاف کر دے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَذْنَبَ ذَنْبًا اُجِّلَ مِنْ غُدْوَةٍ اِلَى اللَّيْلِ فَاِنْ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: جب بندہ گناہ کرتا ہے تو صبح سے رات تک اسے مہلت دی جاتی ہے اگر اس دوران وہ استغفار کر لے تو وہ گناہ اس کے نامہ اعمال میں نہیں لکھا جاتا۔

استغفار اور رزق میں اضافہ

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''وَ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْآ اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِىْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ'' (سورۂ ہود.....۳)

اور یہ کہ اپنے پروردگار سے بخشش طلب کرو پھر اس کی طرف پلٹو تا کہ وہ اچھے طریقے سے تمہیں مدت معین تک (اس جہان کی نعمتوں سے) بہرہ مند کرے اور ہر صاحب فضیلت کو اس کی فضیلت کے مطابق عطا کرے اور اگر (اس فرمان سے) تم نے منہ موڑا تو مجھے تمہارے لئے بہت برے دن کے عذاب کا خوف ہے۔

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''وَ يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْآ اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ يَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ''

اور اے میری قوم! اپنے پروردگار سے بخشش طلب کرو، پھر اس کی طرف رجوع کرو، تا کہ وہ آسمان سے (بارش) پیہم تمہاری طرف بھیجے اور تمہاری قوت میں مزید قوت کا اضافہ کرے اور (حق سے) منہ نہ پھیرو اور گناہ نہ کرو۔ (سورۂ ہود.....۵۲)

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ اَكْثَرَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو شخص زیادہ استغفار کرے خدا اس کے لئے ہر غم اور تنگی کے وقت میں کشائش قرار دے گا۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلْاِسْتِغْفَارُ یَزِیْدُ فِیْ الرِّزْقِ.

حضرت علی علیہ السلام: استغفار رزق میں زیادتی کا سبب بنتا ہے۔

فقط زبانی استغفار

اَلْاِمَامُ الرِّضَا علیہ السلام: مَنِ اسْتَغْفَرَ بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یَنْدَمْ بِقَلْبِہٖ فَقَدِ اسْتَھْزَءَ بِنَفْسِہٖ.

حضرت امام علی رضا علیہ السلام: جس شخص نے زبان سے تو استغفار کیا لیکن (اپنے دل میں گناہ پر) پشیمان نہ ہو تو اس نے اپنے ساتھ مزاح کیا ہے (اور اپنے آپ کو دھوکا دیا ہے)۔

(منتخب میزان الحکمت صفحہ ۳۹۰)

خدا کے مقرب اولیاء اور دوستوں میں سے ہونے کی توفیق

مقربین کون ہیں؟

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۙ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ'' (سورۂ الواقعہ.....۱۰،۱۱)

(اور لوگوں کا تیسرا گروہ وہ ہے جو) سبقت کرنے والے اور پیش قدمی کرنے والے ہیں۔ (بارگاہ الٰہی میں) وہی مقرب ہیں۔

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''فَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۙ فَرَوْحٌ وَّ رَیْحَانٌ ۙ وَّ جَنَّتُ نَعِیْمٍ'' (سورۂ الواقعہ.....۸۸/۸۹)

(جس پر جان کنی کا عالم طاری ہوتا ہے) اگر وہ مقربین میں سے ہو۔ تو وہ انتہائی راحت و آرام میں ہے اور نعمتوں والی جنت میں اسے جگہ ملے گی۔

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ''

وہی چشمہ جس سے مقربین پئیں گے۔(سورۂ المطفّفین.....۲۸)

قرب خدا کا ذریعہ

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: عَلَیْکُم بِصِدْقِ الْاِخْلَاصِ وَحُسْنِ الْیَقِیْنِ، فَاِنَّهُمَا اَفْضَلُ عِبَادَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ.

حضرت علی علیہ السلام: تم پر سچا اخلاص اور حسن یقین لازم ہے کیونکہ یہ دونوں مقربین کی بہترین عبادت ہیں۔

اَلْاِمَامُ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ علیہ السلام: اِنَّ اَقْرَبَکُمْ مِنَ اللّٰهِ اَوْسَعَکُمْ خُلْقاً.

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام: تم میں سے خدا کے زیادہ قریب وہ ہے جو اخلاص کے لحاظ سے وسعت رکھتا ہے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: فِیْمَا اَوْحَی اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِلٰی دَاوُدَ علیہ السلام: یَا دَاوُدُ، کَمَا اَنَّ اَقْرَبَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْمُتَوَاضِعُوْنَ کَذٰلِكَ اَبْعَدُ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْمُتَکَبِّرُوْنَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی اے داؤد جس طرح لوگوں میں سے اللہ کے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جو اخلاص اور تواضع سے پیش آتے ہیں اسی طرح اللہ سے دور ترین لوگ وہ ہیں جو تکبر کرتے ہیں۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: تَقَرُّبُ الْعَبْدِ اِلَی اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ بِاِخْلَاصِ نِیَّتِهٖ.

حضرت علی علیہ السلام: بندہ خلوص نیت کے ذریعہ مقرب خدا بن سکتا ہے۔

(منتخب میزان الحکمت صفحہ ۴۲۰)

ماہ مبارک رمضان کے چھٹے دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	اے بارِالٰہ!
لَا تَخْذُلْنِيْ فِيْهِ لِتَعَرُّضِ مَعْصِيَّتِكَ	مجھے اس دن (اور ماہ) میں گناہوں کی وجہ سے ذلیل وخوار نہ کرنا،
وَ لَا تَضْرِبْنِيْ بِسِيَاطِ نَقِمَتِكَ	اور مجھے اپنی معصیت و ناراضگی کے تازیانے سے محفوظ فرما،
وَ زَحْزِحْنِيْ فِيْهِ مِنْ مُوْجِبَاتِ سَخَطِكَ	اور مجھے اس دن (اور ماہ) میں ان تمام کاموں سے جو تیری ناراضگی کا سبب بنتے ہوں، دور فرما
بِمَنِّكَ وَ اَيَادِيْكَ	اپنے احسان اور نعمت کے صدقے (میری دعائیں قبول فرما)
يَا مُنْتَهٰى رَغْبَةِ الرَّاغِبِيْنَ	اے شوق و رغبت رکھنے والوں کی آخری امیدگاہ۔

موضوعات اور عناوین

☆ گناہ ذلت اور خواری کا موجب بنتا ہے۔
☆ عذاب الٰہی سے محفوظ ہونا۔
☆ غضب الٰہی کے اسباب سے دور ہونا۔

گناہ، ذلت اور خواری کا موجب بنتا ہے

گناہ اور معصیت

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ'' (سورہ انعام.....۱۲۰)

(اے لوگو!) ظاہری اور باطنی سب گناہوں کو بالکل چھوڑ دو.....

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلذُّنُوْبُ دَاءٌ، وَ الدَّوَاءُ، اَلْاِسْتَغْفَارُ، وَ الشِّفَاءُ اَنْ لَا تَعُوْدُ.

حضرت علی علیہ السلام: گناہ بیماری ہے۔ اس کی دوا استغفار ہے اور اس سے شفا یہ ہے کہ اسے دوبارہ نہ کیا جائے۔

گناہوں سے پرہیز نہ کرنے والوں پر تعجب ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: عَجِبْتُ لِاَقْوَامٍ یَحْتَمُوْنَ الطَّعَامَ مَخَافَةَ الْاَذٰی کَیْفَ لَا یَحْتَمُوْنَ الذُّنُوْبَ مَخَافَةَ النَّارِ.

حضرت علی علیہ السلام: مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو (جسمانی) تکلیف سے بچنے کے لیے کھانے سے تو پرہیز کرتے ہیں لیکن جہنم کے خوف سے گناہوں سے پرہیز نہیں کرتے۔

عقلمند گناہ نہیں کرتا

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ قَارَفَ ذَنْبًا فَارَقَهُ عَقْلٌ لَا يَرْجِعُ اِلَيْهِ اَبَدًا.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے عقل اسے خیر باد کہہ دیتی ہے اور پھر کبھی لوٹ کر نہیں آتی۔

نیکی کرنے کی نسبت برائی سے بچنا ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اِجْتِنَابُ السَّيِّئَاتِ اَوْلٰى مِنْ اِكْتِسَابِ الْحَسَنَاتِ.

حضرت علی علیہ السلام: نیکی کرنے کی نسبت برائیوں سے بچنا بہتر ہے۔

عَنْهُمْ علیہم السلام: جِدُّوْا وَ اجْتَهِدُوْا، وَ اِنْ لَمْ تَعْمَلُوْا، فَلَا تَعْصُوْا، فَاِنَّ مَنْ يَبْنِىْ وَ لَا يَهْدِمُ، يَرْتَفِعُ بِنَاءُهٗ وَ اِنْ كَانَ يَسِيْرًا، وَ اِنَّ مَنْ بَنْبِنِىْ وَ يَهْدِمُ، يُوْشِكُ اَنْ لَا يَرْتَفِعَ بِنَاءُهٗ.

آئمہ علیہم السلام: لگا تار کوشش میں لگے رہو اور خوب تگ ودو سے کام لو، اگر کوئی (نیک) عمل نہیں کر سکتے تو کم از کم نافرمانی تو نہ کرو، کیونکہ جو شخص عمارت بناتا رہتا ہے اور اسے منہدم نہیں کرتا وہ آہستہ آہستہ بلند ہوتی رہتی ہے اور جو شخص عمارت بناتا ہے اور پھر اسے گرا دیتا ہے تو وہ بلند نہیں ہو سکتی (اور کبھی بھی پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچے گی)۔

جس کی اکائیاں اس کی دہائیوں پر غالب ہوں

اَلْاِمَامُ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ علیہ السلام: يَا سَوْأَتَاهُ لِمَنْ غَلَبَتْ اِحْدَاتُهٗ عَشَرَاتِهٖ.

امام زین العابدین علیہ السلام: کیا برا حال ہوگا اس شخص کا جس کی اکائیاں اس کی دہائیوں پر غالب آجائیں۔

گناہوں کا اعلانیہ ارتکاب

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: مُجَاهَرَةُ اللهِ سُبْحَانَهٗ بِالْمَعَاصِیْ تُعَجِّلُ النِّقَمَ.

حضرت علی علیہ السلام: کھلم کھلا خدا کی نافرمانی، عذاب میں جلدی کا سبب بنتی ہے۔

سب سے بڑا گناہ

عَنْهُ علیہ السلام : اَعْظَمُ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللهِ ذَنْبٌ صَغُرَ عِنْدَ صَاحِبِهٖ.

حضرت علی علیہ السلام: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ وہ ہے جسے گناہ گار چھوٹا سمجھے۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: اَلذُّنُوْبُ كُلُّهَا شَدِيْدَةٌ وَ اَشَدُّهَا مَا نَبَتَ عَلَيْهِ اللَّحْمُ وَ الدَّمُ.

امام محمد باقر علیہ السلام: (ویسے تو) گناہ سب کے سب سخت ہیں لیکن سخت ترین گناہ وہ ہے جس پر گوشت اور خون کی نشو ونما ہو۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَعْظَمُ الْخَطَايَا اِقْتِطَاعُ مَالِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ.

حضرت علی علیہ السلام: کسی مسلمان کے مال سے ناحق لینا، بہت بڑا گناہ ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَعْظَمُ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللهِ ذَنْبٌ اَصَرَّ عَلَيْهِ عَامِلُهٗ.

حضرت علی علیہ السلام: اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ وہ ہے جس پر اس کے بجالانے والے کو اصرار ہو۔

ناقابل معافی گناہ

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ'' (سورہ نساء.....۴۸، ۱۱۶)

بے شک اللہ تعالیٰ اس (گناہ) کو نہیں بخشتا کہ اسکا کوئی شریک بنایا جائے ہاں! اسکے علاوہ (جو گناہ ہو) جس کو چاہے بخش دے۔

خلوتوں میں اللہ کی نافرمانی سے بچو

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اِتَّقُوْا مَعَاصِیَ اللّٰهِ فِی الْخَلَوَاتِ فَاِنَّ الشَّاهِدَ هُوَ الْحَاكِمُ.

حضرت علی علیہ السلام: خلوتوں میں اللہ کی نافرمانی سے بچو، کیونکہ جو (خدا) تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے وہی فیصلہ کرنے والا ہے۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: لَا تَسْتَصْغِرَنَّ سَيِّئَةً تَعْمَلُ بِهَا فَاِنَّكَ تَرَاهَا حَيْثُ تَسُوْءُكَ.

حضرت امام باقر علیہ السلام: کسی برائی کو چھوٹا سمجھ کر اسے انجام نہ دو، کیونکہ تم اسے وہاں دیکھو گے جہاں تمہیں بری لگے گی۔

صغیرہ گناہ کبیرہ کی راہ ہموار کرتے ہیں

اَلْاِمَامُ الرِّضَا علیہ السلام: اَلصَّغَائِرُ مِنَ الذُّنُوْبِ طُرُقٌ اِلَى الْكَبَائِرِ، وَ مَنْ لَمْ يَخَفِ اللّٰهَ فِی الْقَلِيْلِ لَمْ يَخَفْهُ فِی الْكَثِيْرِ.

امام رضا علیہ السلام: چھوٹے گناہ بڑے گناہوں کا پیش خیمہ ہوتے ہیں اور جو شخص قلیل گناہوں کے بارے میں خدا سے نہیں ڈرتا وہ کثیر گناہوں کے بارے میں بھی خدا سے نہیں ڈرتا۔

عَنْهُ علیہ السلام: اِتَّقُوا الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَهَا طَالِبًا.

امام رضا علیہ السلام: گناہوں کو حقیر سمجھنے سے بچو کیونکہ ان کا مطالبہ (اور مواخذہ) کرنے والا موجود ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِنَّ اِبْلِيْسَ رَضِیَ مِنْكُمْ بِالْمُحَقَّرَاتِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ابلیس تمہارے گناہوں کو حقیر سمجھنے پر راضی ہے۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا تَنْظُرُوْا اِلٰى صِغَرِ الذَّنْبِ وَ لٰكِنِ انْظُرُوْا اِلٰى مَنِ اجْتَرَأْتُمْ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یہ نہ دیکھو کہ گناہ چھوٹا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ (اس کا ارتکاب کر کے) تم کس پر جرأت (اور کس کی نافرمانی) کر رہے ہو؟

گناہان کبیرہ

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ'' (سورہ نجم.....۳۲)

جو (صغیرہ گناہوں کے سوا) کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے رہتے ہیں، بیشک تمہارا پروردگار بڑی بخشش والا ہے

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اَلْکَبَائِرُ، اَلَّتِیْ اَوْجَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَیْهَا النَّارَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام: گناہان کبیرہ وہ ہوتے ہیں جنکے عوض اللہ تعالیٰ نے جہنم کو واجب قرار دیا ہے۔

سب سے بڑا گناہ

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: لِمَا سُئِلَ عَنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ؟ قَالَ اَلْاَمْنُ مِنْ مَکْرِ اللّٰهِ، وَ الْاِیَاسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ، وَ الْقُنُوْطُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ.

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام: جب آپؑ سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: عذاب الٰہی سے بے خوف ہو جانا، رحمت الٰہی سے ناامید ہو جانا، اور رحمت خداوندی سے مایوس ہو جانا۔

گناہوں پر اصرار

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مِنْ عَلَامَاتِ الشِّقَاءِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: سنگدلی کی علامتوں میں سے ہے:

☆جُمُوْدُ الْعَیْنِ

۱۔آنکھ سے آنسو نہ بہنا،

☆وَ قَسْوَةُ الْقَلْبِ،

۲۔دل کا سخت ہونا،

☆وَ شِدَّةُ الْحِرْصِ فِی طَلَبِ الرِّزْقِ،

۳۔رزق کے حصول میں لالچ کا شدید ہونا

☆وَ الْاِصْرَارُ عَلَى الذَّنْبِ.

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا كَبِيْرَ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ، وَ لَا صَغِيْرَ مَعَ الْاِصْرَارِ.

۴۔اور گناہوں پر اصرار کرنا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: استغفار کیساتھ کبیرہ (گناہ) کبیرہ نہیں رہتا اور اصرار کے ساتھ صغیرہ (گناہ) صغیرہ نہیں رہتا (بلکہ کبیرہ بن جاتا ہے)۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَعْظَمُ الذُّنُوْبِ عِنْدَاللّٰهِ ذَنْبٌ اَصَرَّ عَلَيْهِ عَامِلُهُ.

حضرت علی علیہ السلام: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب گناہوں سے بڑا گناہ وہ ہے جس پر گناہ گار اصرار کرے۔

گناہوں پر اظہار مسرت

اَلْاِمَامُ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ علیہ السلام: اِيَّاكَ وَ الْاِبْتِهَاجَ بِالذَّنْبِ فَاِنَّ الْاِبْتِهَاجَ بِهٖ اَعْظَمُ مِنْ رُكُوْبِهٖ.

امام زین العابدین علیہ السلام: گناہوں پر اظہار مسرت سے اجتناب کرو، کیونکہ اس پر خوش ہونے کا گناہ اس کے ارتکاب سے زیادہ ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: لَا وِزْرَ اَعْظَمُ مِنَ التَّبَهُّجِ بِالْفُجُوْرِ.

حضرت علی علیہ السلام: فسق و فجور پر اظہار مسرت اور فخر کرنے سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں ہے۔

گناہ کے آثار و نتائج

۱۔دل میں

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ”كَلَّا بَلْ سكتة رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ“

نہیں نہیں بات یہ ہے کہ یہ لوگ جو اعمالِ بد کرتے ہیں ان کا ان کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے۔(سورہ مطففین .....۱۴)

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: مَا مِنْ عَبْدٍ اِلَّا فِیْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، فَاِذَا اَذْنَبَ ذَنْبًا خَرَجَ فِی النُّكْتَةِ سَوَادٌ،

امام محمد باقر علیہ السلام: ہر انسان کے دل میں ایک سفید نقطہ ہوتا ہے جب وہ کوئی گناہ کرتا ہے، تو اس سفید نقطہ میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے۔

فَاِنْ تَابَ ذَهَبَ تِلْكَ السَوَادُ

اگر توبہ کر لے تو وہ سیاہ نقطہ مٹ جاتا ہے

وَ اِنْ تَمَادّٰی فِی الذُّنُوْبِ زَادَ ذٰلِكَ السَّوَادُ حَتّٰی يُغَطِّیَ الْبَيَاضَ،

اور اگر گناہوں میں ہی مگن رہے تو سیاہی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سفیدی کو ڈھانپ لیتی ہے۔

فَاِذَا غَطَّی الْبَيَاضَ لَمْ يَرْجِعْ صَاحِبُهٗ اِلٰی خَيْرٍ اَبَدًا،

جب سفیدی سیاہی میں چھپ جاتی ہے تو پھر انسان خیر اور بہتری کی طرف قطعاً نہیں پلٹ سکتا۔

وَ هُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ : "كَلَّا بَلْ : رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ....."

اسی کے بارے میں خداوند عالم فرماتا ہے۔ ان لوگوں کے برے اعمال کی وجہ سے ان کے دل زنگ آلود ہو گئے ہیں۔

۲۔ قساوت و سنگدلی

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: مَا جَفَّتِ الدُّمُوْعُ اِلَّا لِقَسْوَةِ الْقُلُوْبِ، وَ مَا قَسَتِ الْقُلُوْبُ اِلَّا لِكَثْرَةِ الذُّنُوْبِ.

حضرت علی علیہ السلام: آنکھوں سے آنسو، سنگدلی کی وجہ سے نہیں نکلتے، جبکہ سنگدلی گناہوں کی کثرت سے وجود میں آتی ہے۔

۳۔نعمت کا زوال

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ نِعْمَةً قَطُّ فَسَلَبَهَا اِيَّاهُ، حَتّٰى يَذْنِبَ ذَنْبًا يَسْتَحِقَّ بِذٰلِكَ السَّلْبَ

امام جعفر صادق علیہ السلام: اللہ تعالیٰ کسی بندے کو نعمت عطا کر کے اس وقت تک اس سے سلب نہیں کرتا جب تک وہ ایسا گناہ نہ کرے جو سلب نعمت کا موجب ہو جاتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اِنَّ الرَّجُلَ يَذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُحْرَمُ صَلَاةَ اللَّيْلِ، وَ اِنَّ الْعَمَلَ السَّيِّءَ اَسْرَعُ فِيْ صَاحِبِهٖ مِنَ السِّكِّيْنِ فِي اللَّحْمِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام: انسان ایسا گناہ کرتا ہے جس سے وہ نماز شب (تہجد) سے محروم ہو جاتا ہے، کیونکہ برے کام انسان میں اس قدر جلدی اثر کرتے ہیں جتنا چھری گوشت پر نہیں کر پاتی۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِتَّقُوا الذُّنُوْبَ فَاِنَّهَا مُمْحِقَةٌ لِلْخَيْرَاتِ، اِنَّ الْعَبْدَ لَيَذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَنْسٰى بِهِ الْعِلْمَ الَّذِيْ كَانَ قَدْ عَلِمَهٗ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: گناہوں سے بچتے رہو کیونکہ یہ نیکیوں کو مٹا دیتے ہیں جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اسے وہ بات بھول جاتی ہے جسے وہ جانتا ہے۔

۴۔عذاب کا نزول

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''وَ مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ يَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ''

اور جو مصیبت تم پر پڑتی ہے وہ تمہارے اپنے ہی کرتوت سے، (پھر بھی) وہ بہت کچھ معاف فرما دیتا ہے۔ (سورہ شوریٰ.....۳۰)

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: تَوَقَّوا الذُّنُوْبَ، فَمَا مِنْ بَلِیَّةٍ وَ لَا نَقْصِ رِزْقٍ اِلَّا بِذَنْبٍ حَتّٰی الْخَدَشِ وَ الْکَبْوَةِ وَ الْمُصِیْبَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: "وَ مَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ....."

حضرت علی علیہ السلام: گناہوں سے بچو، کیونکہ جب بھی آزمائش یا رزق کی کمی ہوتی ہے وہ کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے ہوتی ہے، حتیٰ کہ چوٹ، لغزش اور مصیبت (گناہوں کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَ مَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ....." (جو مصیبت تم پر پڑتی ہے وہ تمہارے اپنے ہی کرتوت سے ہے.....)

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: اِنَّ الْعَبْدَ لَیَذْنِبُ الذَّنْبَ فَیُزْوٰی عَنْهُ الرِّزْقُ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام: بندہ گناہ کرتا ہے جس کی وجہ سے اس سے رزق روک لیا جاتا ہے۔

گناہوں کی موت

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: مَنْ یَمُوْتُ بِالذُّنُوْبِ اَکْثَرُ مِمَّنْ یَمُوْتُ بِا الْاٰجَالِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: جو لوگ گناہوں کی وجہ سے مرتے ہیں ان کی تعداد ان لوگوں سے زیادہ ہوتی ہے جو اپنی طبیعی موت مرتے ہیں۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: (اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ) اِذَا عَمِلَ قَوْمٌ بِالْمَعَاصِیْ صَرَفَ عَنْهُمْ مَا کَانَ قَدَّرَ لَهُمْ مِنَ الْمَطَرِ.

حضرت امام باقر علیہ السلام: جب کوئی قوم گناہوں کا ارتکاب کرتی ہے تو جو بارش اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے معین اور مقرر کی ہو، اسے (دوسری طرف) پلٹا دیا جاتا ہے۔

مخصوص آثار ونتائج رکھنے والے گناہ

اَلْاِمَامُ الرِّضَا علیہ السلام: اِذَا كَذِبَ الْوُلَاةُ حُبِسَ الْمَطَرُ وَ اِذَا جَارَ السُّلْطٰنُ هَانَتِ الدَّوْلَةُ وَ اِذَا حُبِسَتِ الزَّكَاةُ مَاتَتِ الْمَوَاشِیْ.

حضرت امام رضا علیہ السلام: جب حکمران جھوٹ بولیں گے تو بارشیں رک جائیں گی، جب بادشاہ (اور حکمران) ظلم کرے گا تو حکومت کمزور ہو جائے گی اور جب زکوٰۃ کی ادائیگی رک جائے گی تو جانور مر جائیں گے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

اَلذُّنُوْبُ الَّتِیْ تُغَیِّرُ النِّعَمَ، اَلْبَغْیُ

جو گناہ نعمتوں کو تبدیل کر دیتے ہیں وہ بغاوت و سرکشی ہے،

وَ الذُّنُوْبُ الَّتِیْ تُوْرِثُ النَّدَمَ، اَلْقَتْلُ

جو گناہ ندامت و پشیمانی کا سبب ہوتے ہیں وہ قتل ہے،

وَ الَّتِیْ تَنْزِلُ النِّقَمَ، اَلظُّلْمُ

جو گناہ نزولِ عذاب کا سبب ہوتے ہیں وہ ظلم ہے،

وَ الَّتِیْ تَهْتِكُ السُّتُوْرَ، شُرْبُ الْخَمْرِ

جو گناہ پردہ دری کا ذریعہ ہوتے ہیں وہ شراب خوری ہے،

وَ الَّتِیْ تَحْبِسُ الرِّزْقَ، اَلزِّنَا

جو گناہ رزق کے تنگ ہونے کا موجب بنتے ہیں وہ زنا ہے،

وَ الَّتِیْ تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ، قَطِیْعَةُ الرَّحِمِ

جو گناہ جلد موت کا سبب بنتے ہیں وہ قطع رحمی ہے،

وَ الَّتِیْ تَرُدُّ الدَّعَاءَ وَ تَظْلِمُ الْهَوَا، عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ.

جو گناہ دعا کو واپس پلٹانے اور اس کے قبول نہ ہونے کا موجب ہوتے ہیں وہ والدین کی نافرمانی ہے۔

جن گناہوں کی سزا دنیا میں جلدی مل جاتی ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ثَلَاثَةٌ مِنَ الذُّنُوْبِ تُعَجَّلُ عُقُوْبَتُهَا وَلَا تُؤَخَّرُ اِلَى الْاٰخِرَةِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تین گناہ ایسے ہیں جن کی سزا دنیا میں ہی جلد مل جاتی ہے اور آخرت کے لئے مؤخر نہیں کی جاتی۔

عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ

والدین کی نافرمانی،

وَ الْبَغْيُ عَلَى النَّاسِ

لوگوں کے ساتھ سرکشی

وَ كُفْرُ الْاِحْسَانِ.

اور احسان فراموشی۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَمُوْتُ صَاحِبُهُنَّ حَتّٰى يَرٰى وَبَالَهُنَّ:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام: تین گناہ ایسے ہیں جن کا ارتکاب کرنے والے مرنے سے پہلے سزا پا لیتے ہیں۔

اَلْبَغْيُ

ظلم و سرکشی،

وَ قَطِيْعَةُ الرَّحِمِ

قطع رحمی

وَ الْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ.

اور جھوٹی قسم۔

گناہوں کا علاج

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَ دَوَاءُ الذُّنُوْبِ اَلْاِسْتِغْفَارُ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ہر بیماری کی دوا اور علاج ہے اور گناہوں کی دوا (توبہ و) استغفار ہے۔

کفارۂ گناہ

۱۔ دنیا میں گناہ کی سزا

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: مَا مِنَ الشِّیْعَةِ عَبْدٌ یُقَارِفُ اَمْرًا، نَهَیْنَا عَنْهُ فَیَمُوْتُ حَتّٰی یُبْتَلٰی بِبَلِیَّةٍ تُمَحَّصُ بِهَا ذُنُوْبُهٗ،

حضرت علی علیہ السلام: شیعوں میں جب کوئی بندہ ایسا گناہ کرتا ہے جس سے ہم نے اسے روکا ہوتا ہے تو اس وقت تک اسے موت نہیں آتی جب تک وہ کسی ایسی آزمائش میں مبتلا نہ ہو جائے جس سے اس کے گناہ صاف ہو جائیں.....

اِمَّا فِیْ مَالِهٖ

یہ آزمائش یا تو اس کے مال میں ہوتی ہے

وَ اِمَّا فِیْ وَلَدِهٖ

یا اولاد میں

وَ اِمَّا فِیْ نَفْسِهٖ

یا خود اس کی اپنی ذات میں۔

حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَا لَهٗ ذَنْبٌ

پس وہ خدا سے اس حالت میں ملاقات کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا

وَ اِنَّهٗ لَیَبْقٰی عَلَیْهِ الشَّیْءُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ فَیُشَدَّدُ بِهٖ عَلَیْهِ عِنْدَ مَوْتِهٖ.

اور اگر پھر بھی اس کے خلاف کوئی چیز رہ جائے تو مرتے وقت اس پر سختی کی جاتی ہے (جو اس کے گناہ کا کفارہ ہوتی ہے)۔

۲۔ بیماریاں

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلسَّقْمُ یَمْحُوا الذُّنُوْبَ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بیماری گناہ کو مٹا دیتی ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اِذَا ابْتَلَی اللّٰهُ عَبْدًا

حضرت امام علی علیہ السلام: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو

اَسْقَطَ عَنْهُ مِنَ الذُّنُوْبِ بِقَدْرِ عِلَّتِهٖ.

(بیماری میں) مبتلا کرتا ہے تو اس سے بیماری کی مقدار کے مطابق گناہ ساقط فرما دیتا ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: سَاعَاتُ الْوَجَعِ يُذْهِبْنَ سَاعَاتِ الْخَطَايَا.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: درد کی گھڑیاں گناہ کی گھڑیوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: حُمّٰى لَيْلَةٍ كَفَّارَةُ سَنَةٍ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ایک رات کا بخار ایک سال کے گناہ کا کفارہ ہوتا ہے۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَمَّا قَالَ لَهٗ رَجُلٌ، مَا الَّذِیْ يَمْحُوْا عَنِّی الْخَطَايَا؟ قَالَ: اَلدُّمُوْعُ وَ الْخُضُوْعُ وَ الْاَمْرَاضُ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جب آپ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا: کس چیز سے میری خطائیں معاف ہو سکتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آنسوؤں، خضوع و خشوع اور بیماریوں سے۔

۳۔ رنج والم

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اِنَّ الْهَمَّ يُذْهِبُ بِذُنُوْبِ الْمُسْلِمِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: رنج و غم مسلمانوں کے گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں۔

۴۔ نیکیاں

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ'' (سورہ ہود.....۱۱۴)

.....یقیناً نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں.....

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ يُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا'' (سورہ طلاق.....۵)

اور جو خدا سے ڈرتا رہے گا وہ اس کے گناہ اس سے دور کر دے گا اور اسے بڑا درجہ عطا فرمائے گا۔

۵۔ حُسنِ خُلُق

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اِنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ يُذِيْبُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا تُذِيْبُ الشَّمْسُ الْجَلِيْدَ، وَ اَنَّ سُوْءَ الْخُلُقِ لَيُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخِلُّ الْعَسَلَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: حُسنِ خُلق، خطاؤں کو ایسے پگھلا دیتا ہے جیسے سورج برف کو۔ اور بداخلاقی، اعمال کو اس طرح بگاڑ دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو۔

۶۔ مظلوم کی امداد

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ علیہ السلام: مِنْ كَفَّارَاتِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ، اِغَاثَةُ الْمَلْهُوْفِ، وَ التَّنْفِيْسُ عَنِ الْمَكْرُوْبِ.

حضرت امام علی علیہ السلام: بڑے بڑے گناہوں کے کفاروں میں، مظلوم کی امداد اور غمزدہ کی تکلیف کو دور کرنا ہے۔

۷۔ سجدوں کی کثرت

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَكْثِرِ السُّجُوْدَ فَاِنَّهٗ يُحِطُّ الذُّنُوْبَ كَمَا تُحِطُّ الرِّيْحُ وَرَقَ الشَّجَرَةِ.

حضرت امام صادق علیہ السلام: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کثرت سے سجدے کیا کرو کیونکہ اس طرح تمہارے گناہ ایسے جھڑیں گے جیسے ہوا سے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

۸۔ حج اور عمرہ

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ علیہ السلام: حَجُّ الْبَيْتِ وَ اعْتِمَارُهٗ فَاِنَّهُمَا يُنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَ يُرْحِضَانِ الذَّنْبَ.

حضرت علی علیہ السلام: حج بیت اللہ اور عمرہ (بجا لاؤ) کیونکہ یہ دونوں فقر کو دور کرتے اور گناہوں کو دھو ڈالتے ہیں۔

۹۔ محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود

اَلْاِمَامُ الرضا علیہ السلام: مَنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلٰى مَا يُكَفِّرُ بِهٖ ذُنُوْبَهٗ فَلْيُكْثِرْ مِنَ الصَّلَاةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ فَاِنَّهَا تَهْدِمُ الذُّنُوْبَ هَدْمًا.

حضرت امام علی رضا علیہ السلام: جو شخص ایسے اعمال نہ بجا لا سکتا ہو جن سے اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے تو اسے چاہئے کہ کثرت کے ساتھ محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیجا کرے کیونکہ اس طرح اس کے گناہوں کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔

گناہ سے بچنے کے طریقے

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اِنَّ صَلَةَ الرَّحِمِ وَ الْبِرِّ لَيُهَوِّنَانِ الْحِسَابَ وَ يَعْصِمَانِ مِنَ الذُّنُوْبِ.

حضرت علی علیہ السلام: صلہ رحمی اور نیکوکاری حساب کو آسان بنا دیتی ہے اور گناہوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اُذْكُرُوا انْقِطَاعَ اللَّذَّاتِ وَ بَقَاءَ التَّبِعَاتِ.

حضرت علی علیہ السلام: لذتوں کے ختم ہو جانے اور گناہوں کے باقی رہ جانے کو یاد رکھو (تو گناہوں سے بچ جاؤ گے)۔

گناہ کی دعوت دینے والی بدصفات

عَنْهُ علیہ السلام: اَلْحِرْصُ وَ الْكِبْرُ وَ الْحَسَدُ دَوَاعٍ اِلَى التَّقَحُّمِ فِى الذُّنُوْبِ.

حضرت علی علیہ السلام: حرص، تکبر اور حسد گناہوں کے ارتکاب کی دعوت دیتے ہیں۔

(میزان الحکمت اردو۔ جلد ۳ صفحہ ۸۳۹)

ماہِ مبارک رمضان کے ساتویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ	یابارِالٰہ!
اَعِنِّی فِیْہِ عَلٰی صِیَامِہٖ وَ قِیَامِہٖ	اس دن (اوراس ماہ) میں روزہ رکھنےاورنماز پڑھنے میں میری مدد فرما،
وَ جَنِّبْنِیْ فِیْہِ مِنْ ھَفَوَاتِہٖ وَ اٰثَامِہٖ	(خدایا)اس دن (اور اس ماہ) میں مجھے زبان کی لغزشوں اور گناہوں سے دور فرما،
وَ ارْزُقْنِیْ فِیْہِ ذِکْرَکَ بِدَوَامِہٖ	(خداوندا!) مجھے ہمیشہ اپنے ذکر اور یاد میں مشغول رہنے کی توفیق عنایت فرما
بِتَوْفِیْقِکَ یَا ھَادِیَ الْمُضِلِّیْنَ	اپنی توفیق سے اے گمراہوں کی رہنمائی و ہدایت کرنے والے

موضوعات اور عناوین

☆ نماز وروزہ بجالانے کیلئے خدا سے مدد طلب کرنا۔ ☆ زبان کی لغزشوں اور گناہوں سے دور رہنا۔

☆ ہمیشہ ذکر اور یاد الٰہی میں مشغول رہنا۔

زبان کی لغزشوں اور گناہوں سے دور رہنا

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْجَمَالُ فِیْ اللِّسَانِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: انسان کا حسن و جمال اور خوبصورتی زبان میں ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَللِّسَانُ مِیْزَانُ الْاِنْسَانِ.

حضرت علی علیہ السلام: زبان انسان کی قدر و منزلت معلوم کرنے کا ذریعہ ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام: تَکَلَّمُوْا تُعْرَفُوْا؛ فَاِنَّ الْمَرْءَ مَخْبُوْءٌ تَحْتَ لِسَانِہٖ.

حضرت علی علیہ السلام: بات کرو گے تو پہچانے جاؤ گے کیونکہ انسان کی حیثیت اور قدر و منزلت اس کی اپنی زبان کے اندر چھپی ہوئی ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام: لِسَانُکَ تَرْجُمَانُ عَقْلِکَ.

حضرت علی علیہ السلام: تیری زبان تیری عقل و فہم کی ترجمانی کرتی ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام: لِسَانُ الْعَاقِلِ وَرَاءَ قَلْبِہٖ، وَ قَلْبُ الْاَحْمَقِ وَرَاءَ لِسَانِہٖ.

حضرت علی علیہ السلام: عقلمند کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے جبکہ بے عقل اور احمق انسان کا دل اس کی زبان کے پیچھے ہوتا ہے (یعنی عقلمند انسان پہلے غور و فکر کرتا ہے پھر بات کرتا ہے جب کہ احمق انسان پہلے بات کرتا ہے پھر اس کے نفع و نقصان کے بارے میں سوچ و بچار کرتا ہے)۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: اِنّ هٰذَا اللِّسَانَ مِفْتَاحُ كُلِّ خَيْرٍ وَشَرٍّ، فَيَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَخْتِمَ عَلٰى لِسَانِهٖ كَمَا يَخْتِمُ عَلٰى ذَهَبِهٖ وفِضَّتِهٖ.

حضرت امام باقر علیہ السلام: یہ زبان ہر اچھائی اور برائی کی چابی ہے مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی زبان کو اس طرح محفوظ رکھے جس طرح وہ اپنے سونے اور چاندی کی حفاظت کرتا ہے۔

انسان کی سلامتی زبان کی حفاظت اور سلامتی میں ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: سَلَامَةُ الْاِنْسَانِ فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: انسان کی سلامتی زبان کی حفاظت میں ہے۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بَلَاءُ الْاِنْسَانِ مِنَ اللِّسَانِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: انسان کی مشکلات اس کی زبان کی وجہ سے ہیں۔

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ علیہ السلام: اَللِّسَانُ سَبُعٌ، اِنْ خُلِّيَ عَنْهُ عَقَرَ.

حضرت علی علیہ السلام: زبان ایک درندہ ہے اگر اسے آزاد چھوڑ دیا جائے تو کاٹ کھائے گا۔

(منتخب میزان الحکمت صفحہ ۴۵۴)

ہمیشہ ذکر اور یاد الٰہی میں مشغول رہنا

ذِکر (و یاد) الٰہی

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِکْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ'' (سورہ رعد.....۲۸)

جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ان کے دلوں کو یاد خدا سے تسلی ہوتی ہے، یاد رکھو کہ اللہ ہی کی یاد سے دلوں کو تسلی ہوا کرتی ہے۔

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ''

اے ایماندارو! تمہارے مال اور اولاد تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کریں اور جو ایسا کریں گے وہی لوگ گھاٹے میں رہیں گے۔ (سورہ منافقون.....۹)

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلذِّکْرُ لَذَّةُ الْمُحِبِّیْنَ.

حضرت علی علیہ السلام: ذکر خدا، (اللہ سے) محبت کرنے والوں کی لذت ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَلذِّکْرُ مُجَالِسَةُ الْمَحْبُوْبِ.

حضرت علی علیہ السلام: ذکر، محبوب کی ہم نشینی ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِنَّ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ اَنْ یَکُوْنَ نُطْقِیْ ذِکْرًا وَ صَمْتِیْ فِکْرًا وَ نَظَرِیْ عِبْرَةً.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میری گفتگو، (خدا کا) ذکر ہو، میری خاموشی، فکر ہو اور میری نگاہ عبرت ہو۔

ذکر، خصلت متقین ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: ذِکْرُ اللّٰہِ شَیْمَۃُ الْمُتَّقِیْنَ.

حضرت علی علیہ السلام: اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر، متقی افراد کی خصلت ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام: ذِکْرُ اللّٰہِ سَجِیَّۃُ کُلِّ مُحْسِنٍ وَ شَیْمَۃُ کُلِّ مُؤْمِنٍ.

حضرت علی علیہ السلام: اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر ہر نیکوکار کی صفت اور ہر مومن کی خصلت ہے۔

ذکر، اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل ہے۔

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ”..... وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ.....“

.....یقیناً اللہ کا ذکر سب سے بڑھ کر ہے..... (عنکبوت:۴۵)

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا تَخْتَارَنَّ عَلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ شَیْئًا فَاِنَّہٗ یَقُوْلُ: ”وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ“

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اللہ کے ذکر پر کسی اور چیز کو فضیلت نہ دو کیوں کہ وہ خود فرماتا ہے: ”اللہ کا ذکر سب سے بڑھ کر ہے۔“

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ”یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ۙ وَّ سَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا“

اے ایماندارو! خدا کی یاد، کثرت سے کیا کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح کیا کرو۔ (سورہ احزاب.....۴۱،۴۲)

کثرتِ ذکر کی وضاحت

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اِذَا ذَکَرَ الْعَبْدُ رَبَّہٗ فِی الْیَوْمِ مِأَۃَ مَرَّۃً کَانَ ذٰلِکَ کَثِیْرًا.

امام جعفر صادق علیہ السلام: جب بندہ اپنے رب کا روزانہ ایک سو مرتبہ ذکر کرتا ہے تو اس کا یہ ذکر، ذکرِ کثیر شمار ہوتا ہے۔

ذکر دائم

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلْمُؤْمِنُ دَائِمُ الذِّکْرِ، کَثِیْرُ الْفِکْرِ.

حضرت علی علیہ السلام: مومن ہمیشہ ذکر کرنے اور بہت زیادہ فکر کرنے والا ہوتا ہے۔

یاد خدا کرنے والا

عَنْہُ علیہ السلام : ذَاکِرُ اللّٰہِ مِنَ الْفَائِزِیْنَ.

حضرت علی علیہ السلام: اللہ کو یاد کرنے والا، کامیاب لوگوں میں سے ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام : مَنِ اشْتَغَلَ بِذِکْرِ اللّٰہِ طَیَّبَ اللّٰہُ ذِکْرَہٗ.

حضرت علی علیہ السلام: جو شخص خدا کی یاد میں مصروف رہتا ہے۔ خدا بھی اس کے ذکر کو پاک و پاکیزہ بنا دیتا ہے۔

اللہ کو یاد کرنے والا حالت نماز میں ہوتا ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا تَزَالُ مُصَلِّیًا قَانِتًا، ذَکَرْتَ اللّٰہَ قَائِمًا وَ قَاعِدًا اَوْ فِیْ سُوْقِکَ اَوْ فِیْ نَادِیْکَ اَوْ حَیْثُمَا کُنْتَ.

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جب تک تو اللہ کو یاد کرتا رہتا ہے، خواہ کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، بازار میں، یا محفل میں، یا جہاں بھی ہوتا ہے تو (اس کا ثواب ایسا ہے جیسا کہ تم) ہمیشہ نماز اور قنوت کی حالت ہو۔

اَلْاِمَامُ علی علیہ السلام: ذَاکِرُ اللّٰہِ مُجَالِسُہٗ.

حضرت علی علیہ السلام: اللہ کو یاد کرنے والا اس کا ہم نشیں ہوتا ہے۔

تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْالِیْ وَلَاتَکْفُرُوْنِ''(سورہ بقرہ.....۱۵۲)

پس تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا، میرا شکر ادا کرتے رہو، اور میری ناشکری نہ کرو۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: لَا یَذْکُرُنِیْ عَبْدٌ فِیْ نَفْسِہٖ اِلَّا ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ مِنْ مَلَائِکَتِیْ وَ لَا یَذْکُرُنِیْ فِیْ مَلَاءٍ اِلَّا ذَکَرْتُہٗ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی.

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: جو مومن مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے میں اسے ملائکہ کے بھرے مجمع میں یاد کرتا ہوں اور جو مجھے بھرے مجمع میں یاد کرتا ہے میں اسے رفیق اعلیٰ میں یاد کرتا ہوں۔

یاد الٰہی کے نتائج

ذکر، بہتری کی چابی ہے

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: مَنْ عَمَّرَ قَلْبَہٗ بِدَوَامِ الذِّکْرِ حَسُنَتْ اَفْعَالُہٗ فِی السِّرِّ وَ الْجَھْرِ.

حضرت علی علیہ السلام: جو شخص اپنے دل کو ہمیشہ یاد الٰہی سے آباد کیے رکھتا ہے، اس کے تمام افعال، ظاہر و باطن میں بہتر ہو جاتے ہیں۔

عَنْہُ علیہ السلام: مُدَاوَمَۃُ الذِّکْرِ قُوَّۃُ الْاَرْوَاحِ وَ مِفْتَاحُ الصَّلَاحِ.

حضرت علی علیہ السلام: دائمی یادِ الٰہی روح کی قوت اور بہتری کی چابی ہے۔

ذکر الٰہی دلوں کی حیات، نفوس کی قوت اور دلوں کا نور ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام: فِی الذِّکْرِ حَیَاۃُ الْقُلُوْبِ.

حضرت علی علیہ السلام: ذکر الٰہی میں دلوں کی حیات ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلذِّكْرُ نُوْرُ الْعُقُوْلِ وَ حَيَاةُ النُّفُوْسِ وَ جَلَاءُ الصُّدُوْرِ.

حضرت علی علیہ السلام: ذکر الٰہی عقلوں کا نور، نفوس کی زندگی اور سینوں کی جلا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : ذِكْرُ اللّٰهِ، قُوَّتُ النُّفُوْسِ وَ مُجَالِسَةُ الْمَحْبُوْبِ.

حضرت علی علیہ السلام: اللہ کا ذکر نفوس کی قوت اور محبوب (اللہ) سے ہم نشینی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : عَلَيْكَ بِذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ نُوْرُ الْقُلُوْبِ.

حضرت علی علیہ السلام: تمہارے لیے اللہ کی یاد ضروری ہے کیونکہ یہ دلوں کا نور ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلذِّكْرُ يُوْنِسُ اللُّبَّ وَ يُنِيْرُ الْقَلْبَ وَ يَسْتَنْزِلُ الرَّحْمَةَ.

حضرت علی علیہ السلام: ذکر عقل کا مونس، دلوں کو روشن کرنے والا اور رحمت کے نزول کو طلب کرتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : ذِكْرُ اللّٰهِ، تُسْتَنْجَحُ بِهِ الْاُمُوْرُ وَ تَسْتَنِيْرُ بِهِ السَّرَائِرُ.

حضرت علی علیہ السلام: یاد الٰہی کے ذریعہ، امور میں کامیابی حاصل کی جاتی ہے اور باطن کو روشن کیا جاتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : دَوَامُ الذِّكْرِ يُنِيْرُ الْقَلْبَ وَ الْفِكْرَ.

حضرت علی علیہ السلام: ہمیشہ یاد الٰہی میں رہنا، قلب و فکر کو نورانیت عطا کرتا ہے۔

ذکر الٰہی میں دلوں کی شفا ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ذِكْرُ اللّٰهِ، شِفَاءُ الْقُلُوْبِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اللہ کے ذکر میں دلوں کی شفا ہے۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عَلَيْكُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ شِفَاءٌ وَ اِيَّاكُمْ وَ ذِكْرُ النَّاسِ فَاِنَّهُ دَاءٌ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تم پر اللہ کا ذکر کرنا لازم ہے کیونکہ یہ شفا ہے اور لوگوں کے ذکر سے اجتناب ضروری ہے کیونکہ یہ بیماری ہے۔

ذکر الٰہی انس ومحبت کی چابی ہے

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلذِّکْرُ مِفْتَاحُ الْاُنْسِ.

حضرت علی علیہ السلام: ذکر الٰہی خدا کے انس ومحبت کی چابی ہے

عَنْہُ علیہ السلام : اَلذِّکْرُ یُوْنِسُ اللُّبَّ.....

حضرت علی علیہ السلام: ذکر الٰہی عقل کا مونس ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام : ذَاکِرُ اللّٰہِ مُوانِسُہٗ.

حضرت علی علیہ السلام: اللہ کو یاد کرنے والا اس کا مونس ہے۔

ذکر الٰہی شیطان کو بھگا دیتا ہے

عَنْہُ علیہ السلام : ذِکْرُ اللّٰہِ مَطْرَدَۃُ الشَّیْطٰنِ.

حضرت علی علیہ السلام: اللہ کا ذکر شیطان کو بھگا دیتا ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام : ذِکْرُ اللّٰہِ رَأْسُ مَالِ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَ رِبْحُہُ السَّلَامَۃُ مِنَ الشَّیْطٰنِ.

حضرت علی علیہ السلام: اللہ کا ذکر ہر مومن کی پونجی (اور سرمایہ) ہے جبکہ اس کا منافع شیطان (کے جال) سے سلامتی ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام : ذِکْرُ اللّٰہِ دَعَامَۃُ الْاِیْمَانِ وَ عِصْمَۃٌ مِنَ الشَّیْطٰنِ.

حضرت علی علیہ السلام: ذکر الٰہی ایمان کا ستون اور شیطان سے حفاظت ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام : مَنْ اَکْثَرَ ذِکْرَ اللّٰہِ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ.

حضرت علی علیہ السلام: جو شخص کثرت کے ساتھ خدا کا ذکر کرتا ہے وہ نفاق سے بری ہو جاتا ہے۔

ذکر الٰہی محبت کا پھل دیتا ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ اَکْثَرَ ذِکْرَ اللّٰہِ اَحَبَّہٗ.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو شخص کثرت کے ساتھ ذکر الٰہی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔

ذکر الٰہی سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِکْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ'' (سورہ رعد.....۶۸)

(وہ) ایسے لوگ ہیں جو ایمان قبول کر چکے ہیں اور ان کے دلوں کو خدا کی یاد سے تسلی ہوتی ہے اور یاد رکھو کہ خدا ہی کی یاد سے دلوں کو تسلی ہوا کرتی ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: ذِکْرُ اللّٰهِ جَلَاءُ الصُّدُوْرِ وَ طُمَأْنِیْنَةُ الْقُلُوْبِ.

حضرت علی علیہ السلام: خدا کی یاد میں سینوں کی جلا اور دلوں کا اطمینان ہے۔

ذکر الٰہی سے سینہ کشادہ ہوتا ہے

عَنْهُ علیہ السلام: اَلذِّکْرُ یَشْرَحُ الصَّدْرَ.

حضرت علی علیہ السلام: ذکر الٰہی، سینے کو کشادہ کرتا ہے۔

بازار میں داخل ہوتے وقت

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ ذَکَرَ اللّٰهَ فِی السُّوْقِ مُخْلِصًا، عِنْدَ غَفْلَةِ النَّاسِ وَ شُغْلِهِمْ بِمَا فِیْهِ، کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ حَسَنَةٍ وَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَغْفِرَةً لَمْ تَخْطُرْ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو شخص خلوص کے ساتھ بازار میں خدا کا ذکر کرے، جبکہ دوسرے لوگ اس سے غافل ہوں اور اپنے کاروبار میں مشغول ہوں۔ تو خداوند عالم اس کے لئے ایک ہزار نیکی لکھ دے گا اور قیامت کے دن اسے ایسی مغفرت عطا کرے گا، کہ کسی بشر کے دل میں جس کے متعلق خیال تک پیدا نہ ہوا ہوگا۔

غضب کے وقت اللہ کو یاد کرنا چاہئے

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی نَبِیٍّ مِنْ اَنْبِیَائِہٖ: یَابْنَ اٰدَمَ اُذْکُرْنِیْ عِنْدَ غَضَبِكَ اَذْکُرْكَ عِنْدَ غَضَبِیْ .....

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی: ''اے فرزند آدم! جب غصے میں ہو تو مجھے یاد کرو، میں اپنے غضب کے وقت تمہیں یاد کروں گا.....۔

خلوتوں اور لذتوں کے وقت خدا کو یاد کرنا

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: فِی التَّوْرَاۃِ مَکْتُوْبٌ ..... یَا مُوْسٰی اُذْکُرْنِیْ فِیْ خَلَوَاتِكَ وَ عِنْدَ سُرُوْرِ لَذَّاتِكَ اَذْکُرْكَ عِنْدَ غَفْلَاتِكَ.....

امام محمد باقر علیہ السلام: تورات میں لکھا ہوا ہے: ''اے موسیٰ تم مجھے خلوتوں میں اور لذتوں کے سرور میں یاد کرو، میں تمہیں تمہاری غفلتوں کے موقع پر یاد کروں گا۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: شِیْعَتُنَا الَّذِیْنَ اِذَا خَلَوْا ذَکَرُوْا اللّٰہَ کَثِیْرًا.

امام جعفر صادق علیہ السلام: ہمارے شیعہ وہ ہیں کہ جب وہ خلوت میں ہوتے ہیں تو خدا کو بہت یاد کرتے ہیں۔

عَنْہُ علیہ السلام: فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی: ''وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ'' ذِکْرُ اللّٰہِ عِنْدَ مَا اَحَلَّ وَ حَرَّمَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام: آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول ''وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ'' کے متعلق فرمایا: ''خدا کا ذکر کرو۔ ہر اس موقع پر جو اس نے حلال قرار دیا ہے یا حرام''۔

جن کو دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آجائے

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: خِیَارُکُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ اللّٰہَ.

حضرت رسول خدا ﷺ: تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جن کو دیکھنے سے خدا یاد آجائے۔

عَنْہُ ﷺ: خِیَارُکُمْ مَنْ ذَکَّرَکُمْ بِاللّٰہِ رُؤْیَتُہٗ، وَ زَادَ عِلْمَکُمْ مَنْطِقُہٗ، وَ رَغَّبَکُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَمَلُہٗ.

حضرت رسول خدا ﷺ: تم میں بہترین لوگ وہ ہیں، جن کو دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آجائے، جن کی باتیں تمہارے علم میں اضافہ کریں اور جن کے اعمال تمہیں آخرت کی طرف راغب کریں۔

مال اور اولاد تمہیں ذکر خدا سے غافل نہ کر دیں

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَ لَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ''

اے ایماندارو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ گھاٹے میں رہیں گے۔ (سورہ منافقون.....۹)۔

مانعات ذکر

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ ۚ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ''

شیطان تو بس یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کی بدولت تم میں باہمی دشمنی اور عداوت ڈلوا دے اور خدا کی یاد اور نماز سے باز رکھے۔ تو کیا تم اس سے باز آنے والے ہو۔ (سورہ مائدہ.....۹۱)

اَلْاِمَامُ عَلِیؑ: لَیْسَ فِی الْجَوَارِحِ اَقَلَّ شُکْرًا مِنَ الْعَیْنِ، فَلَا تُعْطُوْهَا سُؤْلَهَا فَتَشْغَلَکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ.

حضرت علیؑ: تمام اعضاء و جوارح میں آنکھ سے بڑھ کر کوئی عضو کم شکر کرنے والا نہیں ہے۔ لہٰذا تم اس کی تمام (خواہشات اور) ضرورتیں پوری نہ کرو ورنہ یہ تمہیں ذکر خدا سے غافل کر دے گی۔

عَنْهُؑ: لَیْسَ فِی الْمَعَاصِیْ اَشَدُّ مِنْ اِتْبَاعِ الشَّهْوَةِ فَلَا تُطِیْعُوْهَا فَتَشْغَلَکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ.

حضرت علیؑ: خواہشات نفسانی کی اطاعت سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں۔ لہٰذا نفس کی اطاعت نہ کرو ورنہ وہ تمہیں یاد خدا سے غافل کر دے گا۔

ذکر الٰہی سے روگردانی کے نتائج

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْکًا وَّ نَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی'' (سورہ طٰہٰ.....۱۲۴)

اور جس شخص نے میری یاد سے منہ موڑ لیا اس کی زندگی بہت تنگی میں بسر ہوگی اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا (بنا کے) اٹھائیں گے۔

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ مَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ'' (سورہ زخرف.....۳۶)

اور جو شخص اللہ کی یاد سے اندھا بنتا ہے ہم اس کے واسطے شیطان مقرر کر دیتے ہیں اور وہی ہر دم اس کا ساتھی ہوتا ہے۔

''فِیْمَا نَاجَی اللّٰهُ تَعَالٰی مُوْسٰی''..... یَا مُوْسٰی لَا تَنْسَنِیْ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَ لَا تَفْرَحْ بِکَثْرَةِ الْمَالِ، فَاِنَّ نِسْیَانِیْ یُقْسِی الْقُلُوْبَ

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی مناجات میں فرمایا:..... اے موسیٰ تم مجھے کسی بھی حالت میں فراموش نہ کرو، مال کی کثرت پر خوش نہ ہو جاؤ، کیونکہ مجھے فراموش کر دینے سے دل سنگین بن جاتے ہیں

وَ مَعَ كَثْرَةِ الْمَالِ كَثْرَةُ الذُّنُوْبِ. اور مال کی کثرت سے گناہ زیادہ ہوتے ہیں۔

ذکر خفی

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ''

اور اپنے پروردگار کو اپنے دل ہی دل میں گڑگڑا کے، ڈرڈر کے، بہت چیخ کے نہیں بلکہ دھیمی آواز سے صبح وشام یاد کیا کرو اور اس کی یاد سے بالکل غافل نہ ہو جاؤ۔ (سورہ اعراف.....۲۰۵)

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خَيْرُ الذِّكْرِ اَلْخَفِيُّ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بہترین ذکر، ذکر خفی ہے۔

ذکر کے مقامات

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُذْكَرِ اللّٰهُ فِيْهِ، مَثَلُ الْحَيِّ وَ الْمَيِّتِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس گھر میں خدا کا ذکر کیا جاتا ہے (اور جس میں ذکر نہیں کیا جاتا) اس کی مثال زندہ اور مردہ شخص جیسی ہے (یعنی جس گھر میں ذکر الٰہی ہوتا ہو وہ زندہ لوگوں کا گھر ہے اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہ ہوتا ہو وہ مردہ لوگوں کا گھر ہے)۔

اللہ کا ذکر سننے والا

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ علیہ السلام: سَامِعُ ذِكْرِ اللّٰهِ ذَاكِرٌ.

حضرت علی علیہ السلام: اللہ کا ذکر سننے والا (گویا) خود ذکر کرنے والا ہے۔

(میزان الحکمت اردو۔ جلد ۳۔ صفحہ ۷۶۷)

ماہِ مبارک رمضان کے آٹھویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	یاباراِلٰہ!
اُرْزُقْنِیْ فِيْهِ رَحْمَةَ الْاَيْتَامِ	مجھے اس دن (اور ماہ) میں یتیموں پر رحم اور شفقت کرنے کی توفیق عطا فرما،
وَ اِطْعَامَ الطَّعَامِ	(خدایا! مجھے) بھوکوں کو کھانا کھلانے کی توفیق عطا فرما،
وَ اِفْشَاءَ السَّلَامِ	(پروردگارا! مجھے) امن وسلامتی پھیلانے کا جذبہ عطا فرما،
وَ صُحْبَةَ الْكِرَامِ	(میرے مالک! مجھے) نیک لوگوں کی صحبت میں رہنے کی توفیق عنایت فرما،
بِطَوْلِكَ يَا مَلْجَاَ الْاٰمِلِيْنَ	اپنے فضل وکرم سے اے آرزومندوں کی پناہ گاہ۔

موضوعات اور عناوین

☆ یتیموں پر رحم اور شفقت کرنا۔

☆ بھوکوں کو کھانا کھلانا۔

☆ سلام کو عام کرنا۔

☆ نیک لوگوں کی صحبت اور ہمنشینی اختیار کرنا۔

یتیموں پر رحم اور شفقت کرنا

یتیموں کی سرپرستی

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ ۖ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنِ'' (سورۂ بقرہ.....۸۳)

اور (یاد کرو اس وقت کو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد و پیمان لیا کہ تم خدائے یگانہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے اور ماں باپ، ذی القربیٰ، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ نیکی کرو گے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ دَاراً یُقَالُ لَھَا: دَارُ الْفَرَحِ، لَایَدْخُلُھَا اِلَّا مَن فَرَّحَ یَتَامَی الْمُؤْمِنِیْنَ.

رسول اکرم ﷺ: جنت میں ایک ایسا گھر ہے جسے خوشی کا گھر کہا جاتا ہے اس گھر میں فقط وہ شخص داخل ہوگا جو مومنین کے یتیموں کو خوشحال رکھتا ہے۔

عَنْہُ ﷺ: لِرَجُلٍ یَشْکُوْ قَسْوَۃَ قَلْبِہٖ

رسول اکرم ﷺ: آپؐ سے ایک شخص نے قساوت قلب کی شکایت کی تو آپؐ نے اسے فرمایا:

اَتُحِبُّ اَنْ یَلِیْنَ قَلْبُکَ، وَتُدْرِکَ حَاجَتَکَ؟

آیا تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو اور تیری حاجت پوری ہو،

اِرْحَمِ الْیَتِیْمَ وَ امْسَحْ رَاْسَہٗ،

پھر تو یتیم پر رحم کر اور شفقت کا ہاتھ اس کے سر پر پھیر

وَ اَطْعِمْہُ مِنْ طَعَامِکَ،

اور اسنے اپنے کھانے سے کھانا کھلا۔

یَلِنْ قَلْبُكَ وَتُدْرِكْ حَاجَتَكَ.

تو تیرا دل نرم ہو جائے گا اور تیری حاجت بھی پوری ہوگی۔

یتیم کا مال کھانا

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا''

جو لوگ یتیموں کا مال ظلم و ستم سے کھاتے ہیں وہ صرف آگ کھا رہے ہیں اور بہت جلد جلانے والی آگ میں جلیں گے۔ (سورہ النساء.....۱۰)

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: شَرُّ الْمَآ کِلِ اَ کْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ ظُلْماً.

رسول اکرم ﷺ: کھانے کی چیزوں میں سے بدترین یہ ہے کہ کسی یتیم کا مال ظلم کے طور پر کھایا جائے۔

(منتخب میزان الحکمت صفحہ ۵۵۸)

بھوکوں کو کھانا کھلانا

.....

اللہ تعالیٰ کھانا کھلانے کو دوست رکھتا ہے

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَانُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُکُوْرًا'' (سورہ دہر.....۸،۹)

(ابرار اور اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جو) اس کی محبت میں محتاج، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو بس تم کو خالص خدا کے لئے کھلاتے ہیں۔ ہم نہ تم سے بدلہ کے خواستگار ہیں اور نہ شکر گزاری کے۔

اَلْاِمَامُ الباقرؑ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اِطْعَامَ الطَّعَامِ.

امام باقرؑ: یقیناً اللہ تعالیٰ کھانا کھلانے کو دوست رکھتا ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیؑ: اِذَا اَطْعَمْتَ فَاشْبَعْ

امام علیؑ: جب تم کسی کو کھانا کھلاؤ تو سیر کر کے کھلاؤ۔

ضرورت مندوں کو کھانا نہ کھلانے والے

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ'' (سورہ مدثر.....۴۴)

(ہمارے جہنمی ہونے کے اسباب میں سے ایک یہ ہے کہ) ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے۔

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''فَذٰلِكَ الَّذِیْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۙ وَ لَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ'' (سورہ ماعون.....۲،۳)

یہ (قیامت کو جھٹلانے والا شخص) وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور محتاجوں کو کھانا کھلانے کے لئے لوگوں کو آمادہ نہیں کرتا۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ بِیْ عَبْدٌ يَبِيْتُ شَبْعَانَ وَ اَخُوْهُ..... اَوْ قَالَ: جَارُهٗ..... اَلْمُسْلِمُ جَائِعٌ.

رسول اکرم ﷺ: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، وہ بندہ مجھ پر ایمان نہیں لایا جو خود تو کسی گھر میں سیر ہو کر رات بسر کرے اور اس کا مسلم بھائی (یا بروایتے اس کا ہمسایہ) بھوکا ہو۔

(میزان الحکمت اردو۔ جلد ۵ صفحہ ۷۸۳)

سلام کو عام کرنا

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلَامٌ''

(جنت میں) اہل جنت کا باہمی تحفہ سلام ہو گا۔ (سورہ یونس.....۱۰)

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اَلسَّلَامُ تَحِیَّةٌ لِمِلَّتِنَا وَ اَمَانٌ لِذِمَّتِنَا.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: سلام ہماری ملت کیلئے تحفہ اور ہمارے اہل ذمہ کیلئے امان ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِذَا تَلَاقَیْتُمْ فَتَلَاقُوْا بِالتَّسْلِیْمِ وَ التَّصَافُحِ وَ اِذَا تَفَرَّقْتُمْ فَتَفَرَّقُوْا بِالْاِسْتِغْفَارِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جب تم آپس میں ملاقات کرو تو سلام اور مصافحہ کے ساتھ ملو اور جب ایک دوسرے سے جدا ہو تو استغفار کے ساتھ ایک دوسرے سے الگ ہو۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ، بَذْلُ السَّلَامِ وَ حُسْنُ الْکَلَامِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مغفرت کے اسباب میں، سلام اور حسن کلام بھی شامل ہیں۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِنَّ اَبْخَلَ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بخیل ترین انسان وہ ہے جو سلام کے بارے میں بخل سے کام لیتا ہے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ

امام جعفر صادق علیہ السلام: پہلے سلام پھر کلام۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ اِطْعَامَ الطَّعَامِ وَ اِفْشَاءَ السَّلَامِ.

امام باقر علیہ السلام: اللہ تعالیٰ (دو چیزوں کو) پسند فرماتا ہے (ایک) کھانا کھلانا اور (دوسرے) سلام کو عام کرنا۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَفْشِ السَّلَامَ يَكْثُرُ خَيْرُ بَيْتِكَ.

رسول اکرم ﷺ: سلام کو خوب عام کرو کہ اس سے تمہارے گھر میں برکت زیادہ ہوگی۔

عَنْهُ ﷺ: اِنَّ السَّلَامَ اِسْمٌ مِنَ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَافْشُوْهُ بَيْنَكُمْ

رسول اکرم ﷺ: سلام، اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے لہٰذا اسے اپنے درمیان خوب عام کرو۔

سلام کے ساتھ ابتدا

عَنْهُ ﷺ: اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ.

رسول اکرم ﷺ: اللہ اور اس کے رسول کے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوتا ہے جو سلام سے ابتدا کرتا ہے۔

عَنْهُ ﷺ: اَلْبَادِیْ بِالسَّلَامِ بَرِیْءٌ مِنَ الْكِبَرِ.

رسول اکرم ﷺ: سلام کی ابتدا کرنے والے تکبر سے دور ہوتے ہیں۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ ؑ: اَلسَّلَامُ سَبْعُوْنَ حَسَنَةً، تِسْعَةٌ وَ سِتُّوْنَ لِلْمُبْتَدِیْ وَ وَاحِدَةٌ لِلرَّادِ.

حضرت علی ؑ: سلام کی ستر نیکیاں ہیں انہتر ابتدا کرنے والے کے لئے اور ایک جواب دینے والے کے لئے۔

گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرو

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً'' (سورنور.....۶۱)

پس جب تم گھروں میں جانے لگو تو (کم از کم) خود اپنے ہی اوپر سلام کر لیا کرو جو اللہ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ بَيْتَهُ، فَاِنْ كَانَ فِيهِ اَحَدٌ يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ، وَ اِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ اَحَدٌ فَلْيَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا، يَقُوْلُ اللّٰهُ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے ہی گھر میں داخل ہو، تو اگر وہاں کچھ لوگ موجود ہوں، تو ان پر سلام کرے اور اگر کوئی بھی موجود نہ ہو تو یوں کہے "اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا" (ہمارے رب کی طرف سے ہم پر سلام ہو) اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ (سورہ نور کی آیت ۶۱ میں) فرماتا ہے "کہ سلام، اللہ کی طرف سے پاک و پاکیزہ تحفہ ہے"

سلام کا جواب

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: "وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا"

(سورہ نساء.....۸۶)

اور جب تمہیں کسی طرح کوئی شخص سلام کرے تو تم بھی اس کے جواب میں اس سے بہتر طریقہ سے سلام کرو، یا وہی لفظ جواب میں کہہ دو۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلسَّلَامُ تَطَوُّعٌ وَ الرَّدُّ فَرِيْضَةٌ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: سلام کرنا مستحب (اور رضا کارانہ عبادت) ہے لیکن سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

سلام کے آداب

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خَمْسٌ لَا اَدَعُهُنَّ حَتّٰى الْمَمَاتِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ میں انہیں مرتے دم تک ترک نہیں کروں گا:

..... وَ التَّسْلِيْمُ عَلَى الصِّبْيَانِ لِتَكُوْنَ سُنَّةً مِنْ بَعْدِیْ.

.....(ان میں سے ایک) بچوں کو سلام کرنا ہے تا کہ میرے بعد یہ سنت برقرار رہے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى كَبِيْرٍ وَ الْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَ الْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: چھوٹا بڑے پر سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور کم تعداد کے لوگ زیادہ پر سلام کریں۔

(میزان الحکمت اردو۔ جلد۴ صفحہ ۸۷۸)

نیک لوگوں کی صحبت اور ہم نشینی اختیار کرنا

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ علیہ السلام: صُحْبَةُ الْاَشْرَارِ تَكْسِبُ الشَّرَّ كَالرِّيْحِ اِذَا مَرَّتْ بِالنَّتَنِ حَمَلَتْ نَتْنًا.

حضرت علی علیہ السلام: برے لوگوں کی صحبت برائیاں لے کر آتی ہے جس طرح جب ہوا بدبو کے اوپر سے گزرتی ہے تو اپنے ساتھ بدبو ہی کو لے کر آتی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: صُحْبَةُ الْاَحْمَقِ عَذَابُ الرُّوْحِ.

حضرت علی علیہ السلام: احمق کی ہم نشینی، روح کا عذاب ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: صُحْبَةُ الْوَلِيِّ اللَّبِيْبِ حَيَاةُ الرُّوْحِ.

حضرت علی علیہ السلام: عقلمند دوست کی ہم نشینی روح کی زندگی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: فِیْ كُلِّ صُحْبَةٍ اِخْتِيَارًا

حضرت علی علیہ السلام: ہر صحبت اور ہم نشینی میں کچھ نہ کچھ مل جاتا ہے (خیر یا شر)۔

عَنْهُ علیہ السلام : كُلَّمَا طَالَتِ الصُّحْبَةُ تَاَكَّدَتِ الْحُرْمَةُ

حضرت علی علیہ السلام: ہم نشینی جس قدر طولانی ہو گی حرمت واحترام اتنا ہی محکم ہوگا۔

عَنْهُ علیہ السلام : لَيْسَ شَيْءٌ اَدْعَى الْخَيْرِ وَ اَنْجٰى مِنْ شَرٍّ مِنْ صُحْبَةِ الْاَخْيَارِ

حضرت علی علیہ السلام: نیک لوگوں کی ہم نشینی سے بڑھ کر کوئی چیز ایسی نہیں جس میں اچھائی کی طرف دعوت ملتی ہو اور برائیوں سے نجات حاصل ہوتی ہو۔

(میزان الحکمت اردو جلد ۵ صفحہ ۴۱۸)

ہم نشین

عَنْهُ علیہ السلام: جِمَاعُ الشَّرِّ، مُقَارِنَةُ قَرِيْنِ السُّوْءِ.

حضرت علی علیہ السلام: برے ساتھی کا ساتھ تمام برائیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔

ہم نشین کی صفات

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: (قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ لِعِيْسٰى علیہ السلام) يَا رُوْحَ اللّٰهِ فَمَنْ نُجَالِسُ اِذًا؟ قَالَ: مَنْ يُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ رُؤْيَتُهٗ وَ يَزِيْدُ فِيْ عَمَلِكُمْ مَنْطِقُهٗ وَ يُرَغِّبُكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَمَلُهٗ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا: یا روح اللہ! اس وقت ہم کن لوگوں کے ساتھ بیٹھیں؟ فرمایا جن کی زیارت تمہیں یادِ خدا دلائے، جن کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جن کا عمل تمہیں آخرت کی طرف رغبت دلائے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: جَالِسِ الْحُلَمَاءَ تَزْدَدْ حِلْمًا.

حضرت علی علیہ السلام: بردبار لوگوں سے ہم نشینی رکھو۔ اس طرح تمہارا حلم بڑھے گا۔

عَنْهُ علیہ السلام : جَالِسِ الْحُكَمَاءَ يَكْمُلُ عَقْلُكَ وَ تَشْرُفُ نَفْسُكَ وَ يَنْتَفِ عَنْكَ جَهْلِكَ.

حضرت علی علیہ السلام: حکماء کی ہم نشینی اختیار کرو کیونکہ اس طرح تمہاری عقل کامل ہو گی، تمہارا نفس شریف بنے گا اور تمہاری جہالت دور ہو گی۔

عَنْهُ علیہ السلام : جَالِسِ الْعُلَمَاءَ تَسْعَدْ.

حضرت علی علیہ السلام: علماء کی خدمت میں حاضری دیا کرو کہ سعادت مند بنو گے۔

رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : جَالِسِ الْاَبْرَارَ، فَاِنَّكَ اِنْ فَعَلْتَ خَيْرًا حَمَدُوْكَ وَ اِنْ اَخْطَأْتَ لَمْ يُعَنِّفُوْكَ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرو کیونکہ اس طرح اگر تم نے اچھے کام کئے تو وہ تمہاری تعریف کریں گے اور اگر غلطی کے مرتکب ہوئے تو تمہیں اپنے سے دور نہیں بھگائیں گے (بلکہ تمہاری اصلاح کریں گے)۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: جَالِسِ الْفُقَرَاءَ تَزْدَدْ شُكْرًا.

حضرت علی علیہ السلام: فقراء کے ساتھ بیٹھا کرو کہ اس طرح سے تمہارا شکر بڑھے گا۔

عَنْهُ علیہ السلام : جَالِسْ اَهْلَ الْوَرْعِ وَ الْحِكْمَةِ، وَ اَكْثِرْ مُنَاقَشَتَهُمْ، فَاِنَّكَ اِنْ كُنْتَ جَاهِلًا، عَلَّمُوْكَ، وَ اِنْ كُنْتَ عَالِمًا اِزْدَادُوْا عِلْمًا.

حضرت علی علیہ السلام: صاحبان تقویٰ و حکمت کے ساتھ ہم نشینی رکھو اور ان سے (علمی) گفتگو جاری رکھو کیونکہ اگر تم جاہل ہو گے تو وہ تمہیں علم سکھائیں گے اور اگر عالم ہو گے تو وہ تمہارے علم میں اضافہ کریں گے۔

ایسے لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھا کرو

عَنْهُ علیہ السلام : مُجَالِسَةُ اَهْلِ الْهَوٰى مِنْسَأَةٌ لِلْاِيْمَانِ وَ مَحْضَرَةٌ لِلشَّيْطَانِ.

حضرت علی علیہ السلام: ہوس پرستوں کی ہم نشینی، ایمان کو بھلا دیتی ہے اور شیطان کو حاضر کر دیتی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : لَا يَأْمَنُ مَجَالِسُ الْاَشْرَارِ غَوَائِلَ الْبَلَاءِ.

حضرت علی علیہ السلام: شریر لوگوں کی مجلسیں بلا کی مصیبتوں سے محفوظ نہیں ہوتیں۔

عَنْهُ علیہ السلام : جَانِبُوْا الْاَشْرَارَ وَ جَالِسُوْا الْاَخْيَارَ.

حضرت علی علیہ السلام: شریروں سے کنارہ کشی کرو اور شریفوں کے ساتھ ہم نشینی رکھو۔

(میزان الحکمت اردو جلد ۲ صفحہ ۱۱۲)

ماہِ مبارک رمضان کے نویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	یاباِرالٰہ!
اِجْعَلْ لِّیْ فِيْهِ نَصِيْبًا مِّنْ رَّحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ	آج کے دن (اوراس ماہ) میں میرے لئے اپنی رحمتِ واسعہ میں سے حصہ قرار دے،
وَ اهْدِنِیْ فِيْهِ لِبَرَاهِيْنِكَ السَّاطِعَةِ	(پروردگارا!) مجھے آج کے دن (اوراس ماہ) میں اپنے روشن ومنور دلائل کی طرف ہدایت فرما،
وَ خُذْ بِنَاصِيَتِیْ اِلٰی مَرْضَاتِكَ الْجَامِعَةِ	اور مجھے اپنی خوشنودی ورضا کی طرف۔ جو تمام خوبیوں اور نیکیوں کا مرکز ہے۔ ہدایت فرما۔
بِمَحَبَّتِكَ يَا اَمَلَ الْمُشْتَاقِيْنَ	اپنی محبت کے صدقے، اے شوق رکھنے والوں کی امید کے مرکز۔

موضوعات اور عناوین

☆ خدا کی رحمت واسعہ کا حصول۔ ☆ روشن دلائل کی طرف رہنمائی۔

☆ خوشنودیٔ خدا کی طرف رہنمائی کی درخواست۔

خدا کی رحمت واسعہ کا حصول

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''فَانْظُرْ اِلٰی اٰثَارِ رَحْمَتِ اللّٰہِ کَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا''

پس خدا کی رحمت کے آثار کی طرف دیکھو وہ کیونکر زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے۔(سورہ روم.....۵۰)

رحمت خدا کی وسعت

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ.....''(سورہ اعراف.....۵۶)

اور میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے

رحمت الٰہی کے اسباب

۱۔نیکی اور احسان

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ''

یقیناً نیکی کرنے والوں سے اللہ کی رحمت قریب ہے۔(سورہ اعراف.....:۵۶)

۲۔اللہ پر ایمان

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَاعْتَصَمُوْا بِہٖ فَسَیُدْخِلُھُمْ فِیْ رَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَ فَضْلٍ''(سورہ نساء.....۱۷۵)

پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اسی سے وابستہ رہے تو اللہ بھی انہیں عنقریب اپنی رحمت اور فضل میں پہنچا دے گا۔

۳۔صبر

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''.....وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ.....''

اور ایسے صبر کرنے والوں کو خوش خبری دے دو کہ جب ان پر کوئی مصیبت آ پڑی تو وہ فوراً بول اٹھے کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی طرف سے صلوٰات اور رحمتیں ہیں۔(سورہ بقرہ.....۱۵۵تا۱۵۷)

۴۔اطاعت خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ''

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔(سورہ آلِ عمران.....۱۳۲)

۵۔قرآن پر عمل کرنا

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ''(سورہ انعام.....۱۵۵)

اور یہ کتاب (قرآن مجید) جسکو ہم نے نازل کیا ہے برکت والی کتاب ہے۔تو تم لوگ اسی کی پیروی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

۶۔نماز،زکوٰۃ،اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ''

اور نماز پابندی سے ادا کرو،زکوٰۃ دیا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔(سورہ نور.....۵۶)

۷۔استغفار

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ''(سورہ نمل.....۴۶)

تم لوگ اللہ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

۸۔ذکر خدا

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: بِذِکْرِ اللّٰہِ تُسْتَنْزَلُ الرَّحْمَةُ.

حضرت علی علیہ السلام: ذکر خدا ہی سے اس کی رحمت کے نزول کو طلب کیا جاسکتا ہے۔

۹۔عفو

عَنْہُ علیہ السلام : بِالْعَفْوِ تُنْزِلُ الرَّحْمَةَ.

حضرت علی علیہ السلام: عفو و بخشش کے ذریعے رحمتِ خدا نازل ہوتی ہے۔

۱۰۔دوسروں پر رحم کرنا

عَنْہُ علیہ السلام : بِبَذْلِ الرَّحْمَةِ تُسْتَنْزَلُ الرَّحْمَةُ.

حضرت علی علیہ السلام: رحم وکرم بجالانے سے ہی رحمت کے نزول کو طلب کیا جاسکتا ہے۔

۱۱۔کمزور لوگوں پر رحم کرنا

عَنْہُ علیہ السلام : ..... رَحْمَةُ الضُّعَفَاءِ تَسْتَنْزِلُ الرَّحْمَةَ.

حضرت علی علیہ السلام: کمزوروں پر رحم وکرم کرنے سے رحمت کے نازل ہونے کو طلب کیا جا سکتا ہے۔

رحمت کے موانع

عَنْهُ علیہ السلام : مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ مَنَعَهُ اللّٰهُ رَحْمَتَهُ.

حضرت علی علیہ السلام: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے رحمت کو روک لیتا ہے۔

اللہ ایسے لوگوں پر رحم فرمائے

عَنْهُ علیہ السلام : رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءً عَرِفَ قَدْرَهُ وَ لَمْ يَتَعَدَّ طَوْرَهُ.

حضرت علی علیہ السلام: اللہ اس شخص پر رحم کرے جو اپنی قدر و منزلت کو پہچانتا ہے اور حد سے تجاوز نہیں کرتا۔

عَنْهُ علیہ السلام : رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا رَاقَبَ ذَنْبَهُ وَ خَافَ رَبَّهُ.

حضرت علی علیہ السلام: اللہ اس بندے پر رحم فرمائے جو اپنے گناہوں کا خیال رکھتا ہے اور اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءً، اِتَّعَظَ، وَ ازْدَجَرَ، وَ انْتَفَعَ بِالْعِبَرِ.

حضرت علی علیہ السلام: اللہ اس شخص پر رحم کرے، جو نصیحت حاصل کرے، گناہوں سے ہاتھ روک لے، اور عبرتوں سے فائدہ اٹھائے۔

(میزان الحکمت اردو۔ جلد ۴ صفحہ ۱۴۶)

ماہِ مبارک رمضان کے دسویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	یابارِالٰہ!
اِجْعَلْنِیْ فِیْهِ مِنَ الْمُتَوَكِّلِيْنَ عَلَيْكَ	تو مجھے اس دن (اور ماہ) میں اپنی ذات پر توکل (وبھروسہ) کرنیوالوں میں سے قرار دے،
وَ اجْعَلْنِیْ فِیْهِ مِنَ الْفَآئِزِيْنَ لَدَيْكَ	(خدایا!) مجھے اس دن (اور ماہ) میں اپنے نزدیک کامیاب لوگوں میں سے قرار دے
وَ اجْعَلْنِیْ فِیْهِ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ اِلَيْكَ	(پروردگارا!) مجھے اس دن (اور ماہ) میں اپنے مقرب بندوں میں سے قرار دے
بِاِحْسَانِكَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِيْنَ	اپنے احسان سے اے طلب گاروں کے مقصد آخر

موضوعات اور عناوین

☆ خدا پر توکل وبھروسہ کرنا۔ ☆ کامیابی کی درخواست۔

☆ مقرب بندوں میں سے ہونا۔

خداپرتوکل وبھروسہ کرنا

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ؟ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ'' (سورۂ آل عمران.....۱۵۹)۔

رحمت الٰہی کے سبب تم ان کے سامنے نرم (اور مہربان ہو) اور اگر تم سخت خو ہوتے تو وہ تم سے دور ہو جاتے لہٰذا انہیں معاف کر دو اور ان کے لئے مغفرت طلب کرو اور کاموں میں ان سے مشورہ کیا کرو لیکن مصمم ارادہ کر لو تو (پھر ڈٹ جاؤ اور) خداپر توکل کرو کیونکہ خدا توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلْاِیْمَانُ لَهُ اَرْكَانٌ اَرْبَعَةٌ:

حضرت علی علیہ السلام: ایمان کے چار رکن ہیں:

اَلتَّوَكُّلُ عَلَى اللّٰهِ،

وَتَفْوِيْضُ الْاَمْرِ اِلَى اللّٰهِ،

وَ الرِّضَا بِقَضَاءِ اللّٰهِ،

وَ التَّسْلِيْمُ لِاَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ۔

۱۔خداپرتوکل (اور بھروسہ) کرنا

۲۔اپنے کاموں کو اللہ کے سپرد کرنا

۳۔قضاءِ الٰہی پر راضی ہونا

۴۔فرمان خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا

عَنْهُ علیہ السلام: اَلتَّوَكُّلُ عَلَى اللّٰهِ نَجَاةٌ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ، وَ حِرْزٌ مِنْ كُلِّ عَدُوٍّ.

حضرت علی علیہ السلام: اللہ پر توکل کرنا، ہر برائی سے نجات اور ہر قسم کے دشمن سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے۔

توکل کا نتیجہ اور فائدہ

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا'' (سورۂ طلاق.....۳)

اور جو شخص اللہ پر توکل کرے تو اللہ اس کے امر کی کفایت کرتا ہے۔ اللہ اپنے امر کو انجام تک پہنچا کر رہتا ہے۔ لیکن اللہ نے ہر چیز کے لئے اندازہ مقرر کر دیا ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أحَبَّ اَنْ یَکُوْنَ اَقْوَی النَّاسِ فَلْیَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی.

رسول اکرم ﷺ: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ لوگوں میں قدرتمند ترین ہو تو وہ اللہ پر توکل کرے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: مَنَ تَوَکَّلَ عَلَی اللّٰهِ ذَلَّتْ لَهُ الصِّعَابُ، وَتَسَهَّلَتْ عَلَیْهِ الْاَسْبَابُ.

حضرت علی علیہ السلام: جو شخص اللہ پر توکل کرے تو اس کی مشکلات آسان اور اسباب فراہم ہو جائیں گے۔

(منتخب میزان الحکمت صفحہ ۵۴۸)

ماہِ مبارک رمضان کے گیارہویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ	یاباریِ الٰہ!
حَبِّبْ اِلَیَّ فِیْہِ الْاِحْسَانَ	میرے لئے اس دن (اور ماہ) میں احسان اور نیکی کو محبوب بنادے،
وَ کَرِّہْ اِلَیَّ فِیْہِ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْیَانَ	(خدایا!) مجھے اس دن (اور ماہ) میں فسق و فجور اور گناہوں سے متنفر کردے،
وَ حَرِّمْ عَلَیَّ فِیْہِ السَّخَطَ وَ النِّیْرَانَ	(پروردگارا!) مجھ پر اس دن (اور ماہ) میں اپنی ناراضگی اور آتش جہنم کو حرام کردے
بِعَوْنِکَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ	اپنی اعانت و مدد سے، اے فریادیوں کے فریادرس!

موضوعات اور عناوین

☆ احسان اور نیکی کو دوست رکھنا۔ ☆ فسق و فجور اور گناہوں سے تنفر و دوری۔

☆ غضب الٰہی اور جہنم کی آگ سے محفوظ ہونا۔

احسان اور نیکی کو دوست رکھنا

ا۔احسان (نیکی)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ اَحْسِنْ کَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ''

اور جس طرح خدا نے تمہارے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اوروں کے ساتھ احسان کر.....(سورہ القصص.....۷۷)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ اَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ''

اور نیکی کرو، بیشک خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔(سورہ بقرہ.....۹۰)

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: زِیْنَةُ الْعِلْمِ اَلْاِحْسَانُ۔

رسول اکرم ﷺ: احسان (نیکی کرنا) علم کی زینت ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلْاِحْسَانُ مَحَبَّةٌ۔

حضرت علی علیہ السلام: نیکی کرنا محبت ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَلْاِحْسَانُ غُنْمٌ۔

حضرت علی علیہ السلام: احسان (نیکی کرنا) غنیمت ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: عَلَیْكَ بِالْاِحْسَانِ فَاِنَّهٗ اَفْضَلُ زَرَاعَةٍ وَ اَرْبَحُ بِضَاعَةٍ۔

حضرت علی علیہ السلام: تم پر لازم ہے کہ احسان کرو کیونکہ وہ افضل کھیتی اور نفع آور پونجی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: بِالْاِحْسَانِ تُغْمَدُ الذُّنُوْبُ۔

حضرت علی علیہ السلام: احسان و نیکی کے ذریعہ گناہوں کو ڈھانپ لیا جاتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: رَأْسُ الْاِیْمَانِ اَلْاِحْسَانُ اِلَی النَّاسِ.

حضرت علی علیہ السلام: افضل ایمان، لوگوں کے ساتھ احسان کرنا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : نِعْمَ زَادُ الْمَعَادِ، اَلْاِحْسَانُ اِلَى الْعِبَادِ۔

حضرت علی علیہ السلام: معاد (آخرت) کا بہترین زادِ راہ بندگان خدا پر احسان کرنا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : زَكٰوةُ الظَّفَرِ اَلْاِحْسَانُ۔

حضرت علی علیہ السلام: کامیابی اور فتح کی زکوٰۃ، احسان ہے۔

۲۔ احسان اور محبت

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْاِحْسَانُ، اَلْمَحَبَّةُ۔

حضرت علی علیہ السلام: احسان محبت ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : سَبَبُ الْمَحَبَّةِ اَلْاِحْسَانُ۔

حضرت علی علیہ السلام: محبت کا سبب احسان ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : مَنْ كَثُرَ اِحْسَانُهٗ كَثُرَ خَدَمُهٗ وَ اَعْوَانُهٗ۔

حضرت علی علیہ السلام: جسکے احسان زیادہ ہوتے ہیں اسکے خدمت گار اور معاون بھی زیادہ ہوتے ہیں۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْاِحْسَانُ يَسْتَرِقُّ الْاِنْسَانَ۔

حضرت علی علیہ السلام: احسان، انسان کو غلام بنالیتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : بِالْاِحْسَانِ تُمْلَكُ الْقُلُوْبُ۔

حضرت علی علیہ السلام: احسان کے ذریعہ دلوں پر حکومت کی جاسکتی ہے۔

۳۔ برائی کرنے والے کے ساتھ تعاون

عَنْهُ علیہ السلام : اَحْسِنْ اِلَى الْمُسِيْءِ تَمْلِكْهُ۔

حضرت علی علیہ السلام: برائی کرنے والے کے ساتھ احسان کرو کہ تم اس کے مالک بن جاؤ گے۔

۴۔ محسن (نیکوکار)

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْمُحْسِنُ حَيٌّ وَ اِنْ نَقَلَ اِلٰى مَنَازِلِ الْاَمْوَاتِ۔

حضرت علی علیہ السلام: محسن (نیکی کرنے والا) زندہ ہوتا ہے خواہ وہ مردوں کی منزل میں منتقل ہوجائے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْمُحْسِنُ مَنْ عَمَّ النَّاسَ بِالْاِحْسَانِ۔

حضرت علی علیہ السلام: محسن وہ ہوتا ہے جس کا لوگوں پر احسان، عام ہو۔

۵۔ محسن خود مکرم ہے

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ وَ اِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا''

اگر نیکی کرو گے تو اپنے آپ سے بھلائی کرو گے اور اگر بدی کرو گے تو بھی اپنے آپ ہی سے کرو گے۔ (سورہ بنی اسرائیل.....۷)

اَلْاِمَامُ عَلِی علیہ السلام: اِنَّكَ اِنْ اَحْسَنْتَ فَنَفْسَكَ تُكْرِمُ، وَ اِلَيْهَا تُحْسِنُ، اِنَّكَ اِنْ اَسَأْتَ فَنَفْسَكَ تَمْتَهِنُ وَ اِيَّاهَا تَغْبِنُ.

حضرت علی علیہ السلام: اگر نیکی کرو گے تو اپنی عزت کرو گے اور اپنے ساتھ ہی احسان کرو گے اور اگر برائی کرو گے تو اپنی رسوائی کرو گے اور خود اپنے آپ کو نقصان پہنچاؤ گے۔

۶۔ دنیا میں احسان کے ثمرات

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ؟ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ''

(سورہ النحل.....۳۰)

جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی (ہی بھلائی) ہے اور آخرت کا گھر تو ان کے لئے اچھا ہی ہے۔

(میزان الحکمت جلد۲ صفحہ۶۹۳)

ماہ مبارک رمضان کے بارہویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	یابارِالٰہ!
زَيِّنِّیْ فِيْهِ بِالسَّتْرِ وَ الْعَفَافِ	مجھے اس دن (اور ماہ) میں پردہ داری اور عفت و پاکدامنی سے مزین اور آراستہ کر دے
وَ اسْتُرْنِیْ فِيْهِ بِلِبَاسِ الْقُنُوْعِ وَ الْكَفَافِ	(خدایا!) مجھے اس دن (اور ماہ) میں لباس قناعت اور کفایت شعاری سے چھپادے
وَ احْمِلْنِیْ فِيْهِ عَلَى الْعَدْلِ وَ الْاِنْصَافِ	(بارالٰہا!) مجھے اس دن (اور ماہ) میں عدل و انصاف پر آمادہ فرما
وَ آمِنِّیْ فِيْهِ مِنْ كُلِّ مَا اَخَافُ	(پروردگارا!) مجھے اس دن (اور ماہ) میں ہر اس چیز سے جس سے میں خوف کھاتا ہوں حفظ وامان عطا فرما،
بِعِصْمَتِكَ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِيْنَ	اپنی محافظت واعانت کے ذریعے سے اے ڈرنے والوں کے محافظ۔

موضوعات اور عناوین

☆ عفت و پاکدامنی سے مزیّن ہونا۔
☆ قناعت اور کفایت شعاری کو اپنانا۔
☆ عدل و انصاف قائم کرنا۔
☆ امنیّت کے ساتھ زندگی گزارنا۔

عفت و پاکدامنی سے مزین ہونا

عفت و پاکدامنی کی فضیلت

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ لْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِکَاحًا حَتّٰی یُغْنِیَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ''

اور جو لوگ نکاح کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ وہ پاکدامنی اختیار کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل و کرم سے مالدار بنادے۔ (سورۂ نور.....۶۰)

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: کَانَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ یَقُوْلُ: اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اَلْعَفَافُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام: حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: ''افضل ترین عبادت پاکدامنی ہے۔''

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلْعِفَةُ رَأْسُ کُلِّ خَیْرٍ.

حضرت علی علیہ السلام: پاکدامنی، ہر اچھائی کی بنیاد ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَلْعَفَافُ اَفْضَلُ شَیْمَةٍ.

حضرت علی علیہ السلام: پاکدامنی، بہترین خصلت ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَلْعَفَافُ یَصُوْنُ النُّفُوْسَ وَ یُنَزِّهُهَا عَنِ الدَّنَایَا.

حضرت علی علیہ السلام: پاکدامنی، نفس کو (ہر برائی سے) محفوظ رکھتی ہے اور اسے پست باتوں سے منزہ و مبرّا کیے رہتی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْعَفَافُ زَهَادَةٌ.

حضرت علی علیہ السلام: پاکدامنی، زہد ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : عَلَيْكَ بِالْعَفَافِ فَاِنَّهٗ اَفْضَلُ شِيَمِ الْاَشْرَافِ.

حضرت علی علیہ السلام: آپ پر پاکدامنی اختیار کرنا لازم ہے کیونکہ یہ شرفاء کی افضل خصلت ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : زَكَاةُ الْجَمَالِ اَلْعَفَافُ.

حضرت علی علیہ السلام: حسن و جمال کی زکوٰۃ، پاکدامنی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : عَلَيْكَ بِالْعَفَافِ فَاِنَّهَا نِعْمَ الْقَرِيْنُ.

حضرت علی علیہ السلام: پاکدامنی اختیار کرو کہ یہ بہترین ساتھی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : عِفُّوْا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفَّ نِسَائُكُمْ.

حضرت علی علیہ السلام: دوسروں کی خواتین کی طرف پاکدامن رہو کہ اس سے تمہاری خواتین پاکدامن رہیں گی۔

جیسا کرو گے اسی طرح سزا ملے گی

كَانَتْ اِمْرَأَةٌ عَلٰى عَهْدِ دَاوٗدَ علیہ السلام يَاتِيْهَا رَجُلٌ يَسْتَكْرِهُهَا عَلٰى نَفْسِهَا.

حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں ایک عورت تھی جس کے پاس ایک غیر مرد آیا کرتا تھا جسے اس کا آنا پسند نہیں تھا۔

فَاَلْقَى اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيْ قَلْبِهَا فَقَالَتْ لَهٗ اِنَّكَ لَا يَاتِيْنِيْ مَرَّةً اِلَّا وَ عِنْدَ اَهْلِكَ مَنْ يَاْتِيْهِمْ.

اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اس سے کہے کہ جب بھی تم میرے پاس آتے ہو تو تمہاری بیوی کے پاس بھی کوئی اور شخص آجاتا ہے۔

فَذَهَبَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَوَجَدَ عِنْدَ اَهْلِهٖ رَجُلًا

پس وہ اپنی بیوی کے پاس چلا گیا تو وہاں پر ایک

فَأَتٰی بِهٖ دَاوٗدَ علیہ السلام.

غیر مرد کو اپنی بیوی کے پاس پایا جسے وہ حضرت داوٗد علیہ السلام کے پاس لے آیا۔

فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ أَتٰی اِلَیَّ مَا یُؤْتَ اِلٰی أَحَدٍ.

اور کہا یا نبی اللہ! اس نے میرے ساتھ وہ کام کیا ہے جو کوئی کسی کے ساتھ نہیں کرتا۔

قَالَ: وَ مَا ذَاكَ؟

آپ نے اس سے پوچھا: ''اس نے کیا کیا ہے؟''

قَالَ وَجَدْتُ هٰذَا الرَّجُلَ عِنْدَ اَهْلِیْ.

اس نے کہا: ''میں نے اس شخص کو اپنی بیوی کے پاس دیکھا ہے''۔

فَاَوْحَی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی دَاوٗدَ علیہ السلام.

اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی:

قُلْ لَهٗ كَمَا تُدِیْنُ تُدَانُ.

''اے داوٗد! اس شخص سے کہہ دیجئے جیسا کرو اسی طرح سزا ملے گی''

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: كَانَ یَدْعُوْا، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَ التُّقٰی وَ الْعَفَافَ وَ الْغِنٰی.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : خدا سے دعا مانگا کرتے تھے: ''بار الٰہا! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور تونگری کی درخواست کرتا ہوں۔''

بطن و شرمگاہ کی پاکیزگی

اَلْقُرْآنُ الْكَرِیْمُ: ''وَ الْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ'' (سورہ الاحزاب.....۳۵)

اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں.....

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ'' (سورہ المعارج.....۲۹)

اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَحَبُّ الْعَفَافَ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی عِفَّةُ الْبَطْنِ وَ الْفَرَجِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین پاکدامنی پیٹ اور شرمگاہ کی حفاظت ہے۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: مَا عُبِدَاللّٰهُ بِشَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَ فَرَجٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام: بطن اور شرمگاہ کی حفاظت سے افضل، اللہ تعالیٰ کی اور کوئی عبادت نہیں۔

پاک دامنی کی اصل اور بنیاد

اَلْاِمَامُ عَلِی علیہ السلام: اَصْلُ الْعَفَافِ، اَلْقَنَاعَةُ وَ ثَمَرَتُهَا، قِلَّةُ الْحُزْنِ.

حضرت علی علیہ السلام: پاکدامنی کی اصل اور بنیاد، قناعت ہے اور اس کا پھل اور نتیجہ رنج و غم میں کمی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: قَدْرُ الرَّجُلِ عَلٰی قَدْرِ هِمَّتِهٖ..... وَ عِفَّتُهٗ عَلٰی قَدْرِ غَیْرَتِهٖ.

حضرت علی علیہ السلام: انسان کی جتنی ہمت ہو، اتنی ہی اس کی قدر و قیمت ہے.....اور جتنی غیرت ہوگی اتنی ہی پاک دامنی ہوگی۔

پاکدامنی کا نتیجہ

عَنْهُ علیہ السلام: اَلْعِفَّةُ تُضَعِّفُ الشَّهْوَةَ.

حضرت علی علیہ السلام: پاکدامنی شہوت کو کم کرتی ہے (یعنی کنٹرول میں رکھتی ہے)۔

عَنْهُ علیہ السلام: ثَمَرَةُ الْعِفَّةِ اَلْقَنَاعَةُ.

حضرت علی علیہ السلام: پاکدامنی کا ثمرہ قناعت ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: ثَمَرَةُ الْعِفَّةِ اَلصِّیَانَةُ.

حضرت علی علیہ السلام: پاکدامنی کا نتیجہ، خود حفاظتی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : مَنْ عَفَّ خَفَّ وِزْرُهٗ وَ عَظُمَ عِنْدَاللّٰهِ قَدْرَهٗ.

حضرت علی علیہ السلام: جو پاکدامنی اختیار کرتا ہے، اس کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے اور خداوند تعالیٰ کے نزدیک اس کی قدر و منزلت بڑھ جاتی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : بِالْعَفَافِ تَزْكُوا الْاَعْمَالُ.

حضرت علی علیہ السلام: پاکدامنی کے ساتھ، اعمال پاکیزہ ہوتے ہیں۔

پاکدامنی کے شعبے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَمَّا الْعَفَافُ: فَيَتَشَعَّبُ مِنْهُ :

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:: پاکدامنی کے مندرجہ ذیل شعبے ہیں (اور اس سے یہ چیزیں حاصل ہوتی ہیں):

الرِّضَاءُ	وَ الْاِسْتِكَانَةُ	رضا،	انکساری،
وَ الْحَظُّ	وَ الرَّاحَةُ،	نیک بختی،	سکون واطمینان،
وَ التَّفَقُّدُ	وَ الْخُشُوْعُ	احوال پرسی،	خشوع وخضوع،
وَ التَّذَكُّرُ	وَ التَّفَكُّرُ،	یادآوری،	سوچ وبچار،
وَ الْجُوْدُ	وَ السَّخَاءُ	جود	اور سخاوت

فَهٰذَا مَا يَتَشَعَّبُ لِلْعَاقِلِ بِعَفَافِهٖ، رِضًا بِاللّٰهِ وَ بِقِسْمِهٖ.

یہ وہ چیزیں ہیں جو ایسے عقلمند کو اس کی پاکدامنی کی وجہ سے حاصل ہوتی ہیں جو اللہ اور اس کی تقسیم پر راضی ہوتا ہے۔

(میزان الحکمت اردو جلد ۶ صفحہ ۵۳۵ تا ۵۶۳)

قناعت اور کفایت شعاری کو اپنانا

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا یَنْفَدُ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قناعت ختم نہ ہونے والا سرمایہ ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: لَمَّا سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی "فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً(سورۂ نحل :۹۷)" هِیَ اَلْقَنَاعَةُ.

حضرت علی علیہ السلام: جب آپ سے قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا (جو صاحب ایمان بھی نیک عمل کرے گا تو اسے پاکیزہ حیات و زندگی عطا کرینگے) تو آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد قناعت ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: طَلَبْتُ الْغِنٰی فَمَا وَجَدْتُ اِلَّا بِالْقَنَاعَةِ، عَلَیْکُمْ بِالْقَنَاعَةِ تَسْتَغْنُوْا.

حضرت علی علیہ السلام: میں نے غناء، ثروتمندی اور بے نیازی کو تلاش کیا تو اسے قناعت میں پایا۔ تم پر لازم ہے کہ قناعت اختیار کرو تا کہ غنی اور بے نیاز ہو جاؤ۔

عَنْهُ علیہ السلام: لَا کَنْزَ اَغْنٰی مِنَ الْقَنَاعَةِ.

حضرت علی علیہ السلام: کوئی بھی خزانہ قناعت سے بڑھ کر مفید نہیں ہے۔

جو چیزیں قناعت کا موجب بنتی ہیں

عَنْهُ علیہ السلام: عَلٰی قَدْرِ الْعِفَّةِ تَکُوْنُ الْقَنَاعَةُ.

حضرت علی علیہ السلام: قناعت انسان کی عفت اور پاکدامنی کے مطابق ہوتی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : مَنْ عَقَلَ قَنِعَ.

حضرت علی علیہ السلام: جو شخص عاقل ہوتا ہے وہ قانع ہوتا ہے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اُنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنَكَ فِی الْمَقْدُرَةِ وَ لَا تَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَكَ فِی الْمَقْدُرَةِ، فَاِنَّ ذَالِكَ أَقْنَعُ لَكَ بِمَا قُسِمَ لَكَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: اپنے سے کم حیثیت والے افراد کی طرف نگاہ کرو (اور انہیں معیار قرار دو) اپنے سے زیادہ حیثیت اور آمدنی والے افراد کو نہ دیکھا کرو کیونکہ یہ کام تمہیں زیادہ قانع بنا دے گا اس پر جو تمہارے لئے معین کر دیا گیا ہے۔

قناعت کا نتیجہ اور فائدہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِقْنَعْ بِمَا اُوْتِيْتَهُ يَخِفَّ عَلَيْكَ الْحِسَابُ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو کچھ تمہیں عطا کیا گیا اس پر قانع رہو تا کہ (قیامت کا) حساب تم پر آسان ہو۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَعْوَنُ شَیْءٍ عَلٰی صَلَاحِ النَّفْسِ اَلْقَنَاعَةُ.

حضرت علی علیہ السلام: نفس کی اصلاح اور خود سازی کے لئے بہترین معاون اور مددگار قناعت ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : مَنْ قَنِعَ لَمْ يَغْتَمَّ.

حضرت علی علیہ السلام: جو شخص قناعت اختیار کرے گا وہ (کبھی) غمگین نہیں ہوگا۔

اَلْاِمَامُ الْحُسَيْنُ علیہ السلام: اَلْقُنُوْعُ رَاحَةُ الْأَبْدَانِ.

حضرت امام حسین علیہ السلام: قناعت، بدن کے لئے آرام اور سکون کا باعث ہے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰهِ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الْمَعَاشِ رَضِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الْعَمَلِ.

حضرت امام صادق علیہ السلام: جو شخص اللہ کی طرف سے دی گئی روزی پر راضی ہوگا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے کم عمل پر راضی ہوگا۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: مَنْ لَمْ یُقْنِعْهُ الْیَسِیْرُ لَمْ یَنْفَعْهُ الْکَثِیْرُ.

حضرت علی علیہ السلام: جس شخص کو تھوڑا مال قانع نہ کرے تو اس کے لئے زیادہ مال بھی مفید نہ ہوگا۔

(منتخب میزان الحکمت صفحہ ۴۳۴)

عدل وانصاف قائم کرنا

عدل وانصاف کی اہمیت

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ".

اے ایمان والو! مضبوطی کے ساتھ انصاف پر قائم رہو۔ (النساء.....۱۳۵)

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلْعَدْلُ، اَلْاَسَاسُ، بِهٖ قِوَامُ الْعَالَمِ.

حضرت علی علیہ السلام: عدل ایسی اساس اور بنیاد ہے جس پر کائنات کا نظام قائم ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَلْعَدْلُ، اَقْوٰی اَسَاسٍ.

حضرت علی علیہ السلام: عدل، قوی ترین بنیاد ہے۔

عدل کے ثمرات اور نتائج

۱۔ رعایا کی اصلاح

عَنْهُ علیہ السلام: اَلْعَدْلُ یُصْلِحُ الرَّعِیَّةَ.

حضرت علی علیہ السلام: عدل، رعایا کی اصلاح کرتا ہے اور اسے بہتری کی راہ پر لگاتا ہے۔

۲۔ برکات میں اضافہ

عَنْهُ علیہ السلام : بِالْعَدْلِ تَتَضَاعَفُ الْبَرَكَاتُ. حضرت علی علیہ السلام: عدل کے ذریعے برکتیں کئی گنا ہو جاتی ہیں۔

۳۔ حکومت کا استحکام

عَنْهُ علیہ السلام : اِعْدِلْ تَحْكُمْ. حضرت علی علیہ السلام: عدل و انصاف سے کام لو، لوگوں پر حکومت کرتے رہو گے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اِعْدِلْ تَمْلِكْ. حضرت علی علیہ السلام: عدل و انصاف کرو، لوگ تمہارے ہاتھوں میں رہیں گے۔

۴۔ شہروں اور ملکوں کی آبادی

عَنْهُ علیہ السلام : مَا عُمِّرَتِ الْبِلَادُ بِمِثْلِ الْعَدْلِ. حضرت علی علیہ السلام: جس قدر عدل کے ذریعے ملک آباد ہوئے اتنا کسی اور چیز کے ذریعے نہیں۔

عدل انسان کی فضیلت ہے

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْعَدْلُ، فَضِيْلَةُ الْاِنْسَانِ. حضرت علی علیہ السلام: عدل، انسان کی فضیلت ہے۔

عدل اور ایمان

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْعَدْلُ، زِيْنَةُ الْاِيْمَانِ. حضرت علی علیہ السلام: عدل، ایمان کی زینت ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْعَدْلُ، رَأْسُ الْاِيْمَانِ وَ جِمَاعُ الْاِحْسَانِ وَ اَعْلٰى مَرَاتِبِ الْاِيْمَانِ. حضرت علی علیہ السلام: عدل، ایمان کی بنیاد، تمام نیکیوں کا مجموعہ اور ایمان کا بلند ترین درجہ ہے۔

عدل زندگی ہے

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْعَدْلُ، حَيَاةٌ.

حضرت علی علیہ السلام: عدل، زندگی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْعَدْلُ، حَيَاةُ الْاَحْكَامِ.

حضرت علی علیہ السلام: عدل، احکام (الٰہی) کی زندگی ہے۔

عادل کون ہے؟

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: لَمَّا سُئِلَ عَنْ صِفَةِ الْعَدْلِ مِنَ الرَّجُلِ فَقَالَ علیہ السلام: اِذَا غَضَّ طَرْفَهٗ مِنَ الْمَحَارِمِ وَ لِسَانَهٗ عَنِ الْمَأْثِمِ وَ كَفَّهٗ عَنِ الْمَظَالِمِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: جب آپ سے سوال کیا گیا کہ عادل کون ہے؟ تو حضرتؑ نے فرمایا: انسان اس وقت عادل ہوتا ہے جب حرام چیزوں سے آنکھیں بند کرلے، برائیوں سے زبان کو روک لے اور ظلم سے اپنے آپ کو بچائے رکھے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: مَنْ طَابَقَ السِّرَّ عَلَانِيَّتُهٗ وَ وَافَقَ فِعْلُهٗ مَقَالَتَهٗ فَهُوَ الَّذِیْ اَدَّى الْاَمَانَةَ وَ تَحَقَّقَتْ عَدَالَتُهٗ.

حضرت علی علیہ السلام: جس کا ظاہر، باطن سے اور قول، فعل سے مطابقت رکھتا ہو وہ ایسا شخص ہوگا جو امانت کو ادا کر چکا ہوگا اور اس کی عدالت پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہوگی۔

دوست و دشمن میں عدل

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى'' (سورہ مائدہ.....۸)

اور تمہیں کسی قوم کی عداوت اس جرم میں نہ پھنسوا دے کہ تم نا انصافی کرنے لگو، بلکہ (ہر حال میں) انصاف کرو کہ یہی پرہیز گاری سے زیادہ قریب ہے۔

سب سے بڑا عادل

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَعْدَلُ النَّاسِ مَنْ رَضِیَ لِلنَّاسِ مَا یَرْضٰی لِنَفْسِہٖ وَ کَرِہَ لَھُمْ مَا یَکْرَہُ لِنَفْسِہٖ.

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: سب سے بڑا عادل وہ ہے جو لوگوں کے لئے بھی اسی چیز پر راضی ہو جس پر اپنی ذات کے لئے راضی ہوتا ہے۔ نیز لوگوں کے لئے بھی اسی چیز کو ناپسند کرے جسے اپنی ذات کے لئے ناپسند کرتا ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَعْدَلُ النَّاسِ مَنْ اَنْصَفَ عَنْ قُوَّۃٍ.

حضرت علی علیہ السلام: عادل ترین انسان وہ ہے جو طاقت رکھتے ہوئے انصاف سے کام لے۔

عَنْہُ علیہ السلام: اَعْدَلُ الْخَلْقِ اَقْضَاھُمْ بِالْحَقِّ.

حضرت علی علیہ السلام: تمام مخلوق میں عادل ترین وہ ہے جو مخلوق کے ساتھ حق کے مطابق فیصلہ کرے۔

(میزان الحکمت اردو جلد ۶ صفحہ ۱۱۲)

ماہِ مبارک رمضان کے تیرہویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ	یابارِالٰہ!
طَھِّرْنِیْ فِیْہِ مِنَ الدَّنَسِ وَ الْاَقْذَارِ	مجھے اس دن (اور ماہ) میں (ظاہری و باطنی نجاست اور) میل کچیل سے پاک کردے،
وَ صَبِّرْنِیْ فِیْہِ عَلٰی کَائِنَاتِ الْاَقْدَارِ	(خداوندا) مجھے اس دن (اور ماہ میں) بہت صبر وتحمل عطا فرما، ان مشکلات اور حوادث کا مقابلہ کرنے کے لئے جو تیری قضا وقدر کے مطابق واقع ہونے والے ہیں،
وَ وَفِّقْنِیْ فِیْہِ لِلتُّقٰی وَ صُحْبَۃِ الْاَبْرَارِ	اور مجھے اس دن (اور ماہ) میں تقویٰ و پرہیزگاری اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کی توفیق عنایت فرما،
بِعَوْنِکَ یَا قُرَّۃَ عَیْنِ الْمَسَاکِیْنِ	اپنی مدد سے اے مسکینوں کی آنکھ کی ٹھنڈک۔

موضوعات اور عناوین

☆ ظاہری و باطنی نجاست اور پلیدگیوں سے پاک و پاکیزہ رہنا۔

☆ مشکلات پر صبر وتحمل اختیار کرنا۔ ☆ تقویٰ و پرہیز گاری کی توفیق۔

☆ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا۔

مشکلات پر صبر وتحمل اختیار کرنا

صبر کی فضیلت وعظمت

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ''. (سورہ آل عمران.....۱۴۶)

اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے (اور ثابت قدم رہنے) والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَاصْبِرُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ''. (سورہ انفال.....۴۶)

اور صبر سے کام لو یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کیساتھ ہے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: لَا یَنْبَغِیْ.....لِمَنْ لَمْ یَکُنْ صَبُوْرًا اَنْ یُعَدَّ کَامِلًا.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: جو شخص صبر نہیں کرتا اسے کامل انسان شمار نہیں کیا جانا چاہئے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: (لَمَّا سُئِلَ عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا الْاِیْمَانُ؟) قَالَ: اَلصَّبْرُ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جب آپ سے سوال کیا گیا؛ ایمان کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''صبر''

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلصَّبْرُ شُجَاعَةٌ.

حضرت علی علیہ السلام: صبر، شجاعت ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَلصَّبْرُ مَطِیَّةٌ لَا تَکْبُوْ.

حضرت علی علیہ السلام: صبر، ایسی سواری ہے جو کبھی ٹھوکر نہیں کھاتی۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَلصَّبْرُ زِیْنَةُ الْبَلْوٰی.

حضرت علی علیہ السلام: صبر، آزمائش کی زینت ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلصَّبْرُ يُرَغِّمُ الْاَعْدَاءَ.

حضرت علی علیہ السلام: صبر دشمن کی ناک رگڑ دیتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلصَّبْرُ عُدَّةُ الْفَقْرِ.

حضرت علی علیہ السلام: صبر فقر و فاقہ کے خلاف سامان جنگ ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلصَّبْرُ عَوْنُ كُلِّ اَمْرٍ.

حضرت علی علیہ السلام :صبر ہر امر میں مددگار ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلصَّبْرُ يُهَوِّنُ الْفَجِيْعَةَ.

حضرت علی علیہ السلام: صبر دل ہلا دینے والی مصیبتوں کو آسان بنا دیتا ہے۔

صبر کے ذریعہ پسند کی چیزیں حاصل ہوتی ہیں

عَنْهُ علیہ السلام : بِالصَّبْرُ تُدْرَكُ الرَّغَائِبُ.

حضرت علی علیہ السلام: صبر کے ذریعہ پسندیدہ چیزوں کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : بِالصَّبْرُ تُدْرَكُ مَعَالِى الْاُمُوْرِ.

حضرت علی علیہ السلام: صبر کے ذریعہ بلندترین مقامات کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔

صبر ایمان کی بنیاد ہے

عَنْهُ علیہ السلام : اَلصَّبْرُ فِى الْاُمُوْرِ بِمَنْزِلَةِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ فَاِذَا فَارَقَ الرَّاْسُ الْجَسَدَ فَسَدَ الْجَسَدُ وَ اِذَا فَارَقَ الصَّبْرُ الْاُمُوْرَ فَسَدَتِ الْاُمُوْرُ.

حضرت علی علیہ السلام: تمام امور میں صبر کا مقام ایسا ہے جیسا سر کا مقام جسم سے ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر سر تن سے جدا ہو جائے تو بدن بیکار ہو جاتا ہے اسی طرح جب صبر امور سے علیحدہ ہو جائے تو امور خراب ہو جاتے ہیں۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَیُّهَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ بِالصَّبْرِ فَاِنَّهٗ لَا دِیْنَ لِمَنْ لَا صَبْرَ لَهٗ.

حضرت علی علیہ السلام: لوگو! تمہارے لئے صبر ضروری ہے کیونکہ جس کے پاس صبر نہیں اس کے پاس دین نہیں۔

کامیابی صبر کے ساتھ ہے

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ۚ وَ اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِّائَةٌ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا.....''

اگر تم لوگوں میں صبر کرنے (ثابت قدم رہنے) والے بیس بھی ہوں گے تو وہ دوسو (کافروں) پر غالب آجائیں گے اور اگر تم لوگوں میں ایسے سو ہوں تو ہزار (کافروں) پر غالب آجائیں گے۔ (سورہ انفال.....۶۵)

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: مَنْ رَکِبَ مَرْکَبَ الصَّبْرِ اِهْتَدٰی اِلٰی مِضْمَارِ النَّصْرِ.

حضرت علی علیہ السلام: جو شخص صبر کے مرکب پر سوار ہو جائے وہ اسے کامیابی کے میدان تک لے جائے گا۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اَلصَّبْرُ یُعْقِبُ خَیْرًا فَاصْبِرُوْا تَظْفَرُوْا.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: صبر کا انجام اچھا ہوتا ہے لہٰذا صبر کرو، کامیاب و کامران ہو جاؤ گے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلصَّبْرُ کَفِیْلُ الظَّفَرِ

حضرت علی علیہ السلام: صبر، کامیابی کا ضامن ہے۔

صبر کی اقسام

عَنْهُ علیہ السلام : اَلصَّبْرُ صَبْرَانِ: صَبْرٌ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ حَسَنٌ جَمِيْلٌ وَ اَحْسَنُ مِنْ ذٰلِكَ الصَّبْرُ عِنْدَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْكَ.

حضرت علی علیہ السلام: صبر دو طرح کا ہے۔ مصیبت کے وقت صبر کرنا بہت ہی اچھی بات ہے لیکن دوسری قسم اس سے بھی بہتر ہے اور وہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے کنارہ کشی اختیار کرنا ہے۔

صبر جمیل

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا''

پس صبر جمیل (اچھی طرح کا صبر) اختیار کرو۔ (سورہ معارج.....۵)

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: (فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى نَقْلًا عَنْ يَعْقُوْبَ: فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ): قَالَ: بِلَا شَكْوٰى.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام: جب آپؑ سے سوال کیا گیا کہ قرآن مجید میں حضرت یعقوب علیہ السلام: کی زبانی جو صبر جمیل نقل ہوا ہے اس سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ایسا صبر جس میں (لوگوں سے) شکایت نہیں کی جاتی۔

صابر کی علامت

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ'' (سورہ بقرہ.....۱۵۵،۱۵۶)

اور اے رسول! ایسے صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو کہ جب ان پر کوئی مصیبت آ پڑی تو وہ بول اٹھے ہم تو خدا کے ہیں اور ہم اس کی طرف ہی لوٹ کر جانے والے ہیں۔

اگر صبر نہیں کرو گے؟

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اِنَّكَ اِنْ صَبَرْتَ جَرَتْ عَلَيْكَ الْمَقَادِيْرُ وَ اَنْتَ مَاْجُوْرٌ، وَ اِنَّكَ اِنْ جَزَعْتَ جَرَتْ عَلَيْكَ الْمَقَادِيْرُ وَ اَنْتَ مَاْزُوْرٌ.

حضرت علی علیہ السلام: اگر صبر کرو گے تب بھی تقدیر کا حکم تم پر جاری ہوگا اس صورت میں تمہیں اجر ملے گا اور اگر گھبرا جاؤ گے، بے صبری کا مظاہرہ کرو گے تو پھر بھی تم پر تقدیر کا حکم جاری ہو گا لیکن اس صورت میں تم گناہگار ہو گے۔

عَنْهُ علیہ السلام: مَنْ لَمْ يَنْجَهُ الصَّبْرُ اَهْلَكَهُ الْجَزَعُ

حضرت علی علیہ السلام: جسے صبر نجات نہیں دلاتا اسے بے تابی و بے قراری ہلاک کر دیتی ہے۔

صبر کامل کی دعا

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا''

اے ہمارے پروردگار! ہمیں صبر کامل عطا فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ۔

(سورہ بقرہ.....۲۵۰)

(میزان الحکمت جلد ۵ صفحہ ۳۸۵)

ماہِ مبارک رمضان کے چودہویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	یابارِالٰہ!
لَا تُؤَاخِذْنِیْ فِيْهِ بِالْعَثَرَاتِ	اس دن (اور ماہ) میں میری لغزشوں کی وجہ سے میرا مواخذہ نہ کرنا،
وَ اَقِلْنِیْ فِيْهِ مِنَ الْخَطَايَا وَ الْهَفَوَاتِ	(خدایا!)اس دن (اور ماہ) میں میری خطاؤں اور غلطیوں سے درگذر فرما،
وَ لَا تَجْعَلْنِیْ فِيْهِ عَرَضًا لِلْبَلَايَا وَ الْاٰفَاتِ	(میرے مولا!) مجھے اس دن (اور ماہ) میں بلاؤں اور آفتوں کا نشانہ نہ بنا۔
بِعِزَّتِكَ يَا عِزَّ الْمُسْلِمِيْنَ	تیری عزت کا واسطہ اے مسلمانوں کی عزت!

موضوعات اور عناوین

☆ تمام خطاؤں اور غلطیوں سے توبہ کرنا۔ ☆ مصیبتوں اور آفتوں سے نجات کی درخواست

تمام خطاؤں اور غلطیوں سے توبہ کرنا

۱۔توبہ

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ''

اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور گناہوں کو معاف کرتا ہے.....

(سورہ شوریٰ.....۲۵)

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلتَّوْبَةُ تَسْتَنْزِلُ الرَّحْمَةَ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : توبہ، رحمت کے نزول کا موجب بنتی ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِی علیہ السلام: لَا شَفِیْعَ اَنْجَعُ مَعَ التَّوْبَةِ.

امام علی علیہ السلام: توبہ سے زیادہ کامیاب شفیع اور کوئی نہیں ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلتَّوْبَةُ تُطَهِّرُ الْقُلُوْبَ، وَ تَغْسِلُ الذُّنُوْبَ.

امام علی علیہ السلام : توبہ، دلوں کو پاک کرتی ہے اور گناہوں کو دھو ڈالتی ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔

۲۔اللہ، توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ.....

یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔(سورہ بقرہ.....۲۲۲)

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَیْسَ شَیْءٌ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ مُؤْمِنٍ تَائِبٍ، اَوْ مُؤْمِنَةٍ تَائِبَةٍ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خدا کو توبہ کرنیوالے مومن مردوں اور مومنہ عورتوں سے بڑھ کر کوئی اور محبوب نہیں۔

۳۔سب مل جل کر خدا کی بارگاہ میں توبہ کرو

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''.....وَ تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ''

.....اے ایمانداروا! تم سب مل کر خدا کی بارگاہ میں توبہ کروتا کہ فلاح پاؤ۔(سورہ نور.....۳۱)

۴۔توبہ کی قبولیت

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ''(سورہ شوریٰ.....۲۵)

اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے اور تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو وہ جانتا ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: مَنْ اُعْطِیَ التَّوْبَةَ لَمْ یَحْرُمِ الْقَبُوْلَ، وَ مَنْ اُعْطِیَ الْاِسْتَغْفَارَ لَمْ یَحْرُمِ الْمَغْفِرَةَ.

امام علی علیہ السلام: جسے توبہ مل گئی وہ قبولیت سے محروم نہ رہا اور جسے استغفار کا موقع مل گیا وہ مغفرت الٰہی سے محروم نہ رہا۔

۵۔توبہ کب تک قبول ہوسکتی ہے

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ لَیْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓی اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْئٰنَ وَ لَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَ هُمْ کُفَّارٌ.....''

(سورہ نساء.....۱۸)

اور توبہ ان لوگوں کے لئے (مفید) نہیں ہے جو (عمر بھر تو) برے کام کرتے ہیں یہاں تک کہ جب موت ان میں سے کسی کے سر پر آ کھڑی ہوئی تو کہنے لگا اب میں نے توبہ کی۔اور (اسی طرح) ان لوگوں کے لئے (بھی توبہ مفید) نہیں ہے جو کفر ہی کی حالت میں مر گئے.....

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ تَوْبَةَ عَبْدِہٖ مَا لَمْ یُغَرْ غِر.....

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خداوند عالم اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک اس کی روح حلق تک نہیں پہنچ جاتی۔

۶۔ندامت بھی توبہ ہے

عَنْہُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلنَّدْمُ تَوْبَةٌ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: گناہوں پر پشیمانی، توبہ ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اِسْتَرْجِعْ سَالِفَ الذَّنُوْبِ بِشِدَّةِ النَّدْمِ وَ کَثْرَةِ الْاِسْتَغْفَارِ.

امام علی علیہ السلام: اپنے گذشتہ گناہوں پر ''شدتِ پشیمانی اور کثرتِ استغفار سے'' توبہ کرو۔

عَنْہُ علیہ السلام: مَنْ نَدِمَ فَقَدْ تَابَ، وَ مَنْ تَابَ فَقَدْ اَنَابَ.

امام علی علیہ السلام: جو پشیمان ہوتا ہے وہ توبہ کرتا ہے اور جو توبہ کرتا ہے وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام: نَدَمُ الْقَلْبِ یُکَفِّرُ الذَّنْبَ.

امام علی علیہ السلام: دل کی پشیمانی، گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

۷۔اعتراف گناہ

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: وَ اللّٰہِ مَا یَنْجُوْ مِنَ الذَّنْبِ اِلَّا مَنْ اَقَرَّ بِہٖ.

امام باقر علیہ السلام: خدا کی قسم، گناہ سے صرف وہی شخص نجات پا سکتا ہے جو اس کا اقرار کرے۔(یعنی توبہ کرے)۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلْمُقِرُّ بِالذَّنْبِ تَائِبٌ.

امام علی علیہ السلام: گناہوں کا اقرار کرنے والا گناہوں سے تائب ہوتا ہے۔

۸۔توبہ کے ستون

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ:"فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ"

پس جو اپنے گناہوں کے بعد توبہ کر لے اور اپنے چال چلن درست کر لے تو بے شک خدا بھی اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے کیونکہ خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔(سورہ مائدہ.....۳۹)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ:"وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی"

اور جو شخص توبہ کرے، ایمان لائے اور اچھے اچھے عمل کرے، پھر ثابت قدم رہے، تو ہم اس کو ضرور بخشنے والے ہیں۔(سورہ طٰہٰ.....۸۲)

اَلْاِمَامُ عَلِیٌ علیہ السلام:اَلتَّوْبَةُ عَلٰی اَرْبَعَةِ دَعَائِمَ: نَدَمُ الْقَلْبِ وَ اِسْتِغْفَارٌ بِاللِّسَانِ وَ عَمَلٌ بِالْجَوَارِحِ وَعَزَمٌ عَلٰی اَنْ لَا یَعُوْدَ.

حضرت علی علیہ السلام: توبہ چار ستونوں پر (قائم) ہے
۱۔دل سے ندامت و پشیمانی،
۲۔زبان سے استغفار،
۳۔اعضاء و جوارح سے عمل
۴۔اور اس بات کا پختہ ارادہ کہ دوبارہ گناہ نہیں کرے گا۔

۹۔حقوق الناس میں توبہ

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ:"وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ"

اگر تم نے توبہ کی ہے تو تمہارے لئے تمہارا اصل مال ہے (لیکن سود نہیں لے سکتے).....

(سورہ بقرہ.....۲۷۹)

۱۰۔توبہ کی قسمیں

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لِكُلِّ ذَنْبٍ تَوْبَةٌ، اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَ الْعَلَانِيَّةُ بِالْعَلَانِيَّةِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ہر گناہ کے لئے توبہ ہے، مخفی گناہوں کی توبہ بھی مخفی طور پر ہوتی ہے اور اعلانیہ گناہوں کی توبہ اعلانیہ ہوتی ہے۔

۱۱۔توبہ نصوح

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا''

اے ایمانداروں! خدا کی بارگاہ میں توبہ نصوح (یعنی صاف اور خالص دل سے توبہ) کرو۔

(سورہ تحریم.....۸)

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلتَّوْبَةُ النَّصُوْحُ، اَلنَّدَمُ عَلَى الذَّنْبِ حِيْنَ يَفْرُطُ مِنْكَ، فَتَسْتَغْفِرَ اللّٰهَ، ثُمَّ لَا تَعُوْدُ اِلَيْهِ اَبَدًا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: توبہ نصوح یہ ہے کہ، جب کوئی گناہ تم سے سرزد ہو جائے تو اس گناہ پر اظہار ندامت کرو اور خدا سے استغفار کرو اور پھر کبھی اس کی طرف نہ جاؤ۔

۱۲۔توبہ میں تاخیر

اَلْاِمَامُ التَّقِیُّ علیہ السلام: تَاْخِيْرُ التَّوْبَةِ اِغْتِرَارٌ، وَ طُوْلُ التَّسْوِيْفِ حَيْرَةٌ.....

امام محمد تقی علیہ السلام: توبہ میں تاخیر، خود فریبی ہے اور اس میں طویل عرصہ تک ٹال مٹول، سرگردانی کا موجب ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اِنْ قَارَفْتَ سَيِّئَةً فَعَجِّلْ مَحْوَهَا بِالتَّوْبَةِ.

امام علی علیہ السلام: اگر تم نے کسی گناہ کا ارتکاب کر لیا ہے تو توبہ کے ذریعہ اسے مٹانے میں جلدی کرو۔

۱۳۔ترکِ گناہ طلب توبہ سے بہتر

عَنْهُ علیہ السلام : تَرْكُ الذَّنْبِ، اَهْوَنُ مِنْ طَلَبِ التَّوْبَةِ.

امام علی علیہ السلام: گناہوں کا ترک کرنا، توبہ کرنے سے زیادہ آسان (اور بہتر) ہے۔

۱۴۔اللہ کے بارے میں یہ کہنا کہ نہیں بخشے گا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا تَأَلَّوْا عَلَى اللّٰهِ، فَاِنَّ مَنْ تَأَلّٰى عَلَى اللّٰهِ اَكْذَبَهُ اللّٰهُ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تم خدا کے بارے میں یہ نہ کہا کرو کہ وہ (فلاں کو) نہیں بخشے گا کیونکہ جو ایسا کہتا ہے خدا، اسے جھوٹا کر دیتا ہے۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ حَتَمَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَكْذَبَهُ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو شخص خدا کے کاموں میں اپنا فیصلہ سناتا ہے خدا، اسے جھوٹا کر دیتا ہے۔

(میزان الحکمت اردو جلد ۱ صفحہ ۷۸۱)

ماہِ مبارک رمضان کے پندرہویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	خداوندا!
اُرْزُقْنِیْ فِيْهِ طَاعَةَ الْخَاشِعِيْنَ	مجھے اس دن (اور ماہ) میں خضوع وخشوع کرنے والوں جیسی اطاعت وعبادت کی توفیق عطا فرما،
وَ اشْرَحْ فِيْهِ صَدْرِیْ بِاِنَابَةِ الْمُخْبِتِيْنَ	(اے معبود!) اس دن (اور ماہ) میں، متواضع اور مطمئن لوگوں جیسی بازگشت کے لئے میرے سینے کو کشادہ فرمادے
بِاَمَانِكَ يَا اَمَانَ الْخَآئِفِيْنَ	اپنی امان سے، اے خوفزدہ لوگوں کی امان۔

موضوعات اور عناوین

☆ خضوع وخشوع والی اطاعت کی توفیق۔

☆ شرح صدر کی درخواست۔

خضوع وخشوع والی اطاعت کی توفیق

خشوع (وانکساری)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ.....

تحقیق مومنین کامیاب ہوئے۔وہ جو نماز میں خشوع وخضوع (وعجز وانکساری) کرتے ہیں۔ (سورہ مومنون.....۱،۲)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ (سورہ حدید.....۱۶)

کیا وہ وقت نہیں آیا کہ جب مؤمنین کے دل ذکر اللہ اور جو حق سے نازل ہوا ہے اس سے (خوف کھائیں اور) خشوع اختیار کریں

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: نِعْمَ عَوْنُ الدُّعَاءِ اَلْخُشُوْعُ

حضرت علی علیہ السلام: دعا کا بہترین معاون، خشوع ہے

خشوع کرنے والوں کی صفات

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: وَ یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ

اور وہ (رحمت کے) شوق اور (عذاب کے) خوف کیساتھ ہمیں پکارتے اور (ادب اور مسؤلیت کے احساس سے) ہمارے حضور گڑگڑایا کرتے تھے۔ (سورہ انبیاء.....۹۰)

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَمَّا عَلَامَةُ الْخَاشِعِ فَاَرْبَعَةٌ:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خشوع کرنے والوں کی چار علامتیں ہیں:

مُرَاقَبَةُ اللّٰهِ فِیْ السِّرِّ وَ الْعَلَانِیَّةِ

وَ رُکُوْبُ الْجَمِیْلِ

وَ التَفَکُّرُ لِیَوْمِ الْقِیَامَةِ

وَ الْمُنَاجَاةُ لِلّٰهِ

۱۔ظاہراور باطن میں خدا کو پیشِ نظر رکھنا،

۲۔اچھائیوں کی ہمرکابی کرنا،

۳۔روزِ قیامت کے لئے سوچ وبچار کرنا،

۴۔اللہ تعالیٰ کے لئے مناجات کرنا۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: لِیَخْشَعَ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ قَلْبُكَ فَمَنْ خَشَعَ قَلْبُهٗ خَشَعَتْ جَمِیْعُ جَوَارِحِهٖ

حضرت علی علیہ السلام: تمہارے دل کو خدا کے لئے خاشع ہونا چاہئے کیونکہ جس کا دل خاشع ہوتا ہے اس کے تمام (اعضاء و) جوارح خاشع ہوتے ہیں۔

نفاق پر مبنی خشوع

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِیَّاکُمْ وَ تَخْشَعَ النِّفَاقَ وَ هُوَ اَنْ یُرٰی اَلْجَسَدُ خَاشِعاً وَالْقَلْبُ لَیْسَ بِخَاشِعٍ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نفاق پر مبنی خشوع وخضوع سے بچتے رہو جو یہ ہوتا ہے کہ جسم تو خشوع کی حالت میں نظر آتا ہے لیکن دل خاشع نہیں ہوتا۔

(میزان الحکمت اردو جلد ۳ صفحہ ۸۶)

شرحِ صدر کی درخواست

شرحِ صدر یا سینے (اور قلب) کی کشادگی

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّهٗ یَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَیِّقًا حَرَجًا کَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ ؕ کَذٰلِكَ یَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ''.

(سورۃ الانعام.....۱۲۵)

پس جس شخص کے لئے خدا چاہتا ہے کہ ہدایت کرے، اس کے سینہ کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جس شخص کو (اس کے برے اعمال کی وجہ سے) گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے، اس کے سینہ کو اس طرح تنگ کر دیتا ہے، گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے، اس طرح خدا پلیدی، ایسے افراد کے لئے قرار دے دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

شرح صدر کیا ہے؟

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآیَةُ: (فَمَنْ یُرِدِ اللّٰهُ أَنْ یَهْدِیَهُ.....) سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَرْحِ الصَّدْرِ: مَا هُوَ؟

نُوْرٌ یَقْذِفُهُ اللّٰهُ فِیْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ فَیَنشَرِحُ لَهٗ صَدْرُهٗ وَ یَنْفَسِحُ.

رسول اکرم ﷺ: جب مذکورہ آیت (فَمَنْ یُرِدِ اللّٰهُ أَنْ یَهْدِیَهُ.....) نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ سے سوال کیا گیا کہ شرح صدر کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: (شرح صدر) ایسا نور ہے جسے اللہ تعالیٰ مومن کے دل میں ڈال دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کا سینہ کشادہ اور وسیع ہو جاتا ہے۔

قَالُوْا: فَهَلْ لِذٰلِكَ مِنْ اَمَارَةٍ يُّعْرَفُ بِهَا؟

آپ کی خدمت عرض کیا گیا آیا شرح صدر کو جاننے کیلئے کوئی علامت ہے؟

قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نَعَمْ،

حضرت نے فرمایا: اس کی علامات یہ ہیں:

اَلْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ،

ہمیشہ رہنے والے گھر (جنت) کی طرف متوجہ رہنا،

وَالتَّجَافِيْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ،

مکروفریب والے گھر سے دوری اختیار کرنا،

وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ.

موت کے آنے سے پہلے اس کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھنا۔

قساوتِ قلت

(دل کا سخت ہونا)

اَلْقُرْآنِ الْكَرِيْمُ: ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً.

پھر (اس واقعے کے بعد) تمہارے دل پتھر کی طرح سخت ہو گئے بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت۔ (سورۂ بقرہ.....۷۴)

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ: فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةُ الْقَلْبِ، اِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ذکر خدا کے علاوہ زیادہ کلام نہ کیا کرو، کیونکہ ذکر خدا کے علاوہ کثرت سے کلام کرنا، دل کی قساوت اور سختی کا سبب بنتا ہے اور سخت دل شخص (قَسِیُّ الْقَلْب) سب سے زیادہ (رحمت) خدا سے دور ہوتا ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: مَا جَفَّتِ الدُّمُوْعُ اِلَّا لِقَسْوَةِ الْقُلُوْبِ، وَ مَا قَسَتِ الْقُلُوْبُ اِلَّا لِكَثْرَةِ الذُّنُوْبِ.

حضرت علی علیہ السلام: آنسو خشک نہیں ہوتے مگر دلوں کی (قساوت و) سختی کی وجہ سے اور دل سخت نہیں ہوتے مگر گناہوں کی کثرت کی وجہ سے۔

دل کی بیماری

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: فِیْ قُلُوْبِكُمْ مَّرَضٌ

ان کے دلوں میں بیماری ہے (بقرہ.....۱۰)

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: لَا وَجَعَ اَوْجَعُ لِلْقُلُوْبِ مِنَ الذُّنُوْبِ.

حضرت علی علیہ السلام: کوئی درد بھی دلوں کے لئے گناہوں سے زیادہ دردناک نہیں ہے۔

جو چیزیں دل کی بیماریوں کے لئے شفا ہیں

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ'' (سورہ یونس.....۵۷)

اے لوگو! تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لئے نصیحت اور موعظہ آیا ہے اور جو (بیماری) سینوں میں ہے اس کے لئے شفا ہے اور مومنین کے لئے واضح ہدایت اور رحمت ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ دَوَاءُ دَاءِ قُلُوْبِكُمْ،

حضرت علی علیہ السلام: بے شک تقویٰ الٰہی تمہارے دلوں کے درد اور بیماریوں کے لئے دوا ہے۔

وَ بَصَرُ عَمٰى اَفْئِدَتِكُمْ،

تمہارے اندھے دلوں کیلئے بصارت اور بینائی کا سبب ہے

وَ شِفَاءُ مَرَضِ اَجْسَادِكُمْ،

تمہاری جسمانی بیماریوں کے لئے شفاء ہے

وَ صَلَاحُ فَسَادِ صُدُوْرِكُمْ،

تمہارے سینوں کے اندر موجود فساد کی اصلاح کا موجب ہے

وَ طَهُوْرُ دَنَسِ اَنْفُسِكُمْ،

تمہارے نفسوں سے پلیدی کو دور کرتا ہے

وَ جَلَاءُ عَشَا اَبْصَارِكُمْ.

اور تمہاری آنکھوں کو روشنائی اور بینائی عطا کرتا ہے۔(نہج البلاغہ خطبہ ۱۹۸)

جو چیز دل کو نرم کرتی ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا شَكَا اِلَيْهِ رَجُلُ قَسَاوَةَ قَلْبِهِ.: اِذَا اَرَدْتَ اَنْ يَّلِيْنَ قَلْبُكَ فَاَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ وَ امْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيْمِ.

رسول اکرم ﷺ: جب ایک شخص نے آپ کی خدمت میں اپنے دل کی قساوت اور سختی کی شکایت کی تو حضرتؐ نے فرمایا: اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے تو مسکین کو کھانا کھلا وَ اور یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرو۔

جو چیز دل کو روشن اور منور کرتی ہے

عَنْهُ ﷺ: اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَءُ كَمَا يَصْدَءُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ.

رسول اکرم ﷺ: یہ دل بھی زنگ آلود ہو جاتے ہیں جس طرح لوہا پانی لگنے کی وجہ سے زنگ آلود ہو جاتا ہے

قِيْلَ: وَ مَا جَلَاؤُهَا؟

آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ دل سے زنگ کو دور کرنے (اور دل کو منور کرنے) کا طریقہ کیا ہے؟

قَالَ: كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ،
وَ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ.

آپؐ نے فرمایا: موت کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرنا اور قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کرنا۔

عَنْهُ ﷺ: جَلَاءُ هٰذِهِ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ
وَ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ.

رسول اکرم ﷺ: ذکر خدا اور تلاوتِ قرآن کے ذریعے دلوں کو روشن اور منور کیا جاسکتا ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ عليه السلام: اَحْيِ قَلْبَكَ بِالْمَوْعِظَةِ
....وَ نَوِّرْهُ بِالْحِكْمَةِ.

حضرت علی علیہ السلام: اپنے مردہ دل کو موعظہ (وعظ و نصیحت) کے ساتھ زندہ کرو اور اسے حکمت کے ساتھ منور کرو

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ عليه السلام: اِنَّ لِلْقُلُوْبِ صَدَاءً
كَصَدَاءِ النُّحَاسِ، فَاجْلُوْهَا بِالْاِسْتِغْفَارِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: دل بھی لوہے کی طرح زنگ آلود ہو جاتے ہیں پس انہیں استغفار کے ساتھ صیقل کرو اور ان کے زنگ کو دور کرو۔

(منتخب میزان الحکمت صفحہ ۴۲۹ تا ۴۳۲)

ماہِ مبارک رمضان کے سولہویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	اے بارِالٰہ!
وَفِّقْنِیْ فِيْهِ لِمُوَافَقَةِ الْاَبْرَارِ	مجھے اس دن (اور ماہ) میں نیک لوگوں جیسا ہونے (اوران کے مطابق زندگی گزارنے) کی توفیق عنایت فرما،
وَ جَنِّبْنِیْ فِيْهِ مُرَافَقَةَ الْاَشْرَارِ	(اے خدا!) مجھے اس دن (اور ماہ) میں برے لوگوں کی رفاقت و دوستی سے بچائے رکھ،
وَ آوِنِیْ فِيْهِ بِرَحْمَتِكَ اِلٰی دَارِ الْقَرَارِ	(اے معبود!) مجھے اس دن (اور ماہ) میں اپنی رحمت کے ساتھ بہشت میں پناہ (اور جگہ) عنایت فرما۔
بِاِلٰهِيَّتِكَ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ	تجھے واسطہ ہے تیری خدائی کا اے تمام جہانوں کے خدا!

موضوعات اور عناوین

☆ابرار و نیک لوگوں کی طرح زندگی گزارنا۔

☆برے لوگوں کی رفاقت و دوستی سے بچنا۔

☆رحمت الٰہی کے ذریعے بہشت میں پناہ حاصل کرنا۔

ابرار و نیک لوگوں کی طرح زندگی گزارنا

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: وَ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَ التَّقْوٰی ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ.

نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو، اور گناہ و زیادتی میں باہم مدد نہ کیا کرو۔ (سورہ مائدہ.....۲)

نیکی کے آثار و فوائد

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: صرف نیکی ہی عمر کو زیادہ کرتی ہے۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: اَلْبِرُّ ، وَ صَدَقَةُ السِّرِّ، یُنْفِیَانِ الْفَقْرَ، وَ یَزِیْدَانِ فِی الْعُمْرِ، وَ یَدْفَعَانِ عَنْ سَبْعِیْنَ مَیْتَةَ سُوْءٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام: نیکی کرنا اور خفیہ طور پر صدقہ دینا، فقر و تنگدستی کو دور کرتے ہیں اور عمر کو زیادہ کرتے ہیں اور ستر قسم کی بری موت سے بچاتے ہیں۔

اَلْاِمَامُ الْکَاظِمُ علیہ السلام: مَنْ حَسَّنَ بِرَّهٗ بِاِخْوَانِهٖ وَ اَهْلِهٖ مُدَّ فِیْ عُمُرِهٖ.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام: جو شخص اپنے بھائیوں اور گھر والوں سے نیکی کا سلوک کرتا ہے، اس کی عمر زیادہ ہوتی ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلْبِرُّ لَا یُبْلٰی ، وَ الذَّنْبُ لَا یُنْسٰی.

امام علی علیہ السلام: نیکی کہنہ نہیں ہوتی (ہمیشہ تازہ رہتی ہے) اور گناہ فراموش نہیں ہوتا (یاد رہتا ہے)

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْبِرُّ عَمَلٌ مُصْلِحٌ.

امام علی علیہ السلام: نیکی اصلاح کرنے والا عمل ہے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: بِرُّوْا اٰبَائَكُمْ يَبَرَّكُمْ اَبْنَائُكُمْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام: اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرو تو تمہاری اولاد تم سے نیکی کرے گی۔

نیکی کے دروازے

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: ثَلَاثٌ مِنْ اَبْوَابِ الْبِرِّ: سَخَاءُ النَّفْسِ، وَ طِيْبُ الْكَلَامِ، وَ الصَّبْرُ عَلَى الْاَذٰى.

امام علی علیہ السلام: تین چیزیں نیکی کا دروازہ ہیں: دل کی سخاوت، کلام کی پاکیزگی اور دکھوں پر صبر۔

نیک انسان کی علامت

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ..... اَمَّا عَلَامَةُ الْبَارِّ فَعَشْرَةٌ:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ..... البتہ نیک انسان کی دس علامتیں ہیں:

يُحِبُّ فِي اللّٰهِ

۱۔ کسی سے اللہ کیلئے دوستی کرنا،

وَ يُبْغِضُ فِي اللّٰهِ

۲۔ اللہ کیلئے دشمنی کرنا،

وَ يُصَاحِبُ فِي اللّٰهِ،

۳۔ اللہ کے نام پر کسی کا ساتھ دینا،

وَ يُفَارِقُ فِي اللّٰهِ،

۴۔ اللہ کیلئے کسی سے قطع تعلق کرنا،

وَ يَغْضَبُ فِي اللّٰهِ،

۵۔ اللہ کیلئے غضبناک ہونا،

وَ يَرْضٰى فِي اللّٰهِ،

۶۔ اللہ کیلئے راضی ہونا،

وَ يَعْمَلُ لِلّٰهِ،

وَ يَطْلَبُ اِلَيْهِ

وَ يَخْشَعُ خَائِفًا مَخُوْفًا طَاهِرًا مُخْلِصًا مُسْتَحْيِيًا مُرَاقِبًا

وَ يُحْسِنُ فِي اللّٰهِ.

۷۔اللہ کیلئے عمل کرنا،

۸۔اللہ کی طرف بلانا،

۹۔خوفِ خدا سے اسکے سامنے سرنگوں ہونا، اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرنا اور ڈرانا، دل کا پاک و خالص ہونا، خدا سے شرم وحیا کرنا، ہمیشہ خبردار رہنا

۱۰۔اور رضائے خدا کے لئے بھلائی کرنا۔

آپس میں نیکی کی ہدایت کرو

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: تَوَاصَلُوْا وَ تَبَارُّوْا وَ تَرَاحَمُوْا وَ كَانُوْا اِخْوَةً بَرَرَةً كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام: آپس میں میل جول رکھو، نیکی کرو، رحم کرو اور نیک بھائی بن کر رہو، جیسا کہ خدا نے تمہیں حکم دیا ہے۔

(میزان الحکمت اردو۔جلد ا صفحہ ۵۹۷)

برے لوگوں کی رفاقت ودوستی سے بچنا

ا۔اشرار اور برے لوگ کون ہیں؟

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ''

(سورہ انفال.....۲۲)

اس میں شک نہیں کہ زمین پر چلنے والے تمام حیوانات میں، اللہ کے نزدیک بدترین وہ بہرے گونگے (لوگ) ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: شَرُّ النَّاسِ مَنْ بَاعَ آخِرَتَهٗ بِدُنْيَاهُ، وَ شَرٌّ مِنْ ذٰلِكَ مَنْ بَاعَ آخِرَتَهٗ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بدترین شخص وہ ہے جو اپنی آخرت کو اپنی دنیا کے بدلے بیچ ڈالے اور اس سے بھی بدتر انسان وہ ہے جو اپنی آخرت کو دوسروں کی دنیا کے عوض بیچ دے۔

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ علیہ السلام: شَرُّ النَّاسِ مَنْ يَتَّقِيْهِ النَّاسُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ.

حضرت علی علیہ السلام: بدترین انسان وہ ہے جس کے شر اور برائی کے خوف سے لوگ اس سے ڈریں۔

عَنْهُ علیہ السلام: شَرُّ النَّاسِ مَنْ يَظْلِمُ النَّاسَ.

حضرت علی علیہ السلام: بدترین انسان وہ ہے جو لوگوں پر ظلم کرتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: شَرُّ النَّاسِ مَنْ يَغُشُّ النَّاسَ.

حضرت علی علیہ السلام: بدترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے اور نہ انکے ساتھ جعلسازی کرتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: شَرُّ النَّاسِ مَنْ لَا يَقْبَلُ الْعُذْرَ وَ لَا يَقْبَلُ الذَّنْبَ.

حضرت علی علیہ السلام: بدترین انسان وہ ہے جو نہ تو عذر کو قبول کرتا ہے اور نہ گناہ کو معاف کرتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: شَرُّ النَّاسِ مَنْ لَا يُبَالِيْ اَنْ يَرَاهُ النَّاسُ مُسِيْئًا.

حضرت علی علیہ السلام: بدترین انسان وہ ہے کہ جسے اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ لوگ اسے گناہ کرتا دیکھیں۔

عَنْهُ علیہ السلام: شَرُّ النَّاسِ مَنْ لَا يَشْكُرُ النِّعْمَةَ وَ لَا يَرْعَى الْحُرْمَةَ.

حضرت علی علیہ السلام: بدترین انسان وہ ہوتا ہے جو نہ تو نعمت کا شکر ادا کرتا ہے۔ اور نہ ہی حرمت کی پرواہ کرتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : شَرُّ النَّاسِ مَنْ سَعٰی بِالْاَخْوَانِ وَ نَسِیَ الْاِحْسَانَ.

حضرت علی علیہ السلام: بدترین انسان وہ ہوتا ہے جو اپنے بھائیوں کی چغلخوری کرتا ہے اور احسان کو بھلا دیتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : شَرُّ النَّاسِ مَنْ لَا یَعْتَقِدُ الْاَمَانَةَ وَ لَا یَجْتَنِبُ الْخِیَانَةَ.

حضرت علی علیہ السلام: بدترین انسان وہ ہوتا ہے جو نہ تو امانت کا پاس کرتا ہے۔ اور نہ ہی خیانت سے اجتناب کرتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : شَرُّ النَّاسِ مَنْ لَا یَعْفُوْ عَنِ الزَّلَّةِ وَ لَا یَسْتُرُ الْعَوْرَةَ.

حضرت علی علیہ السلام: بدترین انسان وہ ہوتا ہے جو نہ تو لغزش سے درگذر کرتا ہے اور نہ ہی کسی عیب کو چھپاتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : شَرُّ النَّاسِ مَنْ کَانَ مُتَتَبِّعًا بِعُیُوْبِ النَّاسِ عُمْیًا عَنْ مَعَایِبِهٖ.

حضرت علی علیہ السلام: بدترین انسان وہ ہوتا ہے جو اپنے عیبوں سے آنکھیں بند کر کے دوسروں کے عیبوں کے پیچھے لگا رہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : شَرُّ النَّاسِ مَنْ یَرٰی اَنَّهٗ خَیْرُهُمْ.

حضرت علی علیہ السلام: بدترین انسان وہ ہوتا ہے کہ جو یہ سمجھے کہ وہ سب لوگوں سے بہتر ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: شَرُّ النَّاسِ مَنْ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ذُوالْوَجْهَیْنِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین انسان، دوغلا آدمی ہوگا۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: شَرُّ الرِّجَالِ اَلتُّجَارُ الْخَوْنَةُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام: بدترین انسان، خیانت کار تاجر ہوتے ہیں۔

(میزان الحکمت اردو۔ جلد ۵ صفحہ ۷۶)

۲۔ کس کو دوست بنائیں؟

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا''

کاش میں فلاں شخص کو اپنا دوست نہ بناتا۔ (سورہ فرقان.....۲۸)

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُخَالِلْ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: انسان اپنے دوست کے دین پر ہی ہوتا ہے، تم میں سے ہر ایک کو دیکھنا چاہئے کہ کسے دوست بنا رہا ہے۔

عَنْ سُلَیْمَانَ علیہ السلام: لَا تَحْکُمُوْا عَلٰی رَجُلٍ بِشَیْءٍ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ یُصَاحِبُ فَاِنَّمَا یُعْرَفُ الرَّجُلُ بِاَشْکَالِہٖ وَ اَقْرَانِہٖ.

حضرت سلیمان علیہ السلام: کسی شخص کے بارے میں اس وقت تک حکم نہ لگاؤ جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ وہ کس کا ساتھی ہے۔ کیونکہ انسان اپنے جیسوں اور ساتھیوں سے پہچانا جاتا ہے۔

۳۔ ہر شخص اپنے جیسے کی طرف مائل ہوتا ہے

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: لَا یَصْحَبُ الْاَبْرَارُ اِلَّا نُظَرَائَھُمْ.

حضرت علی علیہ السلام: نیک لوگ، اپنے جیسوں کے ساتھ رہتے ہیں۔

عَنْہُ علیہ السلام: لَا یُوَادُّ الْاَشْرَارُ اِلَّا اَشْبَاھُھُمْ.

حضرت علی علیہ السلام: برے لوگ اپنے جیسوں ہی سے محبت کرتے ہیں۔

عَنْہُ علیہ السلام: لَا یَصْطَنِعُ اللِّئَامُ اِلَّا اَمْثَالُھُمْ.

حضرت علی علیہ السلام: کمینے لوگ اپنے جیسوں ہی کو اختیار کرتے ہیں۔

۴۔ برے دوست سے بچو

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ قَرِيْنِ السُّوْءِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تنہائی برے دوست سے بہتر ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ علیہ السلام: اِحْذَرْ مُجَالَسَةَ قَرِيْنِ السُّوْءِ فَاِنَّهٗ يُهْلِكُ مُقَارِنَهٗ وَ يُرْدِيْ مُصَاحِبَهٗ.

حضرت علی علیہ السلام: برے دوست کی ہم نشینی سے بچتے رہو کیونکہ وہ اپنے ساتھی کو برباد کر دیتا ہے اور اپنے دوست کو تباہ کر دیتا ہے۔

۵۔ دوستی کے قابل افراد

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: لَا تُسَمِّ رَجُلًا صَدِيْقًا سَمَةَ مَعْرُوْفَةً حَتّٰى تَخْتَبِرَهٗ بِثَلَاثٍ:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: کسی شخص کو صحیح معنوں میں سچا دوست اس وقت تک نہ کہو جب تک مندرجہ ذیل تین چیزوں میں اس کی آزمائش نہ کرلو:

فَتَنْظُرْ غَضَبَهٗ، يُخْرِجُهٗ مِنَ الْحَقِّ اِلَى الْبَاطِلِ

۱۔ دیکھ لو کہ اس کا غصہ اسے حق سے نکال کر باطل کی طرف تو نہیں لے جاتا،

وَ عِنْدَ الدِّيْنَارِ وَ الدِّرْهَمِ

۲۔ روپے پیسے کے موقع پر (اس کا لین دین) کیسا ہے

وَ حَتّٰى تُسَافِرَ مَعَهٗ.

۳۔ یا پھر اس کے ساتھ سفر کرو۔

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ علیہ السلام: اَكْثِرِ الصَّوَابَ وَ الصَّلَاحَ فِيْ صُحْبَةِ اُوْلِي النُّهٰى وَ الْاَلْبَابِ.

حضرت علی علیہ السلام: صاحبانِ عقل و دانش کی صحبت میں رہ کر اپنی بہتری و اچھائی میں اضافہ کرو۔

عَنْهُ علیہ السلام : صَاحِبِ الْعُقَلَاءَ، وَ جَالِسِ الْعُلَمَاءَ، وَ اَغْلِبِ الْهَوٰى، تُرَافِقِ الْمَلَأَ الْاَعْلٰى.

حضرت علی علیہ السلام :صاحبان عقل کی صحبت اور صاحبان علم کی ہم نشینی اختیار کرو۔اور خواہشات پر قابو پاؤ۔ پس ملائے اعلیٰ میں ہمیشہ کے لئے رہو۔

عَنْهُ علیہ السلام : صُحْبَةُ الْوَلِيّ اللَّبِيْبِ حَيَاةُ الرُّوْحِ.

حضرت علی علیہ السلام: عقل مند دوست کی دوستی روح کی حیات ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: مَنْ دَعَاكَ اِلَى الدَّارِ الْبَاقِيَةِ وَ اَعَانَكَ عَلَى الْعَمَلِ، فَهُوَ الصَّدِيْقُ الشَّفِيْقُ.

حضرت علی علیہ السلام :جو شخص تمہیں بقا کے گھر (آخرت) کی دعوت دیتا ہے اور عمل کرنے میں تمہاری امداد کرتا ہے وہ تمہارا شفیق دوست ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : قَارِنْ اَهْلَ الْخَيْرِ تَكُنْ مِنْهُمْ وَ بَايِنْ اَهْلَ الشَّرِّ تُبِنْ عَنْهُمْ.

حضرت علی علیہ السلام: نیک لوگوں کے ساتھ میل جول رکھو تم بھی نیک شمار ہونے لگو گے اور برے لوگوں سے دوری اختیار کرو تو ان سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو جاؤ گے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَسْعَدُ النَّاسِ مَنْ خَالَطَ كِرَامَ النَّاسِ.

حضرت علی علیہ السلام: سعادتمند ترین انسان وہ ہے جو شریف لوگوں سے میل جول رکھتا ہے۔

٦۔ برے لوگوں کی دوستی کے نتائج

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ''

دوست اس دن باہم ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار (دوست ہی رہیں گے)۔(سورہ زخرف.....٦٨)

عَنْهُ علیہ السلام : صُحْبَةُ الْاَشْرَارِ تَكْسِبُ الشَّرَّ كَالرِّيْحِ اِذَا مَرَّتْ بِالنَّتْنِ حَمَلَتْ نَتْنًا.

حضرت علی علیہ السلام: برے لوگوں کی دوستی برائی ہی لاتی ہے جس طرح ہوا جب بدبو کے اوپر سے گزرتی ہے تو اپنے ہمراہ بدبو لاتی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : مُصَاحِبُ الْاَشْرَارِ كَرَاكِبِ الْبَحْرِ اِنْ سَلَمَ مِنَ الْغَرْقِ لَمْ يَسْلَمْ مِنَ الْفَرَقِ.

حضرت علی علیہ السلام: برے لوگوں کی دوستی سمندر کے سفر کی مانند ہے کہ اگر مسافر غرق ہونے سے بچ جائے۔ پھر بھی خوف سے محفوظ نہیں رہتا۔

۷۔ایسے لوگوں کو اپنا دوست نہ بناؤ

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اِحْذَرْ مِنَ النَّاسِ ثَلَاثَةً:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: تین طرح کے لوگوں سے بچو۔

اَلْخَائِنُ وَ الظَّلُوْمُ وَ النَّمَّامُ

خائن، ظالم اور چغل خور سے۔

لِاَنَّ مَنْ خَانَ لَكَ خَانَكَ

کیونکہ جو شخص تمہارے لئے دوسروں سے خیانت کرتا ہے وہ تم سے بھی خیانت کرے گا۔

وَ مَنْ ظَلَمَ لَكَ سَيَظْلِمُكَ

جو تمہارے لئے دوسروں پر ظلم کرتا ہے وہ تم پر بھی ظلم کرے گا

وَ مَنْ نَمَّ اِلَيْكَ سَيَنِمُّ عَلَيْكَ.

ور جو تمہارے پاس دوسروں کی چغلی کھاتا ہے وہ تمہارے خلاف بھی چغل خوری کرے گا۔

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ علیہ السلام: اِيَّاكَ وَ مُعَاشَرَةُ مُتَتَبِّعِيْ عُيُوْبَ النَّاسِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَسْلَمْ مُصَاحِبُهُمْ مِنْهُمْ.

حضرت علی علیہ السلام: لوگوں کے عیوب تلاش کرنے والوں سے دور رہو، کیونکہ ان سے اپنے دوست بھی محفوظ نہیں رہتے۔

عَنْهُ علیہ السلام : لَا تُصَاحِبْ هَمَّازًا فَتَعُدَّ مُرْتَابًا.

حضرت علی علیہ السلام: عیب جو اور نکتہ چین کو اپنا دوست نہ بناؤ ورنہ تم بھی شک کی نگاہوں سے دیکھے جاؤ گے۔

عَنْهُ علیہ السلام : صَدِيْقُ الْجَاهِلِ مَتْعُوْبٌ مَنْكُوْبٌ.

حضرت علی علیہ السلام: جاہل اور نادان کا دوست ہمیشہ مشقتوں اور مصیبتوں میں گھرا رہتا ہے۔

(میزان الحکمت اردو جلد ۵ صفحہ ۴۳۸)

ماہِ مبارک رمضان کے سترہویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	یاباریِ الٰہ!
اِهْدِنِیْ فِیْهِ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ	مجھے اس دن (اور ماہ) میں نیک اور صالح اعمال بجالانے کی ہدایت ورہنمائی فرما،
وَ اقْضِ لِیْ فِیْهِ الْحَوَائِجَ وَ الْاٰمَالَ	خدایا! اس دن (اور ماہ) میں میری حاجات اورامیدیں پوری فرما،
یَا مَنْ لَّا یَحْتَاجُ اِلَی التَّفْسِیْرِ وَ السُّؤَالِ	اے وہ ذات جو کسی تفسیر وتشریح اور سوال کی محتاج نہیں ہے،
یَا عَالِمًا بِمَا فِیْ صُدُوْرِ الْعَالَمِیْنَ	اے عالمین کے دلوں کے حالات جاننے والے،
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کی آل طاہرین علیہم السلام پر درودورحمت نازل فرما۔

موضوعات اور عناوین

☆اعمال صالح کی طرف ہدایت ورہنمائی۔ ☆حاجات اور امیدوں کا پورا ہونا۔

☆خدا دلوں کا راز جاننے والا ہے۔

اعمال صالح کی طرف ہدایت ورہنمائی

عمل صالح اور اس کی جزاء

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً ۚ وَ لَنَجْزِیَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ'' (سورۂ النحل.....۹۷).

مرد ہو یا عورت، جو کوئی بھی نیک عمل کرے گا، اس حالت میں کہ وہ مومن ہو، ہم اسے حیات پاکیزہ عطا کریں گے اور انہیں ان جیسی جزا دیں گے جنہوں نے بہترین اعمال انجام دیئے ہیں۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: لَا تَکُنْ مِّمَّنْ یَرْجُوا الْاٰخِرَةَ بِغَیْرِ الْعَمَلِ.....یُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَ لَا یَعْمَلُ عَمَلَهُمْ.

حضرت علی علیہ السلام: تم اس شخص کی طرح نہ بنو، جو عمل کے بغیر آخرت (میں کامیابی) کی امید رکھتا ہے، جو نیک وصالح بندوں کو دوست تو رکھتا ہے لیکن ان جیسا عمل نہیں کرتا۔

اَلْاِمَامُ الْهَادِیُّ علیہ السلام: اَلنَّاسُ فِیْ الدُّنْیَا بِالْاَمْوَالِ وَ فِی الْاٰخِرَةِ بِالْاَعْمَالِ.

حضرت امام ہادی علیہ السلام: لوگ دنیا میں مال و دولت حاصل کرنے میں مشغول ہیں جب کہ آخرت میں نیک اعمال کام آئیں گے۔

افضل ترین اعمال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَدْوَمُهٗ وَ اِنْ قَلَّ

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: افضل ترین عمل وہ ہے جسے ہمیشہ جاری رکھا جائے اگرچہ (مقدار میں) کم ہی کیوں نہ ہو

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَفْضَلُ الْعَمَلِ مَا اُرِیْدَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ.

حضرت علی علیہ السلام: افضل ترین عمل وہ ہے جسے فقط رضائے خدا کے لئے انجام دیا جائے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: لَمَّا سُئِلَ عَنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: جب آپ سے پوچھا گیا کہ افضل ترین عمل کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

اَلصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا،

اول وقت میں نماز پڑھنا،

وَبِرُّ الْوَالِدَیْنِ،

والدین کے ساتھ نیکی کرنا،

وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

اور راہ خدا میں جہاد کرنا۔

اعمال کا پیش ہونا

عَنْهُ علیہ السلام: لَمَّا سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: (وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَیَرَی اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ) اِیَّانَا عَنٰی.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: جب آپ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق سوال کیا گیا {اے پیغمبر کہہ دیجئے کہ تم لوگ عمل کرتے رہو کہ (عنقریب) تمہارے عمل اللہ، رسول اور صاحبان ایمان سب دیکھیں گے (سورہ توبہ ۱۰۵)} امام نے فرمایا: (اس آیت میں مومنین سے) مراد ہم اہلبیتؑ ہیں۔

کتابِ اعمال

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَ یُرْسِلُ عَلَیْکُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَ هُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ''

وہ اپنے بندوں پر مکمل تسلط رکھتا ہے اور تمہارے اوپر نگہبان بھیجتا ہے یہاں تک کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ پہنچے تو ہمارے بھیجے ہوئے اس کی جان لے لیتے ہیں اور وہ کوتاہی نہیں کرتے۔ (سورۂ انعام.....۶۱)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ اِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّکْرٌ فِیْۤ اٰیٰتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَکْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ''

جب لوگوں کو پہنچنے والے نقصان کے بعد ہم انہیں رحمت کا مزہ چکھائیں تو وہ ہماری آیات کے بارے میں مکر کرتے ہیں (اور اس نعمت ورحمت کے لئے غلط سلط توجیہات کرتے ہیں) کہہ دو کہ خدا تم سے زیادہ جلدی چارہ جوئی کرتا ہے اور جو کچھ مکر (اور سازش) تم کرتے ہو ہمارے رسول اسے لکھتے ہیں۔ (سورۂ یونس.....۲۱)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ

انسان کے لئے کچھ مامورین ہیں کہ جو پے درپے سامنے سے اور اس کے پیچھے سے اسے (غیر حتمی) حوادث سے محفوظ رکھتے ہیں

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ"

لیکن اللہ کسی قوم کی سرنوشت کو نہیں بدلتا مگر یہ کہ وہ خود اسے تبدیل کریں اور جب خدا کسی قوم کے بارے میں (ان کے اعمال کی وجہ سے) انہیں سزا دینے کا ارادہ کرتا ہے تو کوئی چیز اس کے لئے رکاوٹ نہیں ہوتی اور خدا کے علاوہ ان کا کوئی سرپرست نہیں ہوگا۔ (سورۂ رعد.....۱۱)

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: "كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَ نَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا"

ہرگز ایسا نہیں ہے۔ جو کچھ وہ کہتا ہے ہم اسے عنقریب لکھ لیں گے اور اس پر دائمی عذاب کریں گے۔ (سورۂ مریم.....۷۹)

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: "وَ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَ لَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ"

اور ہم کسی شخص کو اس کی قوت سے زیادہ ذمہ داری نہیں دیتے اور ہمارے پاس کتاب ہے (جس میں تمام بندوں کے اعمال درج ہیں) اور جو حق بات کہتی ہے۔ لہٰذا ان پر کوئی ظلم نہیں ہو گا۔ (سورۂ مؤمنون.....۶۲)

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: "اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ وَ كُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ"

ہم ہی مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا ہے اور ان کے تمام آثار کو ہم لکھتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کا واضح کتاب میں احصاء کر دیا ہے (سورۂ یٰسین.....۱۲)۔

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''اِذْ یَتَلَقَّی الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ''

(اس وقت کو یاد کرو) جب انسان کے ساتھ رہنے والے دونوں فرشتے دائیں اور بائیں طرف سے اس کے اعمال کو لکھتے جاتے ہیں۔ انسان کوئی بات زبان سے نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ہی ایک نگران فرشتہ اپنے کام کو انجام دینے کیلئے آمادہ ہوتا ہے۔ (سورۂ ق.....۱۷،۱۸)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ کُلُّ صَغِیْرٍ وَّ کَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ''

اور ہر چھوٹا بڑا کام لکھا جاتا ہے۔ (سورۂ القمر:.....۵)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ اِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۙ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ''

اور اس میں شک نہیں کہ تم پر نگہبان مقرر کئے گئے ہیں، جو باعزت لکھنے والے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ تم کیا کرتے ہو۔ (سورۂ الانفطار.....۱۰۔۱۱۔۱۲)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ''

کوئی نفس ایسا نہیں ہے جس کے اوپر نگران نہ معین کیا گیا ہو۔ (سورۂ الطارق.....۴)۔

اعمال کا مجسم ہوکر سامنے آجانا

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَرَهٗ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ'' (سورۂ الزلزال.....۶۔۷۔۸)

اس دن لوگ مختلف گروہوں کی صورت میں قبروں سے نکلیں گے، تاکہ ان کے اعمال انہیں دکھائے جائیں۔ اور پھر جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہے وہ اسے دیکھے گا اور جس نے ایک ذرہ برابر برا کام کیا ہوگا وہ بھی اسے دیکھے گا۔

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''یَوْمَ تَجِدُ کُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَهَا وَ بَیْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِیْدًا ؕ وَ یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ؟ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ'' (سورۂ آلِ عمران.....۳۰)

وہ دن یاد کرو کہ جب ہر شخص اپنے انجام دیئے ہوئے نیک کام کو موجود پائے گا اور برے کاموں کو بھی۔ جن کو دیکھ کر یہ تمنا اور خواہش کرے گا کہ (کاش) اس کے اور اس کے برے کاموں کے درمیان طویل فاصلہ ہو جاتا اور خدا تمہیں (اپنی نافرمانی) سے ڈراتا ہے اور اس کے باوجود اللہ تمام بندوں پر مہربان ہے۔

(منتخب میزان الحکمت صفحہ ۳۷۳)

حاجات اور امیدوں کا پورا ہونا

حاجت روائی

اَلْاِمَامُ الْکَاظِمُ علیہ السلام: اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا فِی الْاَرْضِ یَسْعُوْنَ فِیْ حَوَائِجِ النَّاسِ هُمُ الْاٰمِنُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام: زمین خدا کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں، جو لوگوں کی حاجت روائی کے لئے تگ ودو میں مصروف رہتے ہیں۔ یہی لوگ قیامت کے دن امن وامان میں ہوں گے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ کَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ

امام جعفر صادق علیہ السلام: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں (مصروف) ہوتا ہے، خداوند عالم اس وقت تک اس کی حاجت روائی

مَا كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ۔

میں مصروف ہوتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی حاجت میں ہوتا ہے۔

خدا کا محبوب ترین بندہ

عَنْهُ علیہ السلام : قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلْخَلْقُ عَيَالِيْ فَاَحَبَّهُمْ اِلَيَّ اَلْطَفُهُمْ بِهِمْ، وَاَسْعَاهُمْ فِيْ حَوَائِجِهِمْ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تمام مخلوق میرا کنبہ ہے۔ لہٰذا میرے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جو میری مخلوق پر زیادہ مہربان ہے، اور ان کی حاجت کو پورا کرنے میں کوشش کرتا رہتا ہے۔"

مومن بھائی کی حاجت روائی کا ثواب

عَنْهُ علیہ السلام : اِنَّ الْعَبْدَ لَيَمْشِيْ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ الْمُؤْمِنِ فَيُوَكِّلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ مَلَكَيْنِ: وَاحِدًا عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَ آخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ رَبَّهٗ، وَيَدْعُوْنَ بِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ....

امام جعفر صادق علیہ السلام: بندہ جونہی اپنے مومن بھائی کی حاجت روائی کے لئے روانہ ہوتا ہے تو خداوند عالم اس پر دو فرشتے موکل فرماتا ہے۔ ایک اس کے دائیں طرف اور دوسرا اس کے بائیں جانب ہوتا ہے وہ دونوں اس کے لئے اس کے رب سے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اس کی حاجتیں پوری ہونے کے لئے دعا کرتے ہیں....

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْمَاشِیْ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ كَالسَّاعِیْ بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ...

امام جعفر صادق علیہ السلام: اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے کے لئے چلنے والا شخص ایسا ہے جیسے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہا ہو۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ قَضٰی لِمُؤْمِنٍ حَاجَةً قَضَی اللّٰهُ لَهٗ حَوَائِجَ كَثِیْرَةٍ اَدْنَاهُنَّ الْجَنَّةُ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو شخص کسی مومن کی ایک حاجت پوری کرے خدا اس کی بہت سی حاجتوں کو پورا کرے گا جن میں ادنیٰ حاجت بہشت ہوگی۔

مومن کی حاجت روائی حج سے افضل ہے

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: لَقَضَاءُ حَاجَةِ اِمْرِیءٍ مُؤْمِنٍ اَفْضَلُ مِنْ حِجَّةٍ وَ حِجَّةٍ وَ حِجَّةٍ: حَتّٰی عَدَّ عَشْرَ حِجَجٍ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام: کسی مومن کی ایک حاجت پوری کرنا ایک حج اور ایک حج اور ایک حج سے افضل ہے۔'' یہاں تک کہ آپ علیہ السلام نے دس مرتبہ حج کا ذکر فرمایا۔

جو اپنے بھائی کی حاجت پوری نہ کرے

عَنْهُ علیہ السلام : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یَخْذُلُ اَخَاهُ وَ هُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نُصْرَتِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام: جو مومن اپنے مومن بھائی کی امداد پر قدرت رکھنے کے باوجود اسے (دکھوں اور تکلیفوں میں) چھوڑ دیتا ہے، تو خدا بھی دنیا اور آخرت میں اسے چھوڑ دے گا۔

عَنْهُ علیہ السلام : مَا مِنْ مُؤْمِنٍ بَذَلَ جَاهَهٗ لِاَخِيْهِ الْمُؤْمِنِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَلَى النَّارِ

امام جعفر صادق علیہ السلام: جو مومن اپنے مقام و منصب کو اپنے مومن بھائی (کی حاجت روائی) کے لئے استعمال (اور خرچ) کرے گا، خداوند عالم اس کے چہرے پر (جہنم کی) آگ کو حرام کر دے گا

وَ لَمْ يَمَسَّهٗ قَتَرٌ وَ لَا ذِلَّةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اور قیامت کے دن اسے فقر و فاقہ اور ذلت و رسوائی چھوئے گی بھی نہیں۔

وَ اَيُّمَا مُؤْمِنٍ بَخِلَ بِجَاهِهٖ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُؤْمِنِ وَهُوَ اَوْجَهُ جَاهًا مِنْهُ

لیکن جو مومن اپنے مومن بھائی کے لئے اپنے جاہ و منصب کا بخل کرے گا اور وہ اس سے زیادہ جاہ و منصب والا ہوگا،

اِلَّا مَسَّهٗ قَتَرٌ وَ ذِلَّةٌ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ اَصَابَتْ وَجْهَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَفَحَاتُ النِّيْرَانِ مُعَذَّبًا كَانَ اَوْ مَغْفُوْرًا لَهٗ۔

تو دنیا اور آخرت میں اسے فقر و تنگدستی اور ذلت و رسوائی آلے گی اور قیامت کے دن اس کے چہرے کو (جہنم کی) آگ کی گرمی جھلسا دے گی، خواہ اسے (بعد میں جہنم میں) معذب ہونا پڑے یا اسے بخش دیا جائے۔"

عَنْهُ علیہ السلام : اَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ شِيْعَتِنَا اَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ اِخْوَانِنَا فَاسْتَعَانَ بِهٖ فِىْ حَاجَتِهٖ فَلَمْ يُعِنْهُ وَ هُوَ يَقْدِرُ اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِاَنْ يَقْضِىَ حَوَائِجَ عَدُوٍّ مِنْ اَعْدَائِنَا يُعَذِّبُهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام: ہمارے جس شیعہ کے پاس بھی ہمارا کوئی شیعہ بھائی آئے اور وہ اپنی حاجت میں اس سے مدد کا طالب بنے، پھر وہ قدرت رکھتے ہوئے اس حاجت مند کی امداد نہ کرے تو خداوند عالم اسے ہمارے دشمنوں کی حاجت پورا کرنے میں مبتلا کر دے گا جس کی وجہ سے وہ اسے بروز قیامت عذاب میں ڈال دے گا۔

جو شخص ضرورت مند مومن سے ملاقات نہ کرے

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: اَیُّمَا مُسْلِمٍ اَتٰی مُسْلِمًا زَائِرًا اَوْ طَالِبَ حَاجَةٍ وَ هُوَ فِیْ مَنْزِلِهٖ، فَاسْتَاْذَنَ فَلَمْ یَاْذَنْ لَهٗ، وَ لَمْ یَخْرُجْ اِلَیْهِ لَمْ یَزَلْ فِیْ لَعْنَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَتّٰی یَلْتَقِیَا۔

امام محمد باقر علیہ السلام: جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کے پاس اس کی ملاقات کے لئے یا حاجت طلبی کے لئے آئے، اور اس سے ملاقات کی اجازت مانگے، لیکن وہ گھر میں ہوتے ہوئے بھی ملاقات کی اجازت نہ دے اور نہ ہی اس سے ملاقات کے لئے باہر نکلے، تو وہ اس وقت تک خدا کی لعنت میں (گرفتار) رہے گا جب تک وہ ایک دوسرے سے ملاقات نہ کر پائیں گے۔

صرف ایسے لوگوں سے حاجت طلب کرو

اَلْاِمَامُ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ علیہ السلام: لَا تَرْفَعْ حَاجَتَكَ اِلَّا اِلٰی اَحَدِ ثَلَاثَةٍ:

اِلٰی ذِیْ دِیْنٍ،

اَوْ مُرُوَّةٍ،

اَوْ حَسَبٍ،

فَاَمَّا ذُو الدِّیْنِ فَیَصُوْنَ دِیْنَهٗ،

وَ اَمَّا ذُو الْمُرُوَّةِ فَاِنَّهٗ یَسْتَحْیِیْ لِمُرُوَّتِهٖ،

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام: اپنی حاجت کو صرف تین قسم کے لوگوں ہی سے طلب کرو۔

۱۔ دیندار۔

۲۔ صاحب مروت۔

۳۔ خاندانی آدمی۔

دیندار سے اس لئے کہ وہ اپنے دین کو بچائے گا،

صاحب مروت سے اس لئے کہ وہ اپنی مروت کی وجہ سے شرم محسوس کرے گا،

وَاَمَّا ذُوالْحَسَبِ فَيَعْلَمُ اَنَّكَ لَمْ تُكْرِمْ وَجْهَكَ اَنْ تُبْذِلَهُ لَهُ فِيْ حَاجَتِكَ فَهُوَ يَصُوْنُ وَجْهَكَ اَنْ يَرُدَّكَ بِغَيْرِ قَضَاءِ حَاجَتِكَ۔

اور خاندانی آدمی سے اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ تم نے اس سے اپنی حاجت طلب کرنے میں اپنی آبرو کا خیال نہیں کیا، لہٰذا وہ اپنی خاندانی شرافت کی بنا پر تمہاری آبرو کا خیال رکھتے ہوئے تمہیں حاجت پورا کئے بغیر واپس نہیں پلٹائے گا۔

بدترین لوگوں سے طلب حاجت

عَنْهُ علیہ السلام : لِمَنْ قَالَ بِحَضْرَتِهٖ :اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ عَنْ خَلْقِكَ،

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام: آپ کے سامنے ایک شخص نے دعا کے طور پر کہا: "اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ عَنْ خَلْقِكَ" (خداوندا! مجھے اپنی مخلوق سے بے نیاز کردے)۔

قَالَ :لَيْسَ هٰكَذَا اِنَّمَا النَّاسُ بِالنَاس وَ لٰكِنْ قَالَ:اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ عَنْ شِرَارِ خَلْقِكَ۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: ''ایسا مت کہو، کیونکہ لوگوں کا ایک دوسرے کے ساتھ تعلق ہوتا ہے بلکہ کہو: ''اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ عَنْ شِرَارِ خَلْقِكَ'' خداوند! تو مجھے اپنی بدترین مخلوق سے بے نیاز کردے۔''۔

(میزان الحکمت جلد۲ صفحہ ۸۲۵)

ماہِ مبارک رمضان کے اٹھارہویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	پروردگارا!
نَبِّهْنِيْ فِيْهِ لِبَرَكَاتِ اَسْحَارِهٖ	مجھے اس ماہ میں سحری کے وقت کی برکتوں کی طرف متوجہ (ہونے کی توفیق عطا) فرما،
وَ نَوِّرْ فِيْهِ قَلْبِيْ بِضِيَآءِ اَنْوَارِهٖ	(خدایا!) اس (نورانی) ماہ کی روشنیوں سے میرے دل کو منور فرما،
وَ خُذْ بِكُلِّ اَعْضَآءِيْ اِلَى اتِّبَاعِ اٰثَارِهٖ	(خداوندا!) میرے تمام اعضاء و جوارح کو اس ماہ کے احکام اور اعمال بجالانے کا پابند بنا دے۔
بِنُوْرِكَ يَا مُنَوِّرَ قُلُوْبِ الْعَارِفِيْنَ.	اپنے نور کے طفیل، اے عارفوں کے دلوں کو منور کرنے والے!

موضوعات اور عناوین

☆ رقت سحر کی برکات سے غافل نہ ہونا۔ ☆ نورانیت قلب کی درخواست۔

☆ تمام اعضاء و جوارح کا احکام خدا کی پیروی کرنا۔

وقت سحر کی برکات سے غافل نہ ہونا

شب بیداری

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلسَّهْرُ اَحَدُ الْحَیَاتَیْنِ۔

حضرت علی علیہ السلام: شب بیداری دو زندگیوں میں سے ایک ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : سَهْرُ اللَّیْلِ شِعَارُ الْمُتَّقِیْنَ وَ شَیْمَةُ الْمُشْتَاقِیْنَ۔

حضرت علی علیہ السلام: راتوں کو جاگنا متقین کا طریقہ اور مشتاق لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : سَهْرُ الْعُیُوْنِ بِذِکْرِ اللّٰهِ فُرْصَةُ السُّعَدَاءِ وَ نُزْهَةُ الْاَوْلِیَاءِ۔

حضرت علی علیہ السلام: آنکھوں کا ذکرِ الٰہی کے ساتھ راتوں کو جاگنا نیک بخت لوگوں کے لیے اچھا موقع اور دوستانِ خدا کے لیے برائیوں سے دوری ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ سَهْرُ الْعُیُوْنِ بِذِکْرِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ.

حضرت علی علیہ السلام: افضل ترین عبادت یادِ خدا میں آنکھوں کا بیدار رہنا ہے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقِ علیہ السلام: فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ (فتح.....۲۹) هُوَ السَّهْرُ فِی الصَّلٰوةِ.

حضرت امام صادق علیہ السلام: اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس قول (کثرتِ سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشانات پڑے ہوئے ہیں۔سورہ فتح: ۲۹) کے بارے میں فرمایا: ''اس سے مراد نماز کے لئے بیدار رہنا ہے۔''

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ، اَلَا اَنَّ سِلْعَةَ اللّٰہِ غَالِيَةٌ اَلَا اَنَّ سِلْعَةَ اللّٰہِ، اَلْجَنَّةُ.

رسول اکرم ﷺ: جسے خوف ہوتا ہے وہ راتوں کو جاگتا ہے اور جو راتوں کو جاگتا ہے وہ منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ آگاہ رہو کہ اللہ کا مال گراں قیمت ہے آگاہ رہو کہ اللہ کا مال جنت ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: فَاتَّقُوْا اللّٰہَ عِبَادَ اللّٰہِ تَقِيَّةَ ذِیْ لُبٍّ

حضرت علی علیہ السلام: اے بندگانِ خدا! اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو، جس طرح وہ مردِ زیرک و دانا ڈرتا ہے

شَغَلَ التَّفَكُّرُ قَلْبَهٗ،

جس کے دل کو (عقبیٰ کی) سوچ وبچار نے چیزوں سے غافل کر دیا ہو

وَ انْصَبَ الْخَوْفُ بَدَنَهٗ،

اور خوف نے اس کے بدن کو سختی اور مشقت میں ڈال دیا ہو

وَاَسْهَرَ التَّهَجُّدُ غِرَارَ نَوْمِهٖ.

اور نمازِ شب نے اس کی تھوڑی بہت نیند کو بھی بیداری میں بدل دیا ہو....

عَنْهُ علیہ السلام: رُبَّ سَاعٍ لَقَاعِدْ، رُبَّ سَاهِرٍ لَرَاقِدْ.

حضرت علی علیہ السلام: بہت سے بھاگ دوڑ کرنے والے بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں (اِن کی بھاگ دوڑ کا کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوتا) اور بہت سے جاگنے والے سوئے رہتے ہیں (ان کے جاگنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔)

جاگنے کے مفید مواقع

عَنْهُ علیہ السلام : لَا سَهْرَ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ:

حضرت علی علیہ السلام: صرف تین موقعوں پر جاگنا چاہیے:

مُتَهَجِّدٍ بِالْقُرْاٰنِ،

۱۔نمازِ شب کے وقت قرآن پڑھنے کے لیے۔

وَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ،

۲۔طلبِ علم کے لیے۔

اَوْ عَرُوْسٍ تُهْدٰی اِلٰی زَوْجِهَا .

۳۔اس دلہن کے لیے جو اپنے شوہر کے گھر بھیجی جارہی ہو۔

ان راتوں میں جاگا کرو

عَنْهُ علیہ السلام : مَنْ اَحْیٰی لَیْلَةَ الْعِیْدِ ، وَ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ لَمْ یَمُتْ قَلْبُهٗ یَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ .

حضرت علی علیہ السلام: جو شخص عید کی رات اور نیمہ شعبان کی رات جاگ کر گزارے، اسکا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن باقی دل مرجائیں گے۔

عَنْهُ علیہ السلام : یُعْجِبُنِیْ اَنْ یَفْرَغَ الرَّجُلَ نَفْسَهٗ فِی السَّنَةِ اَرْبَعَ لَیَالٍ:

حضرت علی علیہ السلام: مجھے یہ بات بہت اچھی لگتی ہے کہ انسان سال میں اپنے آپ کو ان چار راتوں میں باقی دھندوں سے فارغ کر کے (جاگتا رہے):

لَیْلَةَ الْفِطْرِ،

۱۔عید الفطر کی رات۔

وَ لَیْلَةَ الْاَضْحٰی

۲۔عید الاضحیٰ کی رات۔

وَ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ،

۳۔پندرہ شعبان کی رات۔

وَاَوَّلُ لَیْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ.

۴۔یکم رجب کی رات۔

اَلْاِمَامُ الرَّضَا علیہ السلام: كَانَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَنَامُ ثَلَاثَ لَيَالٍ: لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ لَيْلَةَ الْفِطْرِ، وَ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَ فِيْهَا تُقْسَمُ الْاَرْزَاقُ وَ الْاَجَالُ وَ مَا يَكُوْنُ فِي السَّنَةِ۔

امام علی رضا علیہ السلام: حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام ان تین راتوں میں بالکل نہیں سویا کرتے تھے:

۱۔ ماہ رمضان کی ۲۳ ویں رات۔

۲۔ عید الفطر کی رات۔

۳۔ اور پندرہ شعبان کی رات۔

ان راتوں میں رزق، عمریں اور سال بھر میں ہونے والے واقعات تقسیم ہوتے ہیں۔

(میزان الحکمت اردو۔ جلد ۴ صفحہ ۹۳۳)

نورانیت قلب کی درخواست

نور بصیرت

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ''

(سورۂ الحدید.....۲۸)

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ تا کہ وہ اپنی رحمت کے دو حصے تمہیں بخش دے اور تمہارے لئے ایسا نور قرار دے جس کے سہارے زندگی کی راہ تلاش کرو، (اللہ) تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور اللہ غفور و رحیم ہے۔

دل اور چہرے کی نورانیت

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَکْثِرْ صَمْتَكَ یَتَوَفَّرْ فِکْرُكَ، وَ یَسْتَنِرْ قَلْبُكَ، وَ یَسْلَمِ النَّاسُ مِنْ یَدَیْكَ.

حضرت علی علیہ السلام: زیادہ سے زیادہ خاموشی اختیار کرو، تاکہ تمہاری فکر میں وسعت پیدا ہو، تمہارا دل منور اور روشن ہو جائے اور لوگ تمہارے ہاتھ سے امان میں ہوں۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: طَلَبْتُ نُوْرَ الْقَلْبِ فَوَجَدْتُهٗ فِیْ التَّفَکُّرِ وَ الْبُکَاءِ، وَ طَلَبْتُ الْجَوَازَ عَلَی الصِّرَاطِ فَوَجَدْتُهٗ فِیْ الصَّدَقَةِ، وَ طَلَبْتُ نُوْرَالْوَجْهِ فَوَجَدْتُهٗ فِیْ صَلَاةِ اللَّیْلِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: میں نے دل کی نورانیت کو تلاش کیا تو اسے غور وفکر کرنے اور (اورخوف خدا سے) رونے میں پایا، پل صراط سے (بآسانی) گزرنے کا (طریقہ اور ذریعہ) تلاش کیا تو اسے صدقہ دینے میں پایا اور چہرے کی نورانیت کو طلب کیا تو اسے نماز تہجد میں پایا۔

ثواب کے کام نور ہیں

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلصَّلَاةُ نُوْرٌ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نماز، نور ہے۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عَلَیْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ: فَاِنَّهٗ نُوْرٌ لَكَ فِی الْاَرْضِ، وَ ذُخْرٌ لَكَ فِیْ السَّمَاءِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قرآن مجید کی تلاوت کو اپنے لئے ضروری اور لازمی قرار دو کیونکہ تلاوت قرآن، تیرے لئے زمین میں نور ہے اور آسمان (یعنی آخرت) میں ذخیرہ ہے۔

قیامت کا نور

عَنْهُ ﷺ: لِرَجُلٍ قَالَ: اُحِبُّ اَنْ اُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ النُّوْرِ: لَا تَظْلِمْ اَحَداً تُحْشَرْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ النُّوْرِ.

رسول اکرم ﷺ: جب ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں دوست رکھتا ہوں بروز قیامت نور کے ساتھ مجھے محشور کیا جائے اور رکھا جائے۔ تو آپ نے فرمایا: کسی پر ظلم نہ کرو تو تمہیں قیامت کے دن نور اور روشنائی میں محشور کیا جائے گا۔

(منتخب میزان الحکمت صفحہ ۵۱۵)

ماہِ مبارک رمضان کے انیسویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	یابارِالٰہ!
وَفِّرْ فِيْهِ حَظِّي مِنْ بَرَكَاتِهٖ	اس مہینے کی برکتوں میں سے میرا حصہ بڑھا دے
وَ سَهِّلْ سَبِيْلِيْ اِلٰى خَيْرَاتِهٖ	(خدایا!) اس ماہ کی خیر و برکت کی طرف میری راہ کو آسان بنادے،
وَ لَا تَحْرِمْنِيْ قَبُوْلَ حَسَنَاتِهٖ	(اے معبود!) اس ماہ کے نیک اعمال کی قبولیت سے مجھے محروم نہ فرما،
يَا هَادِيًا اِلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ	اے واضح و روشن حق کی طرف ہدایت فرمانے والے!

موضوعات اور عناوین

☆ برکات ماہ رمضان سے بہرہ مند ہونا۔

☆ قبول حسنات سے محروم نہ ہونا۔

برکات ماہ رمضان سے بہرہ مند ہونا

فضیلت و برکات ماہ رمضان

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَ الْفُرْقَانِ''

رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن (نازل) کیا گیا جو لوگوں کا رہنما ہے اور اس میں رہنمائی اور حق و باطل میں تمیز کی روشن نشانیاں ہیں.....

(سورہ بقرۃ.....۱۸۵)

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّمَا سُمِّیَ الرَّمَضَانُ لِاَنَّهٗ یَرْمِضُ الذُّنُوْبَ

رسول اکرم ﷺ: ماہ رمضان کو اس لئے رمضان کہتے ہیں کہ وہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔

عَنْهُ ﷺ: لَا تَقُوْلُوْا رَمَضَانَ فَاِنَّ رَمَضَانَ اِسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ لٰکِنْ قُوْلُوْا: شَهْرُ رَمَضَانَ.

رسول اکرم ﷺ: (فقط) ''رمضان'' نہ کہو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، بلکہ ''ماہِ رمضان'' کہا کرو۔

عَنْهُ ﷺ: اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ فِیْ اَوَّلِ لَیْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ لَا تُغْلَقُ اِلٰی آخِرِ لَیْلَةٍ مِنْهُ.

رسول اکرم ﷺ: آسمان کے دروازے ماہِ رمضان کی پہلی رات سے کھول دیے جاتے ہیں اور پھر اس کی آخری رات تک بند نہیں ہوتے۔

عَنْهُ ﷺ: لَوْ یَعْلَمُ الْعَبْدُ مَا فِیْ رَمَضَانَ لَوَدَّ اَنْ یَکُوْنَ رَمَضَانُ السَّنَةَ.

رسول اکرم ﷺ: اگر بندے کو معلوم ہو جائے کہ ماہِ رمضان میں کیا کچھ (برکات) ہیں تو وہ اس بات کو دوست رکھے گا کہ تمام سال ہی ماہِ رمضان رہے.....

ماہِ رمضان میں شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں

فِیْ حَدِیْثٍ: یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِجَبْرَئِیْلَ: اَنْزِلْ عَلَی الْاَرْضِ فَغَلَّ فِیْھَا مَرَدَۃَ الشَّیَاطِیْنَ حَتّٰی لَا یُفْسِدُوْا عَلٰی عِبَادِیْ صَوْمَھُمْ.

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے: ''زمین پر اتر و اور سرکش شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دو تا کہ وہ میرے بندوں کے روزے خراب نہ کریں''

ماہِ رمضان میں مغفرت سے محروم انسان بد بخت ہے،

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ الشَّقِیَّ مَنْ حَرُمَ غُفْرَانَ اللّٰہِ فِیْ ھٰذَا الشَّھْرِ الْعَظِیْمِ.

حضرت رسول ﷺ: بد بخت ہے وہ انسان جو اس عظیم مہینہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی مغفرت سے محروم رہ جائے۔

عَنْہُ ﷺ: اِنَّ الشَّقِیَّ حَقَّ الشَّقِیِّ مَنْ خَرَجَ عَنْہُ ھٰذَا الشَّھْرُ وَلَمْ یُغْفَرْ ذُنُوْبُہٗ.

حضرت رسول ﷺ: صحیح معنوں میں بد بخت انسان وہ ہے جس سے یہ مہینہ نکل جائے اور اس کے گناہ بخشے نہ جائیں۔

عَنْہُ ﷺ: ..... فَمَنْ لَمْ یُغْفَرْ لَہٗ فِیْ رَمَضَانَ فَفِیْ اَیِّ شَھْرٍ یُغْفَرُ لَہٗ؟

حضرت رسول ﷺ: جس شخص کے گناہ ماہِ رمضان میں نہ بخشے جائیں تو پھر کس مہینہ میں بخشے جائیں گے؟

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: مَنْ لَمْ يُغْفَرْ لَهٗ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَمْ يُغْفَرْ لَهٗ اِلٰى مِثْلِهٖ مِنْ قَابِلٍ اِلَّا اَنْ يَشْهَدَ عَرَفَةَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام: جس شخص کے گناہ ماہِ رمضان میں نہ بخشے جائیں تو آئندہ رمضان تک بھی اس کے گناہ نہیں بخشے جائیں گے مگر یہ کہ وہ (نو ذوالحجہ کے دن) میدان عرفات میں حاضر ہو کر استغفار کرے۔

وداعِ ماہِ رمضان

وداعِ ماہِ رمضان کے سلسلے میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی دعا سے اقتباس:

''سلام ہو تجھ پر اے اللہ تبارک و تعالیٰ کے بزرگ ترین مہینہ اور دوستانِ خدا کی عید۔ سلام ہو تجھ پر اے اوقات میں بہترین رفیق، دنوں اور ساعتوں میں بہترین مہینہ، سلام ہو تجھ پر اے وہ مہینہ جس میں امیدیں بر آتی ہیں اور اعمال کی فراوانی ہوتی ہے، سلام ہو تجھ پر اے وہ ہمنشین جو موجود ہو تو اس کی بڑی قدر و منزلت ہوتی ہے، نہ ہونے پر بڑا دکھ ہوتا ہے اور جس کی جدائی الم انگیز ہے..... سلام ہو تجھ پر (اے بابرکت ماہ کہ) تو گناہ گاروں کے لئے کتنا طویل اور مومنوں کے لئے کتنا پر ہیبت ہے۔'' (صحیفہ کاملہ دعا ۴۵)

(میزان الحکمت اردو جلد ۴ صفحہ ۳۲۴)

قبول حسنات سے محروم نہ ہونا

حسنہ (نیکی)

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: وَجَدْتُ الْحَسَنَةَ نُوْرًا فِی الْقَلْبِ وَ زَیْنًا فِی الْوَجْهِ وَ قُوَّةً فِی الْعَمَلِ وَ وَجَدْتُ الْخَطِیْئَةِ سَوَادًا فِی الْقَلْبِ وَ وَهْنًا فِی الْعَمَلِ وَ شَیْنًا فِی الْوَجْهِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: میں نے حسنہ (نیکی) کو دل کا نور، چہرے کی زینت اور عمل کی قوت پایا اور گناہ کو دل کی سیاہی، عمل کی سستی اور چہرے کا عیب پایا۔

اَلْاِمَامُ زَیْنُ الْعَابِدِیْن علیہ السلام: یَا سَوْأَتَاهُ لِمَنْ غَلَبَتْ اِحْدَاتُهُ عَشَرَاتِهِ (یُرِیْدُ اَنَّ السَّیِّئَةَ بِوَاحِدَةٍ وَ الْحَسَنَةَ بِعَشَرَةٍ.)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام: ہائے رسوائی اس شخص کی جس کی اکائیاں اس کی دہائیوں پر غالب آجائیں۔ (اس سے آپ علیہ السلام کی مراد یہ ہے کہ برائی ایک شمار ہوتی ہے جبکہ نیکی دس گنا ہوتی ہے)۔

افضل ترین نیکی

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: (لَمَّا سُئِلَ عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَیُّ حَسَنَةٍ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰہِ؟) قَالَ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حُسْنُ الْخُلُقِ وَ التَّوَاضُعَ وَ الصَّبْرُ عَلَی الْبَلِیَّةِ وَ الرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ قَالَ: اَیُّ سَیِّئَةٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ؟ قَالَ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): سُوْءُ الْخُلُقِ وَ الشُّحُّ الْمُطَاعُ.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جب آپ سے ایک شخص نے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل نیکی کون سی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن خلق، تواضع، مصیبت پر صبر اور قضا الٰہی پر راضی ہونا۔ اس نے پھر پوچھا کون سی برائی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین ہے؟ فرمایا: بدخلقی اور ایسا بخل جس کی پیروی کی جائے۔

نیکی کے ذریعہ خوشخبری

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ سَأَتْهُ سَيِّئَةٌ وَ سَرَّتْهُ حَسَنَةٌ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جسے بدی بری لگے اور نیکی خوش کردے وہ مومن ہوتا ہے۔

اَلْاِمَامُ الرِّضَا علیہ السلام: اَلْمُؤْمِنُ، اَلَّذِیْ اِذَا اَحْسَنَ اِسْتَبْشَرَ وَ اِذَا اَسَاءَ اِسْتَغْفَرَ.

حضرت امام علی رضا علیہ السلام: مومن وہ ہوتا ہے، جو نیک کام کر کے خوش ہو جاتا ہے اور جب برا کام کرتا ہے تو استغفار کرتا ہے۔

(میزان الحکمت اردو۔ جلد۲ صفحہ ۶۸۷)

ماہِ مبارک رمضان کے بیسویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ	یابارِالٰہ!
اِفْتَحْ لِیْ فِیْہِ اَبْوَابَ الْجِنَانِ	میرے لئے اس ماہ میں جنت کے دروازے کھول دے،
وَ اَغْلِقْ عَنِّی فِیْہِ اَبْوَابَ النِّیْرَانِ	(اے معبود!) آتش جہنم کے دروازوں کو اس دن (اور ماہ) میں میرے لئے بند کردے،
وَ وَفِّقْنِیْ فِیْہِ لِتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ	(خداوندا!) مجھے اس دن (اور ماہ) میں تلاوت قرآن کی توفیق عطا فرما،
یَا مُنْزِلَ السَّکِیْنَۃِ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ	اے مومنین کے دلوں میں سکون و اطمینان نازل کرنے والے!

موضوعات اور عناوین

☆ جنت کے دروازوں کو کھولنے کی درخواست ☆ جہنم کے دروازوں کو بند رکھنے کی خواہش

☆ تلاوت قرآن مجید کی توفیق طلب کرنا ☆ سکون واطمینان قلبی

جنت کے دروازوں کو کھولنے کی درخواست

ا۔ جنت

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَسَارِعُوْآ اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ لا اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ''

اور اپنے پروردگار کی بخشش اور جنت کی طرف دوڑ پڑو، جس کی وسعت سارے آسمان وزمین کے برابر ہے اور پرہیزگاروں کے لئے مہیا کی گئی ہے۔ (سورہ آلِ عمران.....۱۳۳)

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلَا وَ اِنِّیْ لَمْ اَرَ کَالْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا وَ لَا کَالنَّارِ نَامَ هَارِبُهَا.

حضرت علی علیہ السلام: یاد رکھو! میں نے جنت کی مانند کسی چیز کو نہیں دیکھا، جس کے طلبگار سوئے ہوئے ہوں اور نہ ہی جہنم کی مانند کسی چیز کو دیکھا کہ جس سے بھاگنے والے سو رہے ہوں۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنِ اشْتَاقَ اِلَی الْجَنَّةِ، سَارِعْ فِی الْخَیْرَاتِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو جنت کا مشتاق ہے اسے نیکیوں کی طرف تیزی کرنا چاہئے۔

اَلْاِمَامُ السَّجَّادُ علیہ السلام: اِعْلَمُوْا اَنَّهُ مِنَ اشْتَاقَ اِلَی الْجَنَّةِ، سَارِعْ اِلَی الْحَسَنَاتِ وَ سَلَا عَنِ الشَّهَوَاتِ، وَ مَنْ اَشْفَقَ مِنَ النَّارِ، بَادِرْ بِالتَّوْبَةِ اِلَی اللّٰهِ مِنْ ذُنُوْبِهٖ وَ رَاجِعْ عَنِ الْمَحَارِمِ.

امام زین العابدین علیہ السلام: تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ نیکیوں کی طرف جلدی کرتا ہے اور خواہشاتِ نفسانی سے کنارہ کشی کرتا ہے اور جو جہنم سے ڈرتا ہے وہ اپنے رب کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے توبہ کی طرف جلدی کرتا ہے اور حرام چیزوں سے منہ موڑ لیتا ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌ علیہ السلام: اَلْجَنَّةُ، اَفْضَلُ الْغَایَةِ.

امام علی علیہ السلام: جنت، افضل ترین مقصد ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْجَنَّةُ، جَزَاءُ الْمُطِیْعِ.

حضرت علی علیہ السلام: جنت، اطاعت گزاروں کی جزاء ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْجَنَّةُ، دَارُ الْاَمَانِ.

حضرت علی علیہ السلام: جنت، دارالامان ہے (یعنی امن وامان کا گھر ہے)۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْجَنَّةُ، غَایَةُ السَّابِقِیْنَ، اَلنَّارُ، غَایَةُ الْمُفْرِطِیْنَ.

حضرت علی علیہ السلام: جنت، (نیکیوں کی طرف) سبقت کرنے والوں کا مطلوب ومقصود ہے جب کہ جہنم کوتاہیاں کرنے والوں کا مقصود ومطلوب ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلدُّنْیَا دَارُ الْاَشْقِیَاءِ، اَلْجَنَّةُ دَارُ الْاَتْقِیَاءِ۔

حضرت علی علیہ السلام: دنیا شقی لوگوں کا گھر ہے جبکہ جنت، متقی لوگوں کا مقام ہے۔

۲۔تمہاری جانوں کی قیمت صرف جنت ہی ہے

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ'' (سورہ توبہ.....۱۱۱)

اس میں تو شک ہی نہیں کہ اللہ نے مومنین سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس بات پر خرید لئے ہیں کہ (ان کی قیمت) ان کیلئے بہشت ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌ علیہ السلام: اِنَّهٗ لَیْسَ لِاَنْفُسِکُمْ ثَمَنٌ اِلَّا الْجَنَّةَ فَلَا تَبِیْعُوْهَا اِلَّا بِهَا.

حضرت علی علیہ السلام: سچی بات تو یہ ہے کہ تمہاری جانوں کی قیمت صرف جنت ہے۔لہٰذا تم اپنی جانوں کو جنت کے سوا کسی اور چیز کے بدلے میں نہ بیچو۔

۳۔ جنت کی قیمت

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَمَنُ الْجَنَّةِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام: ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہنا ہی جنت کی قیمت ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: ثَمَنُ الْجَنَّةِ، اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ.

امام علی علیہ السلام: جنت کی قیمت عملِ صالح ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: ثَمَنُ الْجَنَّةِ، اَلزُّهْدُ فِی الدُّنْیَا.

امام علی علیہ السلام: جنت کی قیمت دنیا سے روگردانی ہے۔

۴۔ جنت میں داخلہ کی شرائط

اَلْاِمَامُ الرِّضَا علیہ السلام: فِی حَدِیْثِ سِلْسِلَةِ الذَّهَبِ عَنْ اٰبَائِهٖ علیہم السلام سَمِعنَاُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَقُوْلُ: سَمِعْتُ جِبْرَئِیْلَ علیہ السلام یَقُوْلُ سَمِعْتُ اللّٰهَ جَلَّ جَلَالَهٗ یَقُوْلُ:

امام علی رضا علیہ السلام: ''حدیث سلسلۃ الذہب'' (یعنی طلائی سند والی حدیث) میں اپنے آباء و اجداد علیہم السلام سے روایت فرماتے ہیں: ''ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، انہوں نے فرمایا: میں نے جبرئیل علیہ السلام سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے سنا کہ اللہ فرماتا ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حِصْنِیْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ

''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' میرا قلعہ ہے۔ جو شخص میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا وہ عذاب سے بچ جائے گا۔

(قَالَ الرَّاوِیْ فَلَمَّا مَرَّتِ الرَّاحِلَةُ نَادَانَا)

راوی کہتا ہے کہ جب (امام علیہ السلام کی) سواری آگے چلی تو انہوں نے ہمیں پکار کر فرمایا:

بِشُرُوْطِهَا! وَ اَنَا مِنْ شُرُوْطِهَا.

''یہ کہنا کچھ شرائط کے ساتھ مشروط ہے، اور ان شرائط میں سے میں بھی ایک ہوں۔''

۵۔ جنت میں داخل ہونے کے اسباب

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ''

اور جو شخص اچھے (اچھے) کام کرے گا (خواہ) مرد ہو یا عورت، اور ایماندار (بھی) ہو، تو ایسے ہی لوگ بہشت میں داخل ہوں گے۔

(سورہ نساء.....۱۲۴)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا''

یہی وہ بہشت ہے کہ ہمارے بندوں میں سے جو پرہیز گار ہو گا ہم اسے اس کا وارث بنائیں گے۔ (سورہ مریم.....۶۳)

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَکْثَرُ مَا تَلِجُ بِهِ اُمَّتِی الْجَنَّةَ: تَقْوَی اللّٰهِ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ.

رسول اکرم ﷺ: میری امت کے اکثر لوگ جس بات کے ذریعے جنت میں جائیں گے، وہ خدا کا تقویٰ اور حُسنِ اخلاق ہے۔

عَنْهُ ﷺ : یَا اُسَیْدُ! اَتُحِبُّ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. ، اَحِبَّ لِاَخِیْكَ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ.

حضرت رسول اکرم ﷺ: ''اے اُسَیْد! کیا تم بہشت (جانے) کو پسند کرتے ہو؟'' اس نے کہا: ''جی ہاں!'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو بات تم اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے بھی پسند کرو''۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: اَرْبَعْ مَنْ كُنَّ فِيْهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةَ:

امام محمد باقر علیہ السلام: جس شخص میں چار صفات پائی جائیں گی اس کے لئے خدا جنت میں گھر بنائے گا،

مَنْ آوٰى الْيَتِيْمَ،

۱۔یتیم کو پناہ دینا،

وَ رَحِمَ الضَّعِيْفَ،

۲۔کمزور پر رحم کرنا،

وَ اَشْفَقَ عَلٰى وَالِدَيْهِ،

۳۔اپنے والدین پر شفقت کرنا

وَ رَفِقَ بِمَمْلُوْكِهٖ.

۴۔اور غلام اور ماتحت کے ساتھ نرمی کرنا۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اَرْبَعْ، مَنْ اَتَى بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ:

امام جعفر صادق علیہ السلام: چار چیزیں ایسی ہیں کہ جو شخص بھی ان میں سے کسی ایک کو بجا لائے گا بہشت میں جائے گا:

مَنْ سَقٰى هَامَةً ظَامِئَةً

۱۔کسی پیاسے کو پانی پلانا،

اَوْ اَشْبَعَ كَبِدًا جَائِعَةً

۲۔بھوکے کو سیر کرنا،

اَوْ كَسَا جِلْدَةً عَارِيَةً

۳۔بے لباس کو لباس پہنانا

اَوْ اَعْتَقَ رَقَبَةً عَانِيَةً.

۴۔یا اسیر کو آزاد کرانا۔

حضرت علی علیہ السلام: جس شخص میں چھ صفات پائی جائیں گی وہ جنت میں جائے گا اور جہنم کی طرف بھاگنے سے بچ سکے گا:

(۱) خدا کو پہچانے اور اس کی اطاعت کرے

(۲) شیطان کو پہچانے اور اس کی نافرمانی کرے

(۳) حق کو پہچانے اور اس کی پیروی کرے

(۴) باطل کو پہچانے اور اس سے بچے

(۵) دنیا کو پہچانے اور اسے چھوڑ دے

(۶) آخرت کو پہچانے اور اسے طلب کرے۔

۶۔ جن لوگوں کے لئے جنت کی ضمانت دی گئی ہے؟

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ ضَمِنَ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ وَ مَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ، ضَمِنْتُ لَهُ الْجَنَّةَ.

رسول اکرم ﷺ: جو شخص مجھے دو چیزوں کی ضمانت دے دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں (۱) دونوں داڑھوں کے درمیانی حصے (زبان) کی (۲) اور دونوں ٹانگوں کے درمیانی حصے (شرمگاہ) کی۔

عَنْهُ ﷺ: تَقَبَّلُوْا لِیْ بِسِتٍّ اَتَقَبَّلُ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ:

رسول اکرم ﷺ: تم میری طرف سے چھ چیزوں کو قبول کرلو، میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں:

اِذَا حَدَّثْتُمْ فَلَا تُكَذِّبُوْا

(۱) جب بات کرو تو جھوٹ نہ بولو۔

وَ اِذَا وَعَدْتُمْ فَلَا تَخْلَفُوْا

(۲) جب وعدہ کرو تو اس کی خلاف ورزی نہ کرو۔

وَ اِذَا ائْتُمِنْتُمْ فَلَا تَخُوْنُوْا

(۳) جب تمہیں امانت دی جائے تو اس میں خیانت نہ کرو۔

وَ غُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ

(۴) اپنی آنکھوں کو بند رکھو۔

وَ احْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ

(۵) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو

وَ كُفُّوْا اَیْدِیَكُمْ وَ اَلْسِنَتَكُمْ.

(۶) اور اپنے ہاتھوں اور زبان کو روکے رکھو۔

۷۔ جن لوگوں پر بہشت حرام ہے

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰهُ النَّارُ''

یادرکھو جس نے خدا کا شریک بنایا اس پر خدا نے بہشت کو حرام کردیا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ (سورہ مائدہ.....۷۲)

۸۔ جنت میں داخل نہ ہونے والے لوگ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ علیہم السلام کے فرامین کی روشنی میں مندرجہ ذیل افراد جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

۱۔ خدا کے احکام اور فرامین کو رد کرنے والے،

۲۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ معصومین علیہم السلام کے فرامین کو رد کرنے والے،

۳۔ ائمہ معصومین علیہم السلام کی ولایت کا انکار کرنے والے،

۴۔ کسی مومن کے حق کو روکنے والے،

۵۔ چغل خور،

۶۔ دائمی شرابی،

۷۔ دیوث اور بدکار،

۸۔ احسان جتلانے والے،

۹۔ غیبت کرنے والا،

۱۰۔ بخیل اور خائن،

۱۱۔ جھوٹ بولنے والا،

۱۲۔ ماں باپ کا نافرمان،

۱۳۔ قطع رحمی کرنے والا،

۱۴۔ زنا کار بوڑھا،

۱۵۔ بداخلاق اور بدکلام،

۱۶۔ غاصب اور ظالم

جنت میں سب سے پہلے کون جائے گا

اَلْاِمَامُ عَلِی علیہ السلام: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَنْتَ اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ.

حضرت علی علیہ السلام: مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تم ہو گے۔''

فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اَدْخُلُھَا قَبْلَکَ؟

میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپؐ سے بھی پہلے جاؤں گا؟

قَالَ: نَعَمْ لِاَنَّکَ صَاحِبُ لِوَائِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ کَمَا اَنَّکَ صَاحِبُ لِوَائِیْ فِی الدُّنْیَا

فرمایا: ''ہاں! کیونکہ تم آخرت میں میرے علمبردار ہو گے جس طرح دنیا میں میرے علمبردار ہو،

وَ صَاحِبُ اللِّوَاءِ ھُوَ الْمُتَقَدِّمُ.

اور علمبردار ہمیشہ آگے ہوا کرتا ہے.....''

(میزان الحکمت اردو۔ جلد۲ صفحہ۱۴۹)

جہنم کے دروازوں کو بند رکھنے کی خواہش

ا۔ جہنم

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''اِنَّ جَھَنَّمَ کَانَتْ مِرْصَادًا ۙ لِّلطّٰغِیْنَ مَاٰبًا''

بے شک جہنم گھات (کی جگہ) ہے، سرکشوں کا وہی ٹھکانہ ہے۔ (سورۂ النبا.....۲۱۔۲۲)

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اِحْذِرُوْا نَارًا قَعْرُهَا بَعِیْدٌ، وَ حَرُّهَا شَدِیْدٌ، وَ عَذَابُهَا جَدِیْدٌ، دَارٌ لَیْسَ فِیْهَا رَحْمَةٌ وَ لَا تُسْمَعُ فِیْهَا دَعْوَةٌ، وَ لَا تُفْرَجُ فِیْهَا کُرْبَةٌ.

حضرت علی علیہ السلام: ایسی آگ سے بچو جس کی گہرائی بڑی دور تک ہو گی، جس کا عذاب ہمیشہ نیا ہو گا، ایسا گھر ہو گا جس میں رحمت کا نام ونشان نہیں ہو گا، جس میں کسی قسم کی آواز نہیں سنی جائے گی اور جس میں مصیبتوں سے چھٹکارا نہیں ہو گا۔

۲۔ جہنم کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُودُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ''

پس اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے۔ (سورہ البقرۃ.....۲۴)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَکَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا'' (سورہ جن.....۱۵)

اور رہے نافرمان، تو وہ جہنم کا ایندھن ہوں گے۔

۳۔ یہی لوگ جہنمی ہیں

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ کَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَ لَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا؟ اُولٰٓئِكَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ؟ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ'' (سورۂ اعراف.....۱۷۹)

اور یقیناً ہم نے جنات اور انسانوں کی ایک کثیر تعداد کو گویا جہنم کے واسطے پیدا کیا کہ ان کے پاس دل تو ہیں مگر (قصداً) ان سے سمجھتے نہیں، آنکھیں ہیں مگر (قصداً) ان سے دیکھتے نہیں، ان کے کان تو ہیں مگر (قصداً) ان سے سننے کا کام نہیں لیتے، (غرض) یہ لوگ گویا جانور ہیں، بلکہ اس سے بھی کہیں گئے گزرے ہوئے۔ یہی لوگ (امورِ حق سے) بالکل بے خبر ہیں۔

۴۔ جہنم سے کون لوگ نجات پائیں گے؟

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: لَنْ یَنْجُوْ مِنَ النَّارِ اِلَّا التَّارِكُ عَمَلَهَا.

حضرت علی علیہ السلام: جہنم سے صرف اور صرف وہی لوگ نجات پائیں گے جو جہنم والے اعمال انجام نہیں دیں گے۔

۵۔ سخت ترین عذاب کسے ملے گا؟

عَنْهُ علیہ السلام : اَشَدُّ النَّاسِ عُقُوْبَةً، رَجُلٌ كَافَئَ الْاِحْسَانَ بِالْاِسَائَةِ.

حضرت علی علیہ السلام: وہ شخص سخت ترین سزا کا مستحق ہو گا جو نیکی کا بدلہ برائی کے ساتھ دیتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَلْمُتَسَخِّطُ لِقَضَاءِ اللّٰهِ.

حضرت علی علیہ السلام: بروزِ قیامت وہ شخص سخت ترین سزا پائیگا جو خدا کی قضا پر غصہ کا اظہار کرتا ہے۔

(میزان الحکمت اردو جلد ۲ صفحہ ۲۵۹)

ماہِ مبارک رمضان کے اکیسویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	یاباریِ الٰہ!
اِجْعَلْ لِيْ فِيْهِ اِلٰى مَرْضَاتِكَ دَلِيْلًا	اس دن (اور ماہ) میں اپنی خوشنودی اور رضا کی طرف میری رہنمائی فرما،
وَ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْهِ عَلَيَّ سَبِيْلًا	(اے معبود!) اس دن (اور ماہ) میں شیطان کے میری طرف آنے کا کوئی راستہ قرار نہ دے،
وَ اجْعَلِ الْجَنَّةَ لِيْ مَنْزِلًا وَ مَقِيْلًا	(خدایا!) جنت کو میرا مکان اور آرام کرنے کی جگہ قرار دے،
يَا قَاضِيَ حَوَائِجِ الطَّالِبِيْنَ	اے طلب کرنے والوں کی حاجتوں کو پورا کرنے والے!

موضوعات اور عناوین

☆ رضا و خوشنودی خدا کی طرف راہنمائی کی درخواست

☆ شیطان کو اپنے اوپر مسلط نہ ہونے دینا ☆ جنت کو منزلِ مقصود قرار دینا۔

شیطان کو اپنے اوپر مسلط نہ ہونے دینا

۱۔شیطان کے ساتھ اللہ کے سلوک سے عبرت حاصل کرو

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: فَاعْتَبِرُوْا بِمَا كَانَ مِنْ فِعْلِ اللّٰهِ بِاِبْلِيْسَ اِذْ اَحْبَطَ عَمَلَهُ الطَّوِيْلَ وَ جُهْدَهُ الْجَهِيْدَ وَ كَانَ قَدْ عَبَدَ اللّٰهَ سِتَّةَ اٰلَافِ سَنَةٍ لَا يُدْرٰى اَمِنْ سَنِيَ الدُّنْيَا اَمْ مِنْ سَنِيِّ الْاٰخِرَةِ، عَنْ كِبَرِ سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ.....

حضرت علی علیہ السلام: اللہ تعالیٰ نے شیطان کے ساتھ جو کچھ کیا اس سے عبرت حاصل کرو، کہ اس کی طویل عبادتوں اور بھرپور کوششوں پر اس کے ایک گھڑی کے تکبر اور گھمنڈ نے پانی پھیر دیا، حالانکہ اس نے چھ ہزار برس تک، جو پتہ نہیں دنیا کے سال تھے یا آخرت کے، اللہ کی عبادت کی تھی۔

۲۔شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''وَ قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۙ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ'' (سورۂ مومنون.....۹۷،۹۸)

اور دعا کرو کہ اے میرے پالنے والے شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے پروردگار اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان میرے پاس آئیں۔

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ''

پس جب قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرلیا کرو۔ (سورۂ نحل ۹۸)

۳۔شیطان انسان کا دشمن ہے

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ: ''اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا''

بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے۔ پس تم بھی اسے اپنا دشمن بنائے رہو۔ (سورۂ فاطر.....۶)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ''

اس میں تو شک ہی نہیں کہ شیطان انسان کا کھلم کھلا دشمن ہے۔ (سورۂ یوسف.....۵)

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اِحْذَرُوْا عَدُوًّا نَفَذَ فِی الصُّدُوْرِ خَفِیًّا وَ نَفَثَ فِی الْاٰذَانِ نَجِیًّا

حضرت علی علیہ السلام: ایسے دشمن سے بچتے رہو جو سینوں میں چپکے سے داخل ہو جاتا ہے اور خاموشی سے کانوں میں پھونک مارتا ہے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: لَقَدْ نَصَبَ اِبْلِیْسُ حَبَائِلَهٗ فِیْ دَارِ الْغُرُوْرِ فَمَا یَقْصِدُ فِیْهَا اِلَّا اَوْلِیَائَنَا.....

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: ابلیس نے دھوکا کے اس گھر (دنیا) میں اپنے پھندے نصب کئے ہوئے ہیں جن سے صرف وہ ہمارے دوستوں کو شکار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

۴۔ شیطان تمہیں بہکا نہ دے

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ لَا یَفْتِنَنَّکُمُ الشَّیْطٰنُ کَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَیْکُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ'' (سورۂ اعراف.....۲۷)

اے اولادِ آدم (ہوشیار رہو!) کہیں شیطان تمہیں بہکا نہ دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ (آدم وحوا) کو بہشت سے نکلوا دیا تھا۔

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''کُتِبَ عَلَیْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ یُضِلُّهٗ وَ یَهْدِیْهِ اِلٰی عَذَابِ السَّعِیْرِ'' (سورہ الحج:۳،۴)

یہ لکھا جا چکا ہے کہ جس نے اس (شیطان) سے دوستی کی وہ یقیناً اسے گمراہ کر کے چھوڑے گا اور دوزخ کے عذاب تک پہنچا دے گا۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلْفِتَنُ ثَلَاثٌ: حُبُّ النِّسَاءِ، وَ هُوَ سَیْفُ الشَّیْطَانِ وَ شُرْبُ الْخَمْرِ، وَ هُوَ فَخُّ الشَّیْطَانِ، وَ حُبُّ الدِّیْنَارِ وَ الدِّرْهَمِ، وَ هُوَ سَهْمُ الشَّیْطَانِ.

حضرت علی علیہ السلام: بہکا دینے والے فتنے تین طرح کے ہیں۔ عورت کی محبت جو شیطان کی تلوار ہے۔ شراب خواری جو شیطان کا جال ہے۔ اور دولت کی محبت جو شیطان کا تیر ہے۔

۵۔شیطان سب کو گمراہ کرتا ہے۔

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۙ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ''(سورہ ص.....۸۲،۸۳)

شیطان بولا: تیری ہی عزت وجلال کی قسم!ان میں سے تیرے خالص بندوں کے سوا سب کے سب کو گمراہ کروں گا۔

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ:''وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّیْطٰنَ اِلَّا قَلِیْلًا''(سورہ نساء.....۸۳)

اور اگر تم (مسلمانوں) پر خدا کا فضل اور مہربانی نہ ہوتی تو چند آدمیوں کے سوا سب کے سب شیطان کی پیروی کرنے لگتے۔

۶۔شیطان کی فریب کاریاں

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: یَا کُمَیْلُ! اِنَّ اِبْلِیْسَ لَا یَعِدُ عَنْ نَفْسِهٖ وَ اِنَّمَا یَعِدُ عَنْ رَبِّهٖ لِیَحْمِلَهُمْ عَلٰی مَعْصِیَتِهٖ فَیُوَرِّطَهُمْ.

حضرت علی علیہ السلام: اے کمیل! شیطان اپنی طرف سے نہیں، بلکہ اپنے رب کی طرف سے لوگوں کے ساتھ وعدے کرتا ہے تا کہ وہ اس طرح (لوگوں کا اعتماد حاصل کر کے) لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر آمادہ کرے اور انہیں گناہوں کے گرداب میں ڈال دے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: یَقُوْلُ اِبْلِیْسُ لِجُنُوْدِهٖ: اَلْقُوْا بَیْنَهُمُ الْحَسَدَ وَ الْبَغْیَ فَاِنَّهُمَا یَعْدِلَانِ عِنْدَ اللّٰهِ الشِّرْكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام: ابلیس اپنے لشکر کو حکم دیتا ہے کہ انسانوں کے درمیان حسد اور سرکشی پھیلاؤ کیونکہ یہ دونوں اللہ کے نزدیک ''شرک'' کے ہم پلہ ہیں۔

۷۔شیطان سے محفوظ رکھنے والی چیزیں

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''اِنَّهٗ لَیْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ'' (سورہ النحل.....۹۹)

اس میں شک نہیں کہ جو لوگ ایمان دار ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں: ان پر اس (شیطان) کا قابو نہیں چلتا۔

۸۔شیطان کو بھگانے والی چیزیں

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ: اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِشَیْءٍ اِنْ اَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْهُ تَبَاعَدَ الشَّیْطَانُ عَنْکُمْ کَمَا تَبَاعَدَ الْمَشْرِقُ مِنَ الْمَغْرِبَ؟

قَالُوْا: بَلٰی،

قَالَ:

الصَّوْمُ یُسَوِّدُ وَجْهَهٗ وَ الصَّدَقَةُ تَکْسِرُ ظَهْرَهٗ

وَ الْحَبُّ فِی اللّٰهِ وَ الْمُوَازِرَةُ عَلَی الْعَمَلِ الصَّالِحِ یَقْطَعُ دَابِرَهٗ

وَ الْاِسْتَغْفَارُ یَقْطَعُ وَتِیْنَهٗ.

رسول اکرم ﷺ: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم اس پر عمل پیرا ہو جاؤ تو شیطان تم سے اس قدر دور ہو جائے جس قدر مغرب سے مشرق ہے؟

انہوں نے عرض کیا: ضرور ارشاد فرمائیے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

روزہ اس کا منہ کالا کرتا ہے صدقہ اس کی کمر توڑ دیتا ہے۔

راہِ خدا میں محبت اور عمل صالح میں دوسروں کے ہاتھ بٹانے سے اس کی پشت ٹوٹ جاتی ہے۔

اور استغفار اس کی شہ رگ کو قطع کر دیتی ہے۔

(میزان الحکمت جلد ۵ صفحہ ۱۳۰)

ماہِ مبارک رمضان کے بائیسویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَللّٰهُمَّ	یاباریِ الٰہ!
اِفْتَحْ لِيْ فِيْهِ اَبْوَابَ فَضْلِكَ	میرے لئے اس دن (اور ماہ) میں اپنے فضل وکرم کے دروازے کھول دے،
وَ اَنْزِلْ عَلَيَّ فِيْهِ بَرَكَاتِكَ	(خداوندا!) مجھ پر اس دن (اور ماہ) میں اپنی برکتوں کو نازل فرما،
وَ وَفِّقْنِيْ فِيْهِ لِمُوْجِبَاتِ مَرْضَاتِكَ	(اے معبود!) مجھے اس دن (اور ماہ) میں اپنی خوشنودی اور رضا کے حاصل کرنے کے لئے ذرائع اور اسباب، اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما،
وَ اَسْكِنِّيْ فِيْهِ بُحْبُوْحَاتِ جَنَّاتِكَ	(اے خدا!) اس دن (اور ماہ) میں مجھے اپنی جنت کے باغات کے وسط اور مرکز میں جگہ عنایت فرما،
يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ.	اے مضطر اور ناچار لوگوں کی دعاؤں کو قبول فرمانے والے!

موضوعات اور عناوین

☆ خدا کے فضل وکرم کے دروازوں کا کھلا رہنا

☆ برکات کے نزول کی درخواست۔

☆ خوشنودیٔ خدا کے اسباب کو اختیار کرنا

☆ مضطر اور ناچار لوگوں کی دعا کی قبولیت

برکات کے نزول کی درخواست

بابرکت انسان

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: وَ جَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ .....(سورہ مریم.....۳۱)

اور (خدایا) میں چاہے کہیں ہوں مجھے بابرکت بنا.....۔

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: وَ قُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا.....(سورہ مومنون.....۲۹)

اور دعا کرو کہ میرے پالنے والے تو مجھ کو بابرکت جگہ میں اتارنا.....۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَ جَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا: نَفَّاعًا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: خداوند عالم کے اس قول (''وَ جَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا'' مجھے بابرکت بنا) سے مراد یہ ہے کہ خداوندا مجھے (مخلوقِ خدا کو) بہت زیادہ فائدہ پہنچانے والا قرار دے۔

اسبابِ برکت

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ (سورہ اعراف.....۹۶)

اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اور پرہیزگار بنتے تو ہم ان پر آسمان و زمین کی برکتوں (کے دروازے) کھول دیتے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: کِیْلُوْا طَعَامَکُمْ، فَاِنَّ الْبَرَکَةَ فِیْ الطَّعَامِ الْمَکِیْلِ

رسول اکرم ﷺ: اپنے کھانے کی چیزوں کو تولا کرو کیونکہ تولے ہوئے مال میں برکت ہوتی ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثٌ فِیْهِنَّ الْبَرَکَةُ:

رسول اکرم ﷺ: تین چیزوں میں برکت ہوتی ہے:

اَلْبَیْعُ اِلٰی اَجَلٍ

مقررہ مدت تک کا سودہ،

وَ الْمُقَارِضَةُ

دوسرے کو قرضہ دینا

وَ اَخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِیْرِ لِلْبَیْتِ لَا لِلْبَیْعِ

اور گھر کے استعمال کے لئے گیہوں میں جو ملانا، نہ کہ فروخت کرنے کے لئے۔

اَلْاِمَامُ الرَّضَا علیہ السلام: اَوْحَی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی نَبِیٍّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ: اِذَا اُطِعْتُ رَضِیْتُ وَ اِذَا رَضِیْتُ بَارَکْتُ وَ لَیْسَ لِبَرَکَتِیْ نِهَایَةٌ.....

حضرت امام رضا علیہ السلام: خداوند عالم نے ایک نبی کی طرف وحی کی: اگر میری اطاعت کی جائے تو میں راضی ہوں گا اور جب میں راضی ہوں گا تو برکتیں نازل کروں گا اور میری برکتوں کی کوئی انتہا نہیں.....

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: بِالْعَدْلِ تَتَضَاعَفُ الْبَرَکَاتُ

حضرت امام علی علیہ السلام: عدل وانصاف کی وجہ سے برکتیں دوبالا ہوتی ہیں۔

برکت کے منافی امور

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: وَ لٰکِنْ کَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ

مگر (افسوس) انہوں نے (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا، تو ہم نے بھی ان کے کرتوتوں کی بدولت ان کو (عذاب میں) گرفتار کیا۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَرْبَعٌ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اِلَّا خَرِبَ وَ لَمْ یَعْمُرْ بِالْبَرَکَةِ : اَلْخِیَانَةُ، وَ السَّرِقَةُ، وَ شُرْبُ الْخَمْرِ، وَ الزِّنَا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: چار چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کسی گھر میں ان سے ایک بھی داخل ہو جائے تو اسے برباد کر دیتی ہے اور اس سے برکت اٹھ جاتی ہے: خیانت، چوری، شراب خواری اور زنا۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: یَا دَاوٗدُ! اِنَّ الْحَرَامَ لَا یَنْمٰی وَ اَنْ نَمٰی لَمْ یُبَارَکْ لَهٗ فِیْهِ، وَ مَا اَنْفَقَهٗ لَمْ یُوْجَرْ عَلَیْهِ وَ مَا خَلَفَهٗ کَانَ زَادَهٗ اِلَی النَّارِ

حضرت علی علیہ السلام: اے داؤد ضرمی! حرام کبھی نہیں بڑھتا، اگر بڑھے بھی تو اس میں برکت نہیں ہوتی، اگر اسے (راہِ خدا میں) خرچ کیا جائے تو اس کا اجر نہیں ملتا اور اس میں جو کچھ مرنے والے کے پیچھے رہ جائے وہ اس کے لئے جہنم کا زادِ راہ ہوتا ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اِذَا ظَهَرَتِ الْخِیَانَاتُ اِرْتَفَعَتِ الْبَرَکَاتُ

حضرت علی علیہ السلام: جب خیانتیں کھلم کھلا ہونے لگیں گی تو برکتیں بھی اٹھالی جائیں گی۔

(میزان الحکمت اردو بلدا صفحہ ۶۱۲)

ماہِ مبارک رمضان کے تیئسویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	یابارِالٰہ!
اِغْسِلْنِیْ فِیْهِ مِنَ الذُّنُوْبِ	مجھے اس دن (اور ماہ) میں گناہوں (کی میل کچیل) سے پاک وصاف کردے،
وَطَهِّرْنِیْ فِیْهِ مِنَ الْعُیُوْبِ	(خدایا!) مجھے اس دن (اور ماہ) میں عیوب و نقائص سے پاک کردے،
وَ امْتَحِنْ قَلْبِیْ فِیْهِ بِتَقْوَی الْقُلُوْبِ	(اے معبود!) اس دن (اور ماہ) میں میرے دل کو آزما کر اہل تقویٰ کے دلوں کا درجہ ورتبہ عنایت فرما،
یَا مُقِیْلَ عَثَرَاتِ الْمُذْنِبِیْنَ	اے گناہگاروں کی لغزشوں کو معاف فرمانے والے!

موضوعات اور عناوین

☆ گناہوں سے پاکیزگی ☆ ظاہری اور باطنی عیوب ونقائص سے پاک ہونا

☆ قلب کی آزمائش اور تقویٰ

ظاہری وباطنی عیوب ونقائص سے پاک ہونا

طہارت ظاہری

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلطَّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ۔

رسول اکرم ﷺ: طہارت و پاکیزگی، جزو ایمان ہے۔

عَنْہُ ﷺ: اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ طَھُوْرَہٗ...

رسول اکرم ﷺ: سب سے پہلے بندہ سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی طہارت و پاکیزگی ہے۔

عَنْہُ ﷺ: لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طَھُوْرٍ۔

رسول اکرم ﷺ: طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔

طہارت معنویہ

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْم: ''خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَ تُزَکِّیْھِمْ بِھَا''

(اے رسول ﷺ!) تم ان کے مال کی زکوٰۃ لو اور اس کی بدولت ان کو (گناہوں سے) پاک وصاف کردو۔ (سورۂ توبہ.....۱۰۳)

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اِنَّ تَقْوَی اللّٰہِ دَوَاءُ دَاءِ قُلُوْبِکُمْ ....وَ طَھُوْرُ دَنَسِ اَنْفُسِکُمْ۔

حضرت علی علیہ السلام: تقویٰ (اختیار کرو اور دل میں خدا کا خوف رکھو کیونکہ یہ) تمہارے دلوں کے امراض کا علاج اور نفس کو کثافتوں سے پاک کرتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اِنْ كُنْتُمْ لَا مُحَالَةَ مُتَطَهِّرِيْنَ فَتَطَهَّرُوْا مِنْ دَنَسِ الْعُيُوْبِ۔

حضرت علی علیہ السلام: اگر تم واقعی پاک و پاکیزہ رہنا چاہتے ہو تو عیبوں (اور گناہوں) کی کثافتوں سے پاک رہنے کی کوشش کرو۔

عَنْهُ علیہ السلام : طَهِّرُوْا قُلُوْبَكُمْ مِنَ الْحَسَدِ۔

حضرت علی علیہ السلام: اپنے نفسوں کو حسد (کی کثافتوں) سے پاک کرو۔

(میزان الحکمت جلد ۵ صفحہ ۸۰۹)

قلب کی آزمائش اور تقویٰ

۱۔ امتحان اور آزمائش

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْم: ''وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَيْرِ فِتْنَةً'' (سورۂ انبیاء.....۳۵)

اور ہم تمہیں شر (مصیبت) اور خیر (راحت) سے آزماتے ہیں۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: فَالْخَيْرُ الصِّحَةُ وَ الْغِنَا، وَ الشَّرُّ الْمَرَضُ وَ الْفَقْرُ، وَ اِبْتِلَاءٌ وَ اِخْتِبَارٌ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: ''مذکورہ آیت میں خیر سے مراد صحت و سلامتی اور تونگری ہے جبکہ شر سے مراد، بیماری، فقر، ابتلاء اور آزمائش ہے۔''

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْم: ''اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّ اِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ''

اس میں شک نہیں کہ اس میں ہماری قدرت کی بہت سی نشانیاں ہیں اور ہم کو تو بس ان کی آزمائش منظور تھی۔ (سورۂ مؤمنون.....۳۰)

عَنْہُ علیہ السلام : مَامِنْ قَبْضٍ وَ لَا بَسْطٍ اِلَّا وَ لِلّٰہِ.... فِیْہِ مَشِیَّۃٌ وَ قَضَاءٌ وَ ابْتَلَاءٌ.

حضرت امام صادق علیہ السلام: کوئی بست وکشادایسی نہیں جس میں خدا کی مشیت ،قضا اور اس کی طرف سے آزمائش نہ ہو۔

۲۔آزمائش کا سبب

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْم: ''مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَآ اَنْتُمْ عَلَیْہِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ''

ممکن نہ تھا کہ خدا مومنین کو اسی مشکل میں چھوڑ دیتا جس میں تم ہو مگر یہ کہ ناپاک کو پاک سے جدا کر دے۔(سورۂ آلِ عمران.....۱۷۹)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْم: ''وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰہُ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ وَ لِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ''

اور یہ اس لیے کہ خدا تمہارے سینوں میں چھپی ہوئی باتوں کی آزمائش کرے اور تمہارے دلوں میں جو(ایمان) ہے اس کے خلوص کو پرکھے۔...(سورۂ آلِ عمران.....۱۵۴)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْم: ''وَ لَنَبْلُوَنَّکُمْ حَتّٰی نَعْلَمَ الْمُجٰھِدِیْنَ مِنْکُمْ وَ الصّٰبِرِیْنَ ۙ وَ نَبْلُوَاْ اَخْبَارَکُمْ''

ہم تم لوگوں کو ضرور آزمائیں گے تاکہ معلوم ہو جائے کہ تم لوگوں میں صحیح معنوں میں مجاہد اور صابر کون ہیں؟ نیز ہم تمہاری خبروں کو بھی آزمائیں گے۔(سورۂ محمد.....۳۱)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْم: ''اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا''

(خدا وہ ہے) جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے عمل میں سب سے اچھا کون ہے۔(سورۂ ملک.....۲)

اَلْاِمَامُ الْحُسَیْنُ علیہ السلام: (فِی الْمَسِیْرِ اِلَی الْکَرْبَلَاءِ)اِنَّ النَّاسَ عَبِیْدُ الدُّنْیَا وَ الدِّیْنِ لَعِقٌ عَلٰی اَلْسِنَتِهِمْ یَحُوْطُوْنَهٗ مَادَرَّتْ مَعَایِشُهُمْ فَاِذَا مُحِّصُوْا بِالْبَلَاءِ قَلَّ الدَّیَانُوْنَ۔

امام حسین علیہ السلام: (کربلا کے راستے میں فرمایا): لوگ دنیا کے بندے ہیں اور دین ان کی زبانوں پر ذائقہ کی حد تک رہ گیا ہے۔ وہ اسے اس وقت تک اپنائے رہتے ہیں جب تک ان کی معیشت اور کاروبار چلتے رہتے ہیں اور جب مشکلات کے ذریعے ان کی آزمائش کی جاتی ہے تو بہت کم لوگ دیندار رہ جاتے ہیں۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: لَا تَفْرَحْ بِالْغِنَاءِ وَ الرَّخَاءِ، وَ لَا تَغْتَمَّ بِالْفَقْرِ وَالْبَلَاءِ، فَاِنَّ الذَّهَبَ یُجَرَّبُ بِالنَّارِ، وَ الْمُؤْمِنُ یُجَرَّبُ بِالْبَلَاءِ۔

حضرت علی علیہ السلام: تونگری اور خوشحالی پر اتراؤ نہیں اور فقر و آزمائش سے گھبراؤ نہیں کیونکہ سونے کو آگ کے ذریعے ہی پرکھا جاتا ہے اور مومن کو آزمائش کے ذریعے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً، الْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ۔

حضرت امام صادق علیہ السلام: سب سے کڑی آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے، پھر ان کی جو ان کے نزدیک تر ہوتے ہیں، پھر درجہ بدرجہ ان جیسے لوگوں کی۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْمُؤْمِنُ بَیْنَ خَمْسِ شَدَائِدَ:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مومن پانچ سختیوں میں مبتلا رہتا ہے۔

مُؤْمِنٌ یَحْسُدُهٗ،

۱۔ مومن کی طرف سے اس سے حسد کیا جاتا ہے۔

وَمُنَافِقٌ یُبْغِضُهٗ،

۲۔ منافق اس سے بغض رکھتا ہے۔

وَکَافِرٌ یُقَاتِلُهٗ،

۳۔ کافر اس سے لڑتا رہتا ہے۔

وَ نَفْسٌ تُنَازِعُهٗ،
وَ شَيْطَانٌ يُضِلُّهٗ۔

۴۔نفس اس سے جھگڑتا رہتا ہے
۵۔اور شیطان اسے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اَلْاِمَامُ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ علیہ السلام: فَمَا تَمُدُّوْنَ اَعْيُنَكُمْ؟ لَقَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ مِمَّنْ هُوَ عَلٰى مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ، يُؤْخَذُ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَ رِجْلُهٗ وَ يُصْلَبُ.

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام: تم میں سے پہلے وہ لوگ بھی گزرے ہیں جو تمہارے جیسی راہوں (دین کی راہوں) پر گامزن تھے۔ انہیں پکڑ کر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جاتے تھے اور وہ سولی پر لٹکا دیئے جاتے تھے۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: اَلْمُؤْمِنُ يُبْتَلٰى بِكُلِّ بَلِيَّةٍ وَ يَمُوْتُ بِكُلِّ مِيْتَةٍ اِلَّا اَنَّهٗ لَا يَقْتُلُ نَفْسَهٗ.

امام باقر علیہ السلام: مومن ہر آزمائش میں مبتلا ہوسکتا ہے اور ہر قسم کی موت مرسکتا ہے سوائے خودکشی کے۔

اَلْاِمَامُ الْعَسْكَرِيُّ علیہ السلام: مَا مِنْ بَلِيَّةٍ اِلَّا وَ لِلّٰهِ فِيْهَا نِعْمَةٌ تُحِيْطُ بِهَا۔

امام حسن عسکری علیہ السلام: کوئی آزمائش ایسی نہیں جس کے لیے خدا کی طرف سے کوئی نہ کوئی نعمت نہ ہو جو آزمائش کو گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔

۳۔مومن کے لیے آزمائش: خدا کی مہربانی ہوتی ہے

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: مَا اَثْنَى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِهٖ مِنْ لَدُنْ اٰدَمَ اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اِلَّا بَعْدَ اِبْتِلَائِهٖ، وَ وَفَاءِ حَقِّ الْعُبُوْدِيَّةِ فِيْهِ،

امام جعفر صادق علیہ السلام: حضرت آدم علیہ السلام سے پیغمبر خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک خدا نے اپنے کسی بھی بندے کی اس وقت تک تعریف و ثناء نہیں کی جب تک اسے آزما نہیں لیا اور اپنے بارے میں اس کے عبودیت کے حق کو پورا نہیں پا لیا۔

فَکَرَا مَاتُ اللّٰہِ فِی الْحَقِیْقَۃِ نِھَایَاتٌ، بِدَایَاتِھَا اَلْبَلَاءُ۔

درحقیقت خدا کی مہربانیوں کی ابتداء اس کی آزمائشوں کی انتہا پر منحصر ہوتی ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَا کَرُمَ عَبْدٌ عَلَی اللّٰہِ اِلَّا اِزْدَادَ عَلَیْہِ الْبَلَاءَ۔

رسول اکرم ﷺ: خدا کے نزدیک بندے کی عزت جتنی زیادہ ہوتی جائے گی اس کی آزمائش بھی اتنی ہی بڑھتی جائے گی۔

۴۔آزمائش توبہ اور نصیحت کا ذریعہ ہے

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْم: ''اَوَ لَا یَرَوْنَ اَنَّھُمْ یُفْتَنُوْنَ فِیْ کُلِّ عَامٍ مَّرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ لَا یَتُوْبُوْنَ وَلَا ھُمْ یَذَّکَّرُوْن''

کیا وہ لوگ (اتنا بھی) نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک یا دو مرتبہ بلا اور آزمائش میں مبتلا کیے جاتے ہیں، پھر بھی نہ تو یہ لوگ توبہ کرتے ہیں اور نہ ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔ (سورۂ توبہ.....۱۲۶)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْم: ''وَ لَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِیْنَ وَ نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ'' (سورۂ اعراف.....۱۳۰)

اور بے شک ہم نے فرعون والوں کو برسوں سے قحط اور پھلوں کی کمی پیداوار کے (عذاب) میں گرفتار کیا تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اِذَا رَاَیْتَ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ یُتَابِعُ عَلَیْکَ الْبَلَاءَ فَقَدْ اَیْقَظَکَ، اِذَا رَاَیْتَ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ یُتَابِعُ عَلَیْکَ النِّعَمَ مَعَ الْمَعَاصِی فَھُوَ اِسْتِدْرَاجٌ لَکَ۔

حضرت علی علیہ السلام: جب تم دیکھو کہ خداوندِ تعالیٰ تم پر پے در پے بلائیں بھیج رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ تمہیں بیدار کر رہا ہے اور جب دیکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کے باوجود تم پر نعمتوں کی بارش کر رہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ تمہیں ڈھیل دے رہا ہے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اَلْمُؤْمِنُ لَا يَمْضِي عَلَيْهِ اَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً اِلَّا عَرَضَ لَهٗ اَمْرٌ يُحْزِنُهٗ يُذْكَرُ بِهٖ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: مومن پر چالیس راتیں نہیں گزر پاتیں کہ اسے کوئی نہ کوئی ایسا امر لاحق ہو جاتا ہے جو اسے غمگین کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کرے۔

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ علیہ السلام: وَ قَدْ خَرَجَ لِلْاِسْتِسْقَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يَبْتَلِيَ عِبَادَهٗ عِنْدَ الْاَعْمَالِ السَّيِّئَةِ

حضرت علی علیہ السلام: نمازِ استسقاء کے لیے باہر نکلے تو فرمایا: ''خداوند عالم اپنے بندوں کو ان کے برے اعمال کی وجہ سے آزماتا ہے،

بِنَقْصِ الثَّمَرَاتِ،
یا پھلوں کے کم ہونے کے ذریعے

وَ حَبْسِ الْبَرَكَاتِ
یا برکتوں کو روک لینے کے ذریعے

وَ اِغْلَاقِ خَزَائِنِ الْخَيْرَاتِ،
یا نیکیوں (اور بھلائیوں) کے خزانوں کے دروازے بند کرنے کے ذریعہ

لِيَتُوْبَ تَائِبٌ،
تاکہ توبہ کرنے والا توبہ کرلے،

وَ يُقْلِعَ مُقْلِعٌ،
گناہوں کا قلع قمع کرنے والا ان کا قلع قمع کر دے،

وَ يَتَذَكَّرَ مُتَذَكِّرٌ،
یا نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت حاصل کرلے

وَ يَزْدَجِرَ مُزْدَجِرٌ۔
اور گناہوں سے رکنے والا گناہوں سے ہاتھ اٹھا لے۔

۵۔آزمائش ایمان سے متناسب ہوتی ہے

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: كُلَّمَا ازْدَادَ الْعَبْدُ اِيْمَانًا اِزْدَادَ ضِيْقًا فِي الْمَعِيْشَةِ۔

امام باقر علیہ السلام: بندے کا ایمان جتنا زیادہ ہوگا (تو آزمائش کے طور پر) اس کے رزق میں تنگی بھی اتنا ہی زیادہ ہوگی۔

اَلْاِمَامُ الْكَاظِمُ علیہ السلام: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ كَفَّتَيِ الْمِيْزَانِ كُلَّمَا زِيْدَ فِيْ اِيْمَانِهٖ زِيْدَ فِيْ بَلَائِهٖ، لِيُلْقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا خَطِيْئَةَ لَهٗ۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام: مومن کی مثال ترازو کے دونوں پلڑوں کی ہے۔ جس قدر اسکے ایمان میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اسی قدر اس کی آزمائش میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے تاکہ وہ خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں اس حالت میں پہنچے کہ اس پر کوئی گناہ نہ ہو۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: يُبْتَلَى الْمَرْءُ عَلٰى قَدْرِ حُبِّهٖ۔

امام باقر علیہ السلام: انسان کی آزمائش اسکی محبت کے مطابق کی جاتی ہے۔

۶۔بندے کے درجات

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اِنَّهٗ لَيَكُوْنُ لِلْعَبْدِ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللّٰهِ فَمَا يَنَالُهَا اِلَّا بِاِحْدَى الْخَصْلَتَيْنِ:

اِمَّا بِذِهَابِ مَالِهٖ

اَوْ بِبَلِيَّةٍ فِيْ جَسَدِهٖ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام: خدا کے نزدیک بندے کی ایک منزلت ایسی بھی ہے جسے دو صورتوں میں سے کسی ایک کے ذریعہ ہی حاصل کرسکتا ہے،

۱۔یا تو مال کے ختم یا کم ہوجانے سے

۲۔یا پھر جسم کی آزمائش کے ذریعہ۔

۷۔ موت، فقر اور آزمائش کو دوست رکھنا

عَنْهُ علیہ السلام : عَنْ شُعَيْبِ الْعَقَرْقُوْفِيْ قَالَ : قُلْتُ لِاَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: شَيْءٌ يُرْوٰى عَنْ اَبِيْ ذَرٍ: رَحِمَهُ اللّٰهُ. اِنَّهُ قَالَ: ثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهَا النَّاسُ وَ اَنَا اُحِبُّهَا:

اُحِبُّ الْمَوْتَ،

وَ اُحِبُّ الْفَقْرَ

وَ اُحِبُّ الْبَلَاءَ.

فَقَالَ: هٰذَا لَيْسَ عَلٰى مَا يُرْوُوْنَ، اِنَّمَا عَنٰى:

اَلْمَوْتُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْحَيَاةِ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ،

وَ الْفَقْرُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْغِنٰى فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ،

امام جعفر صادق علیہ السلام: شعیب عقرقوقی کہتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت ابو ذر غفاریؓ سے ایک بات منسوب کی جاتی ہے کہ انھوں نے کہا تھا کہ تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں لوگ ناپسند کرتے ہیں جبکہ میں انہیں دوست رکھتا ہوں،

۱۔ میں موت کو دوست رکھتا ہوں،

۲۔ میں فقر کو دوست رکھتا ہوں،

۳۔ میں آزمائش کو دوست رکھتا ہوں،

امام نے فرمایا: بات یوں نہیں ہے جیسے وہ ابوذرؓ سے منسوب کرتے ہیں بلکہ حضرت ابو ذر کہنا یہ چاہتے تھے

کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں موت مجھے اس زندگی سے زیادہ محبوب ہے جو اس کی نافرمانی میں گزرے،

خدا کی اطاعت میں فقر و فاقہ میرے نزدیک اس دولت و ثروت سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی معصیت اور نافرمانی سے حاصل ہو

وَ الْبَلَاءُ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الصِّحَةِ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ۔

اور خدا کی اطاعت میں آزمائش اور بیماری اس صحت وسلامتی سے زیادہ محبوب ہے جو اس کی نافرمانی میں ہو۔

۸۔ سخت ترین آزمائش

عَنْهُ علیہ السلام : ثَلَاثٌ مَنِ ابْتَلٰی بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ تَمَنَّی الْمَوْتَ:

امام جعفر صادق علیہ السلام: تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص ان میں کسی ایک میں بھی مبتلا ہو جائے تو موت کی آرزو کرنے لگے:

فَقْرٌ مُتَتَابِعٌ،

۱۔ مسلسل فقر وفاقہ،

وَ حُرْمَةٌ فَاضِحَةٌ

۲۔ رسوا کن ناموس

وَ عَدُوٌّ غَالِبٌ۔

۳۔ اور غالب دشمن۔

عَنْهُ علیہ السلام : ثَلَاثٌ مَنِ ابْتَلٰی بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ كَانَ طَائِرَ الْعَقْلِ:

امام جعفر صادق علیہ السلام: تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص ان میں سے کسی ایک میں مبتلا ہو جائے تو اس کی عقل جواب دے دیتی ہے:

نِعْمَةٌ مَوَلِّیَةٌ،

۱۔ لوٹ جانے والی نعمت،

وَ زَوْجَةٌ فَاسِدَةٌ ،

۲۔ بدکار بیوی

وَ فَجِیْعَةٌ بِحَبِیْبٍ۔

۳۔ اور دوست سے پہنچنے والی مصیبت۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَکْبَرُ الْبَلَاءِ فَقْرُ النَّفْسِ۔

امام علی علیہ السلام: نفسانی فقر وفاقہ سب سے بڑی آزمائش ہے۔

۹۔آزمائش کی انتہا سے عافیت کی راہیں کھلتی ہیں

عَنْہُ علیہ السلام : عِنْدَ تَنَاهِی الْبَلَاءِ یَکُوْنُ الْفَرَجُ۔

امام علی علیہ السلام: آزمائش کی انتہا سے عافیت کی راہیں کھلتی ہیں۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اِذَا اُضِیْفَتِ الْبَلَاءُ کَانَ مِنَ الْبَلَاءِ عَافِیَۃٌ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام: بلاؤں میں اضافہ بلاؤں سے چھٹکارے کا باعث بنتا ہے۔

۱۰۔آزمائش کے وقت کی دُعا

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْم: ''اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ''

(سورۂ بقرہ.....۱۵۶)

وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب ان پر مصیبت ہجوم کرتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم خدا ہی کیلئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: قُلْ عِنْدَ کُلِّ شِدَّۃٍ :لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ تَکْفِھَا۔

امام علی علیہ السلام: ہر سختی کے وقت "لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" کہا کرو کہ یہ سختیوں سے کفایت کا سبب ہے۔

اَلْاِمَامُ الرِّضَا علیہ السلام:رَأَیْتُ اَبِیْ عَلَیْہِ السَّلَامَ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ: یَا بُنَیَّ اِذَا کُنْتَ فِیْ شِدَّۃٍ فَاَکْثِرْ مِنْ اَنْ تَقُوْلَ: ''یَا رَوُفُ یَارَحِیْمُ'' وَ الَّذِیْ نَرَاہُ فِی النَّوْمِ کَمَا نَرَاہُ فِی الْیَقْظَۃِ۔

امام علی رضا علیہ السلام: میں نے اپنے والدِ گرامی کو خواب میں دیکھا۔انہوں نے فرمایا: ''بیٹے جب سختیوں میں گھر جاؤ تو ''یَا رَوُفُ یَا رَحِیْمُ'' کثرت سے کہا کرو۔اور جو کچھ ہم خواب میں دیکھتے ہیں اس کا حکم وہی ہے جو کچھ ہم بیداری میں دیکھتے ہیں۔

۱۱۔آزمائش میں مبتلا شخص کو دیکھنے کے وقت کی دعا

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اِذَا رَاَیْتُ الرَّجُلَ قَدِ ابْتَلٰی وَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْكَ فَقُلْ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَسْخَرُ وَ لَا اَفْخُرُ وَ لٰكِنْ اَحْمَدُكَ عَلٰی عَظِیْمِ نَعْمَائِكَ عَلَیَّ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ آزمائش میں مبتلا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں نعمتوں سے نوازا ہوا ہے تو کہو:

''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَسْخَرُ وَ لَا اَفْخُرُ وَ لٰكِنْ اَحْمَدُكَ عَلٰی عَظِیْمِ نَعْمَائِكَ عَلَیَّ'' خدا وندا! نہ تو میں مسخری کرتا ہوں اور نہ ہی فخر کرتا ہو بلکہ تیری ان عظیم نعمتوں پر حمد بجا لاتا ہوں جو تو نے مجھے عنایت فرمائی ہیں۔

(میزان الحکمت اردو۔جلد ا صفحہ ۶۸۷)

ماہِ مبارک رمضان کے چوبیسویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	یاباِرالٰہ!
اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِيْهِ مَا يُرْضِيْكَ	میں اس دن (اور مہینے) میں تجھ سے ایسی چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو تیری رضا و خوشودی کا باعث ہوں،
وَ اَعُوْذُبِكَ مِمَّا يُؤْذِيْكَ	(اے معبود!) میں تیری پناہ چاہتا ہوں ان چیزوں سے جو تیری ناراضگی کا سبب بنتی ہیں،
وَ اَسْئَلُكَ التَّوْفِيْقَ فِيْهِ لِاَنْ اُطِيْعَكَ وَ لَا اَعْصِيَكَ	(خدایا!) میں تیری ذات سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اس دن (اور ماہ) میں اپنی اطاعت کرنے اور نافرمانی سے بچنے کی توفیق عنایت فرما۔
يَا جَوَادَ السَّائِلِيْنَ	اے سائلوں کو بہت زیادہ عطا کرنے والے

موضوعات اور عناوین

☆ خوشنودیٔ خدا کے اسباب۔ ☆ خدا کی ناراضگی کے اسباب۔

☆ خدا کی اطاعت کرنا اور اس کی نافرمانی سے بچنا ☆ جواد کا معنی و مفہوم۔

خدا کی اطاعت کرنا اور اس کی نافرمانی سے بچنا

۱۔ اللہ، رسول اور اولی الامر کی اطاعت

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور جو تم میں سے (رسول ہی کی طرح) صاحبان حکم ہوں، ان کی اطاعت کرو۔ پھر اگر تم کسی بات میں اختلاف کرو، تو اس میں خدا اور رسول کی طرف رجوع کرو۔ (سورۂ نساء.....۵۹)

۲۔ اطاعت خدا کا فائدہ

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلطَّاعَةُ غَنِیْمَةُ الْاَکْیَاسِ۔

حضرت علی علیہ السلام: خدا کی اطاعت، زیرک و ذہین لوگوں کے لیے فائدہ مند ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَلطَّاعَةُ، حِرْزٌ۔

حضرت علی علیہ السلام: اطاعت (الٰہی) ہر قسم کا بچاؤ ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَلطَّاعَةُ لِلّٰهِ، اَقْوٰی سَبَبٍ۔

حضرت علی علیہ السلام: خدا کی اطاعت، مضبوط ترین ذریعہ ہے۔

اَلْاِمَامُ الرِّضَا علیہ السلام: اَلطَّاعَةُ، قُرَّةُ الْعَیْنِ۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام: اطاعتِ خداوندی، آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلطَّاعَةُ، تُطْفِی غَضَبَ الرَّب۔

حضرت علی علیہ السلام: خدا کی اطاعت، اس کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام : اَلطَّاعَةُ، عِزُّ الْمُعْسِرِ، اَلصَّدَقَةُ کَنْزُ الْمُوْسِرِ۔

حضرت علی علیہ السلام: اطاعت خداوندی تنگدست کے لیے عزت ہے اور صدقہ خوشحال لوگوں کا خزانہ ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام : طَاعَةُ اللهِ، مِفْتَاحُ کُلِّ سِدَادٍ وَ صِلَاحُ کُلِّ فَسَادٍ۔

حضرت علی علیہ السلام: اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہر اچھائی کی کنجی اور ہر خرابی کی اصلاح ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام : اَطِعْ تَغْنَمْ۔

حضرت علی علیہ السلام: (خدا کی) اطاعت کر کہ فائدہ میں رہے گا۔

۳۔ رحمت خدا کا مستحق

عَنْہُ علیہ السلام : اَجْدَرُ النَّاسِ بِرَحْمَةِ اللهِ اَقْوَمُهُمْ بِالطَّاعَةِ۔

حضرت علی علیہ السلام: خدا کی رحمت کے زیادہ مستحق وہ لوگ ہیں جو اس کی اطاعت کے زیادہ پابند ہیں۔

عَنْہُ علیہ السلام : بِالطَّاعَةِ یَکُوْنُ الْاِقْبَالِ۔

حضرت علی علیہ السلام: (خدا کی) اطاعت سے (اس کی) توجہ (اور نظر رحمت) ہوتی ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام : بِالطَّاعَةِ یَکُوْنُ الْفَوْزُ۔

حضرت علی علیہ السلام: خدا کی اطاعت سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام : بَاکِرِ الطَّاعَةَ تَسْعَدْ۔

حضرت علی علیہ السلام: سب سے پہلے اطاعت کا کام انجام دے کہ اس طرح نیک بخت بنے گا۔

عَنْہُ علیہ السلام : اِجْعَلُوْا طَاعَةَ اللهِ شِعَارًا دُوْنَ دِثَارِكُمْ...

حضرت علی علیہ السلام: اطاعت الٰہی کو اپنے دل کا شعار بنالو ظاہرداری اور دکھاوے سے اجتناب کرو۔

عَنْہُ علیہ السلام : اِذَا قَوِيْتَ فَاقْوَا عَلٰى طَاعَةِ اللهِ سُبْحَانَهٗ، اِذَا ضَعُفْتَ فَاضْعَفْ عَنْ مَعَاصِى اللهِ۔

حضرت علی علیہ السلام: جب تم میں طاقت اور قوت آجائے تو اس قوت کو اللہ کی اطاعت میں صرف کرو اور جب کمزوری اور ناتوانی پیدا ہو جائے تو اللہ کی نافرمانی کے لیے کمزور و ناتواں بن جاؤ۔

عَنْہُ علیہ السلام : اِذَا اَخَذْتَ نَفْسَكَ بِطَاعَةِ اللهِ اَكْرَمْتَهَا۔

حضرت علی علیہ السلام: جب تو نے اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت کا پابند بنا دیا ہے تو تو نے اسے معزز بنا دیا ہے۔

اَلْاِمَامُ النَّقِی علیہ السلام: مَنْ اَطَاعَ الْخَالِقَ لَمْ يُبَالِ بِسَخَطِ الْمَخْلُوْقِ۔

امام علی نقی علیہ السلام: جو خالق کی فرمانبرداری کرتا ہے وہ (اطاعت خالق میں) مخلوق کی ناراضگی کی پرواہ نہ کرے۔

۴۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوست

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اِنَّ وَلِیَّ مُحَمَّدٍ مَنْ اَطَاعَ اللهَ وَ اِنْ بَعُدَتْ لَحْمَتُهٗ، وَ اِنَّ عَدُوَّ مُحَمَّدٍ مَنْ عَصَى اللهَ وَ اِنْ قَرُبَتْ قَرَابَتُهٗ۔

حضرت علی علیہ السلام: (یقیناً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوست وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کرے اگرچہ ان سے کوئی قرابت نہ رکھتا ہو۔ اور ان کا دشمن وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی کرے اگرچہ آنحضرتؐ سے نزدیکی قرابت رکھتا ہو۔

(میزان الحکمت اردو جلد ۵ صفحہ ۸۱۵)

جواد کا معنی اور مفہوم کیا ہے؟

اَلْاِمَامُ الرِّضَا علیہ السلام: لَمَّا سُئِلَ عَنْهُ وَ هُوَ فِي الطَّوَافِ فَقَالَ لَهُ :اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْجَوَادِ، فَقَالَ لَهُ: اِنَّ لِكَلَامُكَ وَجْهَيْنِ

حضرت امام رضا علیہ السلام: آپ طواف میں مشغول تھے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا: ''آپ جواد (سخی) کے بارے میں مجھے بتائیں''۔امام نے فرمایا: ''تمہاری بات کے دو پہلو ہیں:

فَاِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْمَخْلُوْقِ، فَاِنَّ الْجَوَادَ، اَلَّذِيْ يُؤَدِّيْ مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ،وَ الْبَخِيْلُ، مَنْ بَخِلَ بِمَا اِفْتَرَضَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ،

اگر تم مخلوق میں جواد (سخی) کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہوتو جواد (سخی) وہ ہوتا ہے جو خدا کے فرائض کو ادا کرے، اور بخیل وہ ہوتا ہے جو خدا کے فرائض کو ادا نہ کرے۔

وَ اِنْ كُنْتَ تَعْنِي الْخَالِقَ، فَهُوَ الْجَوَادُ اِنْ اَعْطٰى وَهُوَ الْجَوَادُ اِنْ مَنَعَ،

اور اگر تم خالق کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہوتو وہ ایسا جواد (سخی) ہے کہ اگر عطا کرے تو بھی جواد (سخی) ہے اور اگر روک لے تو بھی وہ سخی ہے،

لِاَنَّهُ اِنْ اَعْطٰى عَبْدًا اَعْطَاهُ مَالَيْسَ لَهُ، وَاِنْ مَنَعَ، مَنَعَ مَالَيْسَ لَهُ۔

کیونکہ اگر وہ بندے کو عطا کرے گا تو وہی کچھ جو اس بندہ کا نہیں ہے اور اگر اس سے روک لے گا تو بھی وہی کچھ جو اس بندہ کا نہیں ہے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اِنَّ الْجَوَادَ اَلسَّيِّدَ مَنْ، وَضَعَ حَقَّ اللّٰهِ مَوْضِعَهُ، وَ لَيْسَ الْجَوَادُ مَنْ يَأْخُذُ الْمَالَ مِنْ، غَيْرِ حِلِّهِ وَ يَضَعُ فِيْ غَيْرِ حَقِّهِ۔

امام صادق علیہ السلام: سخی سردار وہ ہوتا ہے جو حقوق اللہ کو برموقع ادا کرے۔وہ شخص سخی نہیں ہوتا جو مال کو ناجائز طریقوں سے حاصل کرے اور پھر ناجائز مقامات پر خرچ کرے۔

جواد اور سخی بننے کی شرائط

عَنْهُ علیہ السلام : لَا يَكُوْنُ الْجَوَادُ جَوَادًا اِلَّا بِثَلَاثَةٍ:

امام صادق علیہ السلام: کوئی سخی اس وقت تک سخی نہیں بن سکتا جب تک اس میں تین باتیں نہ ہوں۔

يَكُوْنُ سَخِيًّا بِمَالِهٖ عَلٰى حَالِ الْيُسْرِ وَ الْعُسْرِ۔

۱۔ وہ تنگی اور آسانی دونوں حالتوں میں اپنے مال کی سخاوت کرے۔

وَ اَنْ يَبْذُلَهٗ لِلْمُسْتَحِقِّ۔

۲۔ مستحق افراد پر اپنا مال خرچ کرے۔

وَ يَرٰى اِنَّ الَّذِىْ اَخَذَهٗ مِنْ شُكْرِ الَّذِىْ اَسْدٰى اِلَيْهِ اَكْثَرُ مِمَّا اَعْطَاهُ۔

۳۔ اور یہ سمجھے کہ جس نے اس سے جو کچھ لیا ہے وہ اس شکرانے میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا ہے اور یہ عطا اس کی ادائیگی سے زیادہ ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَجْوَدُ النَّاسِ مَنْ جَادَ بِنَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: سخی ترین انسان وہ ہے جو راہ خدا میں اپنی جان اور اپنے مال کی سخاوت کرے۔

اَلْاِمَامُ عَلِىٌّ علیہ السلام: اَتَمُّ الْجُوْدِ اِبْتِنَاءُ الْمَكَارِمِ وَ احْتِمَالُ الْمَغَارِمِ۔

امام علی علیہ السلام: مکمل ترین سخاوت، شرافتوں اور بزرگیوں کی بنیاد رکھنا اور قرضوں کی ادائیگی اپنے ذمہ لینا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَفْضَلُ الْجُوْدِ اِيْصَالُ الْحُقُوْقِ اِلٰى اَهْلِهَا۔

امام علی علیہ السلام: افضل سخاوت یہ ہے کہ اہل حق کے حقوق ادا کر دیئے جائیں۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَفْضَلُ الْجُوْدِ بَذْلُ الْمَوْجُوْدِ۔

امام علی علیہ السلام: افضل سخاوت یہ ہے کہ جو کچھ موجود ہے اسے خرچ کر دیا جائے۔

(میزان الحکمت اردو۔ جلد صفحہ ۲۹۹)

ماہِ مبارک رمضان کے پچیسویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	یابارِالٰہ!
اِجْعَلْنِیْ فِیْهِ مُحِبًّا لِاَوْلِیَآئِكَ	مجھے اس دن (اور ماہ) میں اپنے دوستوں کا دوست قرار دے،
وَ مُعَادِیًا لِاَعْدَآئِكَ	(اے معبود! مجھے) اپنے دشمنوں کا دشمن بنا دے،
مُسْتَنًّا بِسُنَّةِ خَاتَمِ اَنْبِیَآئِكَ	(خدایا! مجھے) اپنے نبی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا پیروکار بنادے،
یَا عَاصِمَ قُلُوْبِ النَّبِیّٖنَ	اے انبیاء کے دلوں کو معصوم بنانے والے!

موضوعات اور عناوین

☆ اولیائے خدا سے محبت و دوستی

☆ دشمنان خدا سے دشمنی۔

☆ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی۔

اولیائے خدا سے محبت ودوستی

ا۔محبت، رشتہ داری ہوتی ہے

اَلْاِمَام عَلِی علیہ السلام: اَلْمَوَدَّةُ، اَقْرَبُ رَحِمٍ.

حضرت علی علیہ السلام: محبت، قریب ترین رشتہ ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَقْرَبُ الْقُرْبِ، مَوَدَّاتُ الْقُلُوْبِ.

حضرت علی علیہ السلام :قریب ترین قرابت، دلوں کی محبت ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلْمَوَدَّةُ، نَسَبٌ.

حضرت علی علیہ السلام: محبت، رشتہ ہے۔

۲۔تین چیزیں محبت کا موجب بنتی ہیں

عَنْهُ علیہ السلام : ثَلَاثٌ يُوْجِبْنَ الْمَحَبَّةَ: حُسْنُ الْخُلْقِ، وَ حُسْنُ الرِّفْقِ، وَ التَّوَاضُعُ.

حضرت علی علیہ السلام: تین چیزیں محبت کا موجب بنتی ہیں:

۱۔حسن اخلاق،

۲۔حسن رفاقت

۳۔اور انکساری۔

۳۔ایسے لوگوں سے محبت نہ کرو

عَنْهُ علیہ السلام : اَسْرَعُ الْمَوَدَّاتِ اِنْقِطَاعًا مَوَدَّاتُ الْاَشْرَارِ.

حضرت علی علیہ السلام: بہت جلد ٹوٹ جانے والی محبت، اشرار اور کمینے لوگوں کی محبت ہوتی ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : مَوَدَّةُ الْحُمْقٰى تَزُوْلُ كَمَا يَزُوْلُ السَّرَابُ وَ تَقْشَعُ كَمَا يَقْشَعُ الذُّبَابُ.

حضرت علی علیہ السلام: احمقوں کی محبت ایسے زائل ہو جاتی ہے جیسے سراب اور ایسے چھوڑ جاتی ہے جیسے مکھی۔

عَنْهُ علیہ السلام : اِيَّاكَ اَنْ تُحِبَّ اَعْدَاءَ اللّٰهِ اَوْ تُصْفِيَ وُدَّكَ لِغَيْرِ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ، فَاِنَّ مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا حَشَرَهُ مَعَهُمْ.

حضرت علی علیہ السلام: خدا کے دشمنوں سے محبت کرنے سے بچو اور خدا کے دوستوں کے علاوہ کسی اور کے ساتھ اپنی محبت خالص نہ رکھو، کیونکہ جو شخص جس قوم سے محبت کرے گا اسی کے ساتھ محشور ہوگا۔

۴۔ مسکین و مستضعف لوگوں سے محبت کرو

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَمَرَنِيْ رَبِّيْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ الْمُسْلِمِيْنَ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مجھے میرے رب نے مسلمان مسکینوں (اور مستضعفین) سے محبت کا حکم دیا ہے۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: حُبُّكَ لِلشَّيْءِ يُعْمِي وَ يُصِمُّ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: کسی شئی (یا شخص) سے تیری حد سے زیادہ محبت، اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔

اَلْاِمَام عَلِيٌّ علیہ السلام: عَيْنُ الْمُحِبِّ عُمْيَةٌ عَنْ مَعَائِبِ الْمَحْبُوْبِ وَ اُذُنُهُ صَمَّاءُ عَنْ قُبْحِ مَسَاوِيْهِ.

حضرت علی علیہ السلام: حبیب کی آنکھ، محبوب کے تمام عیوب کے لئے نابینا ہوتی ہے اور اس کا کان، محبوب کی برائیوں (کے سننے) سے بہرا ہوتا ہے۔

۵۔ محبت کی نشانی

عَنْهُ علیہ السلام : مَنْ اَحَبَّكَ نَهَاكَ.

حضرت علی علیہ السلام: جو تجھ سے محبت کرتا ہے وہ تجھے (برائیوں سے) روکتا ہے۔

۶۔ مومنین کو خدا سے گہری محبت ہوتی ہے

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْم: وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ" (سورہ البقرۃ.....۱۶۵)

اور جو لوگ ایماندار ہیں وہ (ان سے کہیں) بڑھ کر خدا سے محبت رکھتے ہیں۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: لَا یَمْحَضُ رَجُلٌ اَلْاِیْمَانَ بِاللّٰہِ حَتّٰی یَکُوْنَ اللّٰہُ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ وَ اَبِیْہِ وَ اُمِّہٖ وَ وُلْدِہٖ وَ اَھْلِہٖ وَ مَالِہٖ وَ مِنَ النَّاسِ کُلِّھِمْ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: کوئی شخص خدا کے ساتھ اپنے ایمان کو اس وقت تک خالص نہیں کر سکتا جب تک کہ اس کے نزدیک خداوندِ عالم، اس کی اپنی جان، اس کے والدین، اولاد، عزیز و اقارب، مال، غرض کہ تمام لوگوں سے زیادہ عزیز ومحبوب نہ ہو۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَحِبُّوا اللّٰہَ مِنْ کُلِّ قُلُوْبِکُمْ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خدا سے پورے دل کے ساتھ محبت کرو۔

عَنْہُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ اٰثَرَ مَحَبَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی مَحَبَّۃِ نَفْسِہٖ کَفَاہُ اللّٰہُ مَؤُنَۃَ النَّاسِ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو شخص خدا کی محبت کو ذاتی محبت پر ترجیح دیتا ہے، خداوند عالم اسے لوگوں کی تکلیفوں سے کفایت فرما دیتا ہے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اَلْقَلْبُ حَرَمُ اللّٰہِ، فَلَا تُسْکِنْ حَرَمَ اللّٰہِ غَیْرَ اللّٰہِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام: دل خدا کا حرم ہے۔ لہٰذا تم حرم الٰہی میں غیر خدا کو مت ٹھہراؤ۔

۷۔ایمان حب اور بغض کا نام ہے۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: اَلْاِیْمَانُ حُبٌّ وَ بَغْضٌ.

امام محمد باقر علیہ السلام: ایمان، حب اور بغض کا نام ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام: اَلدِّیْنُ ھُوَ الْحُبُّ وَ الْحُبُّ ھُوَ الدِّیْنُ.

امام محمد باقر علیہ السلام: دین محبت ہے اور محبت دین ہے۔

۸۔خدا سے محبت کے اسباب

(i)۔ذکر موت

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ اَکْثَرَ ذِکْرَ الْمَوْتِ اَحَبَّہُ اللّٰہُ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہے خدا اس سے محبت کرتا ہے۔

(ii) گناہگاروں سے دشمنی

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: طَلَبْتُ حُبَّ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ فَوَجَدْتُہٗ فِیْ بُغْضِ اَھْلِ الْمَعَاصِیْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام: میں نے خدا کی محبت کو تلاش کیا تو اسے گناہگاروں کے ساتھ دشمنی میں (مضمر) پایا۔

۹۔جنہیں اللہ دوست رکھتا ہے

(ا) محسنین

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ'' (سورہ البقرہ.....۱۹۵)

بے شک خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(۲) پاکیزہ اور توبہ کرنے والے

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ'' بے شک خدا توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ (سورہ بقرہ.....۲۲۲)

(۳) متقین

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ'' بے شک خدا پرہیز گاروں کو پسند کرتا ہے۔ (سورہ ال عمران.....۷۶)

(۴) صابرین

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْم: ''وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ'' اور خدا ثابت قدم رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (سورہ ال عمران.....۱۴۶)

(۵) متوکلین

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْم: ''اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ'' بے شک خدا توکل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (سورہ ال عمران.....۱۵۹)

(۶) انصاف کرنے والے

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْم: ''اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ'' یقیناً خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (سورہ المائدہ.....۴۲)

(۷) شکر گزار بندے

اَلْاِمَامُ السَّجَّادُ علیہ السلام: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ كُلَّ قَلْبٍ حَزِيْنٍ، وَ يُحِبُّ كُلَّ عَبْدٍ شَكُوْرٍ.

امام زین العابدین علیہ السلام: اللہ تعالیٰ ہر غمگین دل کو اور ہر شکر گزار بندے کو دوست رکھتا ہے۔

(۸) پاکدامن شخص

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْحَيِيَّ الْحَلِيْمَ الْعَفِيْفَ الْمُتَعَفِّفَ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اس میں کوئی شک نہیں کہ خداوند عالم باحیا، بردبار، پاکدامن اور پرہیز گار انسان کو دوست رکھتا ہے۔

۱۰۔ جنہیں خدا دوست نہیں رکھتا

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْم: ''اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ'' (سورہ البقرہ.....۱۹۰)

خدا زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْم: ''وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ'' (سورہ ال عمران.....۱۴۰)

اور خدا ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْم: ''وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ''

اور خدا فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورہ المائدہ.....۶۴)

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْم: ''اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ''

بے شک وہ (خدا) فضول خرچوں سے ہرگز محبت نہیں کرتا۔ (سورہ انعام.....۱۴۱)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْم: ''اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ''

خدا ہرگز دغا بازوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورہ الانفال.....۵۸)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْم: ''اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ خَوَّانٍ کَفُوْرٍ''

یقیناً خدا کسی بد دیانت ناشکرے کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورہ الحج.....۳۸)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْم: اَنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ

وہ ہرگز تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (سورہ النحل.....۲۳)

۱۱۔ خدا کا محبوب ترین بندہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ نَفَعَ عِیَالَ اللّٰہِ وَ اَدْخَلَ عَلٰی اَھْلِ بَیْتٍ سُرُوْرًا.

رسول اکرم ﷺ: مخلوق تمام کی تمام خدا کی عیال ہے۔ لہٰذا خدا کے نزدیک محبوب ترین مخلوق وہ ہے جو خدا کی عیال کو نفع پہنچائے اور اپنے گھر والوں کو خوش رکھے۔

۱۲۔ جن اعمال کو خدا پسند فرماتا ہے

عَنْہُ ﷺ: ثَلَاثَۃٌ یُحِبُّھَا اللّٰہُ:

رسول اکرم ﷺ: تین کام ایسے ہیں جنہیں خدا پسند فرماتا ہے:

قِلَّۃُ الْکَلَامِ

۱۔ کم گوئی،

وَ قِلَّۃُ الْمَنَامِ

۲۔ کم خوابی

وَ قِلَّۃُ الطَّعَامِ،

۳۔ اور کم خوری۔

وَ ثَلَاثَۃٌ یُبْغِضُھَا اللّٰہُ:

اور تین کام ایسے ہیں جنہیں خدا ناپسند فرماتا ہے:

كَثْرَةُ الْكَلَامِ	۱۔زیادہ بولنا،
وَ كَثْرَةُ الْمَنَامِ	۲۔زیادہ سونا
وَ كَثْرَةُ الطَّعَامِ.	۳۔اورزیادہ کھانا۔

۱۳۔خدا کی خاطر محبت

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ ، اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَ الْبُغْضُ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى.	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: افضل ترین عمل کسی سے خدا کی راہ میں محبت کرنا یا کسی سے خدا کی راہ میں دشمنی کرنا ہے۔
عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ فَرِيْضَةٌ وَ الْبُغْضُ فِي اللّٰهِ فَرِيْضَةٌ.	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خدا کی راہ میں کسی سے محبت کرنا ایک فریضہ ہے اور خدا کی راہ میں کسی سے دشمنی کرنا بھی ایک فریضہ ہے۔
اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ فِيْكَ خَيْرًا فَانْظُرْ اِلٰى قَلْبِكَ،	امام محمد باقر علیہ السلام: اگر تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ تمہارے اندر کوئی اچھائی ہے تو تم اپنے دل میں دیکھو۔
فَاِنْ كَانَ يُحِبُّ اَهْلَ طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يُبْغِضُ اَهْلَ مَعْصِيَتِهٖ، فَفِيْكَ خَيْرٌ وَ اللّٰهُ يُحِبُّكَ،	اگر وہ خداوند عالم کی اطاعت کرنے والوں کو دوست اور خدا کی نافرمانی کرنے والوں کو دشمن رکھتا ہے تو تمہارے اندر اچھائی ہے اور خدا تمہیں دوست رکھتا ہے۔
وَ اِذَا كَانَ يُبْغِضُ اَهْلَ طَاعَةِ اللّٰهِ، وَ يُحِبُّ اَهْلَ مَعْصِيَتِهٖ، فَلَيْسَ فِيْكَ خَيْرٌ وَ اللّٰهُ يُبْغِضُكَ،	اور اگر تمہارا دل خدا کی اطاعت کرنے والوں سے دشمنی رکھتا ہے اور خدا کے نافرمانوں کو دوست رکھتا ہے، تو سمجھ لو کہ نہ تو تمہارے اندر کوئی اچھائی ہے اور (نہ ہی خدا تمہارے ساتھ محبت کرتا ہے بلکہ) خدا بھی تمہارا دشمن ہے

وَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ.

کیونکہ انسان اس کے ساتھ ہوتا ہے جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: کُلُّ مَنْ لَمْ یُحِبَّ عَلَی الدِّیْنِ وَ لَمْ یُبْغِضْ عَلَی الدِّیْنِ فَلَا دِیْنَ لَهٗ.

امام جعفر صادق علیہ السلام: وہ شخص جو نہ تو دین کی خاطر کسی سے محبت کرتا ہے اور نہ ہی دینی بنیاد پر کسی سے دشمنی کرتا ہے اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔

۱۲۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِن وُلْدِهٖ وَ وَالِدَیْهِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی اولاد سے، اس کے والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہیں ہوں گا۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَ اَهْلِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ عِتْرَتِهٖ وَ ذُرِّیَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ ذُرِّیَتِهٖ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی اپنی جان سے زیادہ محبوب نہیں ہوں گا، میرے اہل بیت اس کے اپنے اہل و عیال سے زیادہ محبوب نہیں ہوں گے، میری عترت اس کی عترت سے زیادہ محبوب نہیں ہوگی اور میری ذریت اس کی ذریت سے زیادہ محبوب نہیں ہوگی۔

۱۳۔اہل بیت علیہم السلام کی محبت

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: حُبِّیْ وَ حُبُّ اَهْلِ بَیْتِیْ نَافِعٌ فِیْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ اَهْوَالُهُنَّ عَظِیْمَةٌ:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: میری اور میرے اہلبیت کی محبت سات مقامات پر فائدہ دے گی جہاں کی مصیبتیں بہت ہی عظیم ہوں گی۔

عِنْدَ الْوَفَاةِ،

۱۔موت کے وقت،

وَ فِی الْقَبْرِ

۲۔قبر کے اندر،

وَ عِنْدَ النُّشُوْرِ،

۳۔قبر سے اٹھتے وقت،

وَ عِنْدَ الْکِتَابِ،

۴۔کتاب کے وقت، (یعنی جب ہر انسان کو اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا)

وَ عِنْدَ الْحِسَابِ،

۵۔حساب کے وقت،

وَ عِنْدَ الْمِیْزَانِ

۶۔میزان کے وقت (یعنی جب انسان کے اعمال کا وزن کیا جائے گا)

وَ عِنْدَ الصِّرَاطِ.

۷۔اور صراط کے وقت۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: (فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی) مَوَدَّتُنَا اَهْلَ الْبَیْتِ.

امام محمد باقر علیہ السلام: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی) ''جو خدا پر ایمان لایا اس نے مضبوط رسی پکڑ لی'' کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد ہم اہلبیت علیہم السلام کی محبت و مودّت ہے۔

رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْاَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ..... هُمْ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى، وَ هُمُ الْوَسِيْلَةُ اِلَى اللهِ تَعَالٰى.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تمام ائمہ علیہم السلام، اولاد حسین علیہ السلام سے ہوں گے..... وہی خدا کی مضبوط رسی ہیں اور وہی خدا کی ذات تک (پہنچنے کا) وسیلہ ہیں۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: يَا جَابِرُ مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَ اَحَبَّنَا فَهُوَ وَلِيُّنَا وَ مَنْ عَصَى اللّٰهَ لَمْ يَنْفَعْهُ حُبُّنَا.

امام محمد باقر علیہ السلام: اے جابر! جو خدا کی اطاعت کرتا ہے اور ہم سے محبت رکھتا ہے وہ ہمارا دوست ہے اور جو خدا کی نافرمانی کرتا ہے اسے ہماری محبت فائدہ نہیں پہنچائے گی۔

(میزان الحکمت اردو۔ جلد ۲ صفحہ ۳۲۱)

سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی

سنت

رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا قَوْلَ اِلَّا بِعَمَلٍ، وَ لَا قَوْلَ وَ لَا عَمَلَ اِلَّا بِنِيَّةٍ، وَ لَا قَوْلَ وَلَا عَمَلْ وَ لَا نِيَّةَ اِلَّا بِاِصَابَةِ السُّنَّةِ۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قول، عمل کے بغیر (صحیح) نہیں، قول و عمل، نیت کے بغیر (صحیح) نہیں، قول، عمل، اور نیت، سنت تک پہنچے بغیر (صحیح) نہیں۔

اَلْاِمَامُ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ علیہ السلام: اِنَّ اَفْضَلَ الْاَعْمَالِ عِنْدَ اللهِ مَا عَمِلَ بِالسُّنَّةِ وَ اِنْ قَلَّ۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام: اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل ترین عمل وہ ہے جو سنت کے مطابق بجالایا جائے خواہ کم ہی ہو۔

سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ : ''لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ''

(تمہارے واسطے ''اے مسلمانو!'') رسول اللہؐ کی سنت ایک اچھا نمونہ ہے۔

(سورۂ احزاب.....۲۱)

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اِقْتَدُوْا بِھُدٰی نَبِیِّکُمْ فَاِنَّہٗ اَفْضَلُ الْھُدٰی، وَ اسْتَنُّوْا بِسُنَّتِہٖ فَاِنَّھَا اَھْدَی السُّنَنِ۔

حضرت علی علیہ السلام: اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کی پیروی کرو کہ وہ بہترین سیرت ہے اور ان کی سنت پر چلو کہ وہ سب طریقوں سے بڑھ کر ہدایت کرنے والی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنتیں

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ : ''قَدْ کَانَتْ لَکُمْ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ فِیْٓ اِبْرَاھِیْمَ وَ الَّذِیْنَ مَعَہٗ''

(مسلمانو!) تمہارے واسطے تو ابراہیم اور ان کے ساتھیوں کا اچھا نمونہ موجود ہے۔

(سورۂ ممتحنہ .....۴)

سر اور جسم کی سنتیں

اَلْاِمَامُ الْکَاظِمُ علیہ السلام: خَمْسٌ مِنَ السُّنَنِ فِی الرَّاْسِ، وَ خَمْسٌ فِی الْجَسَدِ وَ اَمَّا الَّتِیْ فِی الرَّاْسِ، فَالْمِسْوَاکُ، وَ اَخْذُ الشَّارِبِ،

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام: پانچ چیزیں سر میں سنت ہیں اور پانچ جسم میں، چنانچہ جو چیزیں سر میں سنت ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ مسواک کرنا۔

۲۔ مونچھوں کے بال لینا۔

وَ فَرْقُ الشَّعْرِ،

وَ الْمَضْمَضَةُ،

وَ الْاِسْتِنْشَاقُ،

وَ اَمَّا الَّتِیْ فِی الْجَسَدِ،

اَلْخِتَانُ

وَ حَلْقُ الْعَانَةِ،

وَ نَتْفُ الْاِبْطَیْنِ،

وَ تَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ،

وَالْاِسْتِنْجَاءُ۔

۳۔سر کے بالوں میں مانگ نکالنا۔

۴۔کلی کرنا۔

۵۔ناک میں پانی ڈالنا۔

اور جو چیزیں جسم میں سنت ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ختنہ کرانا۔

۲۔زیرناف بالوں کا لینا۔

۳۔بغلوں کے بال لینا۔

۴۔ناخن کاٹنا۔

۵۔استنجا کرنا۔

(میزان الحکمت جلد۴ صفحہ ۹۱۹)

ماہِ مبارک رمضان کے چھبیسویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ	یاباریِ الٰہ!
اِجْعَلْ سَعْیِیْ فِیْہِ مَشْکُوْرًا	اس دن (اور ماہ) میں میری کوشش کو قابل قدر اور پسندیدہ قرار دے،
وَ ذَنْبِیْ فِیْہِ مَغْفُوْرًا	(خداوندا!) اس دن (اور ماہ) میں میرے گناہوں کو معاف شدہ قرار دے،
وَ عَمَلِیْ فِیْہِ مَقْبُوْلًا	(خدایا!) اس دن (اور ماہ) میں میرے عمل کو قبول شدہ قرار دے،
وَ عَیْبِیْ فِیْہِ مَسْتُوْرًا	(اے مالک حقیقی!) اس دن (اور ماہ) میں میرے عیوب کو چھپا ہوا قرار دے،
یَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ	اے سب سے زیادہ سننے والے!

موضوعات اور عناوین

☆ پسندیدہ اور قابل قدر سعی وکوشش ☆ مغفرتِ گناہ

☆ عملِ مقبول ☆ عیوب کا چھپانا

عیوب کا چھپانا

ا۔ جو شخص مومن بھائی کے عیوب کو چھپائے

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ عَلِمَ مِنْ اَخِیْہِ سَیِّئَۃً فَسَتَرَھَا، سَتَرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

حضرت رسول اکرم ﷺ: جو شخص اپنے مومن بھائی کے گناہ اور برائی کو جاننے کے باوجود چھپائے اور اس پر پردہ ڈالے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں کو (اپنی مغفرت کے ذریعے) چھپادے گا۔

عَنْہُ ﷺ: اَلْعِلْمُ وَ الْمَالُ یَسْتُرَانِ کُلَّ عَیْبٍ، وَ الْجَھْلُ وَالْفَقْرُ یَکْشِفَانِ کُلَّ عَیْبٍ.

حضرت رسول اکرم ﷺ: علم اور مال ہر عیب کو چھپادیتے ہیں۔ جبکہ جہالت اور فقر ہر عیب کو ظاہر اور آشکار کردیتے ہیں۔

عَنْہُ ﷺ: غِطَاءُ الْعُیُوْبِ، الْعَقْلُ۔

حضرت رسول اکرم ﷺ: عیوب کو چھپانے والا پردہ، عقل ہے۔

عَنْہُ ﷺ: مَنْ کَسَاہُ الْحَیَاءُ ثَوْبَہٗ، لَمْ یَرَ النَّاسُ عَیْبَہٗ.

حضرت رسول اکرم ﷺ: جس شخص کو شرم وحیا کا لباس ڈھانپ لے تو لوگ اس کے عیب کو نہیں دیکھ سکیں گے۔

عَنْہُ ﷺ: مَنْ کَسَاہُ الْعِلْمُ ثَوْبَہٗ، اِخْتَفٰی عَنِ النَّاسِ عَیْبُہٗ.

حضرت رسول اکرم ﷺ: جس شخص کو علم ودانش کا لباس ڈھانپ لے تو اس کا عیب لوگوں سے چھپا رہتا ہے۔

۲۔ جو شخص اپنے عیوب کی اصلاح میں مشغول رہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌ علیہ السلام: طُوْبٰی لِمَنْ شَغَلَهُ عَیْبُهُ عَنْ عُیُوْبِ النَّاسِ.

حضرت علی علیہ السلام: خوشخبری اس شخص کے لئے جو دوسروں کے عیب و نقائص تلاش کرنے کی بجائے اپنے عیب و نقائص کی اصلاح میں مشغول رہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَعْقَلُ النَّاسِ مَنْ کَانَ بِعَیْبِهٖ بَصِیْراً، وَ عَنْ عَیْبِ غَیْرِهٖ ضَرِیْراً.

حضرت علی علیہ السلام: عقلمند ترین شخص وہ ہے جو اپنے عیوب کے بارے میں بینائی رکھتا ہو اور دوسروں کے عیوب میں نابینا ہو جائے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اِذَا رَاَیْتُمُ الْعَبْدَ مُتَفَقِّداً لِذُنُوْبِ النَّاسِ نَاسِیًا لِذُنُوْبِهٖ، فَاعْلَمُوْا اَنَّهٗ قَدْ مُکِرَ بِهٖ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: جب تم دیکھو کہ کوئی شخص دوسروں کے گناہوں کی تلاش میں ہے اور اپنے گناہوں کو بھول گیا ہے تو جان لو کہ وہ (اس عمل کی) سزا میں مبتلا ہو چکا ہے۔

اَلْمَسِیْحُ علیہ السلام: یَا عُبَیْدَ السُّوْءِ، تَلُوْمُوْنَ النَّاسَ عَلَی الظَّنِّ، وَ لَا تَلُوْمُوْنَ اَنْفُسَکُمْ عَلَی الْیَقِیْنِ؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام: اے برائی میں گرفتار بندو! تم لوگوں کی تو ظن و گمان کی بناء پر ملامت و سرزنش کرتے ہو لیکن اپنی برائیوں پر یقین کے باوجود بھی (کیوں) اپنے نفس کو ملامت نہیں کرتے ہو؟

۳۔ حقیقی اور واقعی احمق

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: مَنْ نَظَرَ فِیْ عُیُوْبِ النَّاسِ فَاَنْکَرَهَا ثُمَّ رَضِیَهَا لِنَفْسِهٖ، فَذٰلِكَ الْاَحْمَقُ بِعَیْنِهٖ.

حضرت علی علیہ السلام: جو شخص لوگوں کے عیوب اور نقائص کو دیکھے اور انہیں ناپسند اور برا محسوس کرے لیکن انہیں عیوب و نقائص کو اپنے لئے پسند کرے تو یہی شخص حقیقی اور واقعی احمق اور بے وقوف ہے۔

۴۔ عیوب کا ہدیہ کرنا

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اَحَبُّ اِخْوَانِیْ اِلَیَّ مَنْ اَهْدٰی اِلَیَّ عُیُوْبِیْ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: میرے نزدیک محبوب ترین بھائی وہ ہے جو میرے عیوب اور نقائص کو مجھے ہدیہ کرے۔ (یعنی مجھے بتائے تاکہ میں اپنی اصلاح کرسکوں)۔

۵۔ عیب جوئی

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: ''وَیْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ''

ہر عیب جو اور تمسخر کرنے والے کے لئے افسوس ہو۔ (سورہ ہمزہ.....۱)

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ؛ فَاِنَّهٗ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مومنین کی عیب جوئی نہ کرو، کیونکہ جو شخص مومنین کے عیوب کو تلاش کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کی تلاش کا حکم فرمائے گا

وَ مَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ فَضَحَهٗ وَ لَوْ فِیْ جَوْفِ بَیْتِهٖ.

اور جس کے عیوب کی تحقیق وتلاش کا اللہ تعالیٰ حکم صادر کرے، وہ شخص ذلیل وخوار ہو جائے گا اگر چہ اپنے گھر میں ہی کیوں نہ ہو۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: تَاَمُّلُ الْعَیْبِ عَیْبٌ.

حضرت علی علیہ السلام: دوسروں کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرنا خود عیب ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: مَنْ عَابَ عِیْبَ، وَ مَنْ شَتَمَ اُجِیْبَ.

حضرت علی علیہ السلام: جو شخص عیب جوئی کرے گا اس کی عیب جوئی ہو گی، جو شخص گالی دے، اسے (گالی کا) جواب (گالی میں) دیا جائے گا۔

۶۔ جہالت عیب جوئی کا سبب ہے

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: مَنْ قَصُرَ عَنْ مَعْرِفَةِ شَیْءٍ عَابَهٗ.

حضرت علی علیہ السلام: جو شخص کسی چیز کی معرفت حاصل نہ کر سکے تو اس میں عیب نکالنا شروع کر دیتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: مَنْ جَهِلَ شَیْئًا عَابَهٗ.

حضرت علی علیہ السلام: جو شخص کسی چیز سے جاہل ہوتا ہے اس میں عیب جوئی کرتا ہے۔

(منتخب میزان الحکمت صفحہ ۳۸۲)

ماہِ مبارک رمضان کے ستائیسویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	یاباراِلٰہ!
اُرْزُقْنِیْ فِيْهِ فَضْلَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ	اس ماہ میں مجھے شب قدر کی فضیلت کو درک کرنے کی توفیق عطا فرما،
وَ صَيِّرْ اُمُوْرِیْ فِيْهِ مِنَ الْعُسْرِ اِلَى الْيُسْرِ	(خداوندا!) اس دن (اور ماہ) میں میرے معاملات کو دشواری سے آسانی کی طرف منتقل فرمادے،
وَ اقْبَلْ مَعَاذِيْرِیْ	(خدایا!) میری معذرتوں کو قبول فرمالے،
وَ حُطَّ عَنِّی الذَّنْبَ وَ الْوِزْرَ	(اے معبود!) میرے گناہوں اور میرے بوجھ کو میرے کاندھوں سے اتار دے،
يَا رَؤُفًا بِعِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ	اے نیک بندوں کے ساتھ مہربانی کرنے والے!

موضوعات اور عناوین

☆فضیلت شب قدر کو درک کرنا۔
☆معذرت کا قبول ہونا۔
☆مشکلات کا آسان ہونا۔
☆ گناہوں کا بوجھ۔

فضیلت شب قدر کو درک کرنا

شب قدر کی فضیلت

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: لَمَّا سُئِلَ عَنْهُ علیہ السلام: كَيْفَ يَكُوْنُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرًا مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ؟ قَالَ: اَلْعَمَلُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْعَمَلِ فِيْ اَلْفِ شَهْرٍ لَيْسَ فِيْهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: جب آپ سے پوچھا گیا کہ شب قدر ہزار مہینوں سے کیوں بہتر ہے تو فرمایا: جو عمل اس میں انجام دیا جائے گا وہ ان ہزار مہینوں سے بہتر ہوگا جن میں لیلۃ القدر نہ ہو۔

عَنْهُ علیہ السلام : نَزَلَتِ التَّوْرَاةُ فِيْ سِتٍّ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ نَزَلَ الْاِنْجِيْلُ فِيْ اِثْنٰى عَشَرَ لَيْلَةٍ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ نَزَلَ الزَّبُوْرُ فِيْ لَيْلَةِ ثَمَانِيْ عَشَرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ نَزَلَ الْقُرْآنَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: تورات نازل ہوئی چھ رمضان کو، انجیل بارہ رمضان کو نازل ہوئی، زبور اٹھارہ رمضان کو نازل ہوئی اور قرآن مجید شب قدر میں نازل ہوا۔

عَنْهُ علیہ السلام : لَوْ رُفِعَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَرُفِعَ الْقُرْآنُ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: (جب آپ سے پوچھا گیا کہ شب قدر اب بھی ہر سال ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا) اگر شب قدر نہ رہے اور اسے اٹھالیا جائے تو قرآن بھی اٹھالیا جائے گا۔

شبِ قدر، کونسی شب ہے؟

عَنْهُ علیہ السلام : اَلتَّقْدِيْرُ فِيْ لَيْلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ وَ الْاِبْرَامُ فِيْ لَيْلَةِ اِحْدٰى وَ عِشْرِيْنَ وَ الْاِمْضَاءُ فِيْ لَيْلَةِ ثَلَاثَ وَ عِشْرِيْنَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: تقدیر اور اندازہ ہوتا ہے انیسویں سب میں اور یقینی صورت ہوتی ہے اکیسویں شب میں اور اجراء ہوتا ہے تیئسویں شب میں (یعنی یہ تینوں شب قدر ہیں)۔

عَنْهُ علیہ السلام : فِيْ لَيْلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَلتَّقْدِيْرُ وَ فِيْ لَيْلَةِ اِحْدٰى وَ عِشْرِيْنَ اَلْقَضَاءُ وَ فِيْ لَيْلَةِ ثَلَاثَ وَ عِشْرِيْنَ اِبْرَامُ مَا يَكُوْنُ فِيْ السَّنَةِ اِلٰى مِثْلِهَا لِلّٰهِ جَلَّ ثَنَاؤُهٗ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ فِيْ خَلْقِهٖ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: ماہِ رمضان کی انیسویں رات میں اندازہ ہے، اکیسویں رات میں حکم اللہ ہے اور تیئسویں رات میں جاری کرنا ہے ان امور کا جو سال گذشتہ کی طرح اگلے سال ہونے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(فروع کافی کتاب الصوم باب ۶۹ فی لیلۃ القدر)

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: لَمَّا سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ: اُطْلُبُهَا فِيْ تِسْعَ عَشْرَةَ وَ اِحْدٰى وَ عِشْرِيْنَ وَ ثَلَاثَ وَ عِشْرِيْنَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: جب آپ سے شب قدر کے بارے میں پوچھا گیا (کہ کونسی شب ہے) تو فرمایا: شب قدر کو (ماہِ رمضان کی) انیسویں (۱۹)، اکیسویں (۲۱) اور تیئسویں (۲۳) شب میں طلب اور تلاش کرو۔

شبِ ''۲۳'' کی اہمیت

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: اِنَّ الْجُهَنِيَّ اَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِبِلًا وَ غَنَمًا وَ غِلْمَةً (عَمَلَةً) فَاَحَبُّ اَنْ تَاْمُرَنِيْ بِلَيْلَةٍ اَدْخُلُ فِيْهَا فَاُشْهِدُ الصَّلَاةَ وَ ذٰلِكَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَسَارَهُ فِيْ اُذُنِهٖ، فَكَانَ الْجُهَنِيُّ اِذَا كَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثَ وَ عِشْرِيْنَ دَخَلَ بِاِبِلِهٖ وَ غَنَمِهٖ وَ اَهْلِهٖ فِي الْمَدِيْنَةِ.

حضرت امام باقر علیہ السلام: جُہَنِی نامی ایک شخص نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے پاس اونٹ، بھیڑ بکریاں اور غلام (نوکر) ہیں میں چاہتا ہوں مجھے آپ ماہ رمضان کی ایک رات بتائیں جس میں (مدینہ میں) آ کر نماز (اور اعمال) بجا لاؤں۔ آپ نے اسے اپنے قریب بلا کر اس کے کان میں کچھ فرمایا: اس کے بعد دیکھا گیا کہ جب تیئس (۲۳) کی شب ہوتی تھی تو جہنی اپنے اونٹوں، بھیڑ بکریوں اور گھر والوں کے ساتھ مدینہ میں آتا تھا۔

عَنْهُ علیہ السلام: قُلْتُ اَللَّيَالِيْ اَلَّتِيْ يُرْجٰى فِيْهَا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ،

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: راوی نے سوال کیا مولا ماہِ رمضان کی کن راتوں میں شب قدر ہونے کی امید کی جاسکتی ہے؟

فَقَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ وَ اِحْدٰی وَ عِشْرِیْنَ وَ ثَلَاثَ وَ عِشْرِیْن،

امام نے فرمایا: شب انیس(۱۹)، شب اکیس(۲۱)اور شب تیئیس (۲۳)۔

قُلْتُ: فَاِنْ اَخَذَتْ اِنْسَانًا اَلْفَتْرَةُ اَوْ عِلَّةٌ، مَا الْمُعْتَمَدُ عَلَیْهِ مِنْ ذٰلِكَ؟

راوی نے عرض کیا: اگر انسان کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے تینوں شبوں میں اعمال اور شب بیداری نہ کر سکے۔

فَقَالَ: ثَلَاثَ وَ عِشْرِیْنَ.

تو آپ نے فرمایا: پھر تیئیسویں (۲۳) شب کو اختیار کرے۔

شب قدر میں بیداری کا ثواب

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: مَنْ اَحْیٰی لَیْلَةَ الْقَدْرِ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ لَوْ كَانَتْ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ.

حضرت امام باقر علیہ السلام: جو شخص شب قدر میں احیاء اور شب بیداری کرے (اور اعمال بجالائے) تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ آسمان کے ستاروں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

اَلْاِمَامُ الْكَاظِمُ علیہ السلام: مَنِ اغْتَسَلَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ وَ اَحْیَاهَا اِلٰی طُلُوْعِ الْفَجْرِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ.

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام: جو شخص شب قدر، غسل کرے اور طلوعِ فجر تک احیاء اور شب بیداری کرے وہ گناہوں سے پاک ہو جائیگا۔

(وسائل الشیعه . جلد ۴. کتاب الصوم . باب تعیین لیلة القدر)

ماہِ مبارک رمضان کے اٹھائیسویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	یاباراِلٰہ!
وَفِّرْ حَظِّیْ فِيْهِ مِنَ النَّوَافِلِ	اس ماہ میں میرے حصے کے نوافل ومستحبات میں اضافہ فرمادے (اور مجھے زیادہ سے زیادہ نوافل بجالانے کی توفیق عنایت فرما)،
وَ اَكْرِمْنِیْ فِيْهِ بِاِحْضَارِ الْمَسَائِلِ	اے معبود! (وہ مسائل اور امور جن کا میں دنیا وآخرت میں مسئول ہوں) اس دن (اور ماہ میں ان) مسائل کو حاضر اور آمادہ کرنے کے لئے مجھ پر کرم فرما،
وَ قَرِّبْ وَسِيْلَتِیْ اِلَيْكَ مِنْ بَيْنِ الْوَسَائِلِ	(خدایا!) اپنے تک پہنچنے کے لئے تمام وسیلوں میں میرے وسیلے کو قریب تر کردے،
يَا مَنْ لَّا يَشْغَلُهٗ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ	اے وہ کہ جسے اصرار کرنے والوں کا اصرار دوسروں کی طرف متوجہ ہونے سے مانع نہیں ہوتا!

موضوعات اور عناوین

☆نوافل بجالانے کی توفیق ☆اپنے وظائف پر عمل کرنا۔

☆ تقرب الیٰ اللہ کا ذریعہ اور وسیلہ تلاش کرنا۔

نوافل بجالانے کی توفیق

نماز شب کی فضیلت واہمیت

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْم: ''وَ مِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا'' (سورہ بنی اسرائیل.....۷۹)

اور رات کے خاص حصہ میں نماز تہجد پڑھا کرو، یہ سنت تمہاری (خاص) فضیلت ہے۔ قریب ہے کہ اللہ تم کو مقام محمود تک پہنچائے۔

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْم: ''وَ مِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَ سَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا''

اور کچھ رات گئے اس (اللہ) کا سجدہ کرو اور بڑی رات تک اس کی تسبیح کرتے رہو۔

(سورہ دہر.....۲۶)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْم: ''اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا''

اس میں شک نہیں کہ رات کا اٹھنا (نفس) کی پامالی کے لئے بہترین ذریعہ اور ذکر کا بہترین وقت ہے۔ (سورہ مزمل.....۶)

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: شَرَفُ الْمُؤْمِنِ صَلَاتُهٗ بِاللَّیْلِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام: مومن کی عظمت اور شرف، اس کی نماز شب ادا کرنے میں ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ الْمَغْبُوْنَ مَنْ حَرُمَ قِيَامَ اللَّيْلِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: شب بیداری کو ہرگز نہ چھوڑو کیونکہ جو شخص شب بیداری سے محروم رہتا ہے وہ نقصان میں ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِی علیہ السلام: ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ مَعَ زَوْجَتِهٖ وَ هُوَ يُحِبُّهَا فَتَوَضَّأَ وَ يَدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي وَ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ.....

حضرت علی علیہ السلام: تین قسم کے لوگوں کو دیکھ کر خداوندِ عالم بروز قیامت خوش ہوگا، (ان میں سے) ایک وہ شخص ہے جو اپنی محبوب بیوی کے ساتھ بستر پر سویا ہوتا ہے۔ لیکن رات کے آخری وقت بستر سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ وضو کر کے مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھتا اور اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔

نماز شب کے فوائد

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: عَلَيْكُمْ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ فَاِنَّهَا سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ وَ دَابُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَ مُطْرِدَةُ الدَّاءِ عَنْ اَجْسَادِكُمْ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: تم پر نمازِ شب کی ادائیگی لازم ہے کیونکہ یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے تم سے پہلے صالح لوگوں کا طریقِ کار ہے اور تمہارے اجسام سے بیماریوں کے دفع کرنے کا ذریعہ ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: قِیَامُ اللَّیْلِ مَصَحَّۃٌ لِلْبَدَنِ، وَ تَمَسُّکٌ بِاَخْلَاقِ النَّبِیِّیْنَ، وَ رِضٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

حضرت علی علیہ السلام: نماز تہجد بدن کو تندرست رکھتی ہے، انبیاء کرام کے اخلاق سے متمسک ہونے کا موجب ہے اور رب العالمین کی رضا کا سبب بنتی ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام: مَا تَرَکْتُ صَلَاۃَ اللَّیْلِ مُنْذُ سَمِعْتُ قَوْلَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صَلٰوۃُ اللَّیْلِ نُوْرٌ.

حضرت علی علیہ السلام: جب سے میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان سنا ہے کہ ''نمازِ شب نور ہے'' اس وقت سے میں نے نمازِ شب کو ترک نہیں کیا۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام:

صَلَاۃُ اللَّیْلِ تُبَیِّضُ الْوُجُوْہَ

وَ صَلَاۃُ اللَّیْلِ تُطَیِّبُ اللَّیْلَ

وَ صَلَاۃُ اللَّیْلِ تَجْلِبُ الرِّزْقَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

نماز شب چہروں کو نورانی کرتی ہے،

نماز شب رات کو پاکیزہ بناتی ہے

اور نماز شب روزی میں اضافہ کرتی ہے۔

(میزان الحکمت اردو۔ جلد ۵ صفحہ ۶۲۷)

ماہِ مبارک رمضان کے انتیسویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	یاباِرِالٰہ!
غَشِّنِیْ فِيْهِ بِالرَّحْمَةِ	مجھے اس دن (اور مہینے) میں اپنی رحمت سے ڈھانپ لے،
وَ ارْزُقْنِیْ فِيْهِ التَّوْفِيْقَ وَ الْعِصْمَةَ	(یا اللہ!) اس دن (اور ماہ) میں مجھے (نیکی کی) توفیق اور (برائی سے) تحفظ (کی قوت وطاقت) عطا فرما،
وَ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنْ غَيَاهِبِ التُّهْمَةِ	اور میرے قلب کو تہمت اور غلط خیالات کی تاریکیوں سے پاک کردے۔
يَا رَحِيْمًا بِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ	اے اپنے مؤمن بندوں پر رحم کرنے والے!

موضوعات اور عناوین

☆ رحمت پروردگار کا شامل حال ہونا ☆ توفیق الٰہی اور تحفظ کی درخواست

☆ دل کو تہمت اور غلط خیالات کی تاریکی سے بچانا

توفیق الٰہی اور تحفظ کی درخواست

توفیق الٰہی

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْم: "وَ مَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰہِ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْہِ اُنِیْبُ"

اور میری توفیق صرف اللہ سے وابستہ ہے میں نے اس پر توکّل کیا ہے اور میری اسی کی طرف بازگشت ہے۔ (سورہ ھود.....۸۸)

توفیق، عنایت، رحمت اور سعادت ہے

اَلْاِمَامُ عَلِی علیہ السلام: اَلتَّوْفِیْقُ عِنَایَۃٌ.

حضرت علی علیہ السلام: توفیق، عنایت، (الٰہی) ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام: اَلتَّوْفِیْقُ رَحْمَۃٌ.

حضرت علی علیہ السلام: توفیق، رحمت (الٰہی) ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام: لَا یَنْفَعُ اِجْتِھَادٌ بِغَیْرِ تَوْفِیْقٍ.

حضرت علی علیہ السلام: کوئی بھی سعی و کوشش توفیق (الٰہی) کے بغیر مفید نہیں ہے۔

عَنْہُ علیہ السلام: اَلتَّوْفِیْقُ رَأْسُ السَّعَادَۃِ.

حضرت علی علیہ السلام: توفیق، سعادت (و نیک بختی) کی بنیاد ہے۔

''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ'' کا معنی کیا ہے؟

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: لَمَّا سُئِلَ عَنْ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ": قَالَ

حضرت امام باقر علیہ السلام: جب آپ سے سوال کیا گیا کہ 'لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ'' کا معنی کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

مَعْنَاهُ لَا حَوْلَ لَنَا عَنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِلَّا بِعَوْنِ اللّٰهِ، وَلَا قُوَّةَ لَنَا عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ اِلَّا بِتَوْفِيْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

اس کا معنی یہ ہے کہ ہم خدا کی نافرمانی سے بچنے کی طاقت و قدرت نہیں رکھتے مگر خدا کی مدد و نصرت سے۔ اور خدا کی اطاعت پر بھی ہم قدرت نہیں رکھتے مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ذریعہ۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلتَّوْفِيْقُ مُمِدُّ الْعَقْلِ،

حضرت علی علیہ السلام: توفیق (الٰہی) عقل کی معاون و مددگار ہے۔

(منتخب میزان الحکمت صفحہ ۵۴۱)

دل کو تہمت اور غلط خیالات کی تاریکی سے بچانا

اللہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلَا اِلٰى اَمْوَالِكُمْ وَ لٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُم.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں اور مال و دولت کی طرف توجہ نہیں کرتا بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

دل کی سلامتی

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: لَا يَسْلَمُ لَكَ قَلْبُكَ حَتّٰى تُحِبَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ.

حضرت علی علیہ السلام: تیرا دل اس وقت تک تیرے لئے صحیح و سالم نہیں ہوتا جب تک تو مومنین کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اَلْقَلْبُ السَّلِيْمُ، هُوَ الْقَلْبُ الَّذِیْ سَلِمَ مِنْ حُبِّ الدُّنْيَا.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام: قلب سلیم (یعنی سالم دل) وہ ہے جو دنیا کی محبت سے خالی ہو (اور اس میں فقط خدا کی محبت ہو)

دل کی آنکھ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَوْلَا اَنَّ الشَّيَاطِيْنَ يَحُوْمُوْنَ عَلٰى قُلُوْبِ بَنِیْ آدَمَ لَنَظَرُوا اِلَى الْمَلَكُوْتِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اگر شیاطین کو انسانوں کے دلوں سے دور کر دیا جائے تو وہ زمین پر بیٹھ کر ملکوت کا نظارہ کر سکتے ہیں۔

دل کی طہارت و پاکیزگی

مُوْسٰی علیہ السلام: يَا رَبِّ، مَنْ اَهْلُكَ الَّذِيْنَ تُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ؟ قَالَ: فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ: الطَّاهِرَةُ قُلُوْبُهُمْ.

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ خدا میں عرض کی پروردگارا! تیرے وہ کون سے بندے ہیں جو اس دن تیرے عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے جس دن تیرے سایہ (رحمت) کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا۔ ارشاد ہوا وہ بندے جن کے دل پاک و پاکیزہ ہوں گے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: طَهِّرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنْ دَنَسِ الشَّهَوَاتِ تُدْرِكُوْا رَفِيْعَ الدَّرَجَاتِ.

حضرت علی علیہ السلام: اپنے نفسوں کو شہوت پرستی اور خواہشات نفسانی کی نجاست سے پاک کرو تا کہ بلند درجات کو حاصل کر سکو۔

عَنْهُ علیہ السلام: قُلُوْبُ الْعِبَادِ الطَّاهِرَةُ، مَوَاضِعُ نَظَرِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ، فَمَنْ طَهَّرَ قَلْبَهٗ نَظَرَ اِلَيْهِ.

حضرت علی علیہ السلام: بندوں کے پاک و پاکیزہ دل اللہ تعالیٰ کے مورد نظر ہوتے ہیں پس جو بھی اپنے دل کو پاک و پاکیزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس پر اپنی نظر رحمت رکھتا ہے۔

(منتخب میزان الحکمت صفحہ ۴۲۹)

مومن بھائی پر تہمت لگانا

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اِذَا اتَّهَمَ الْمُؤْمِنُ اَخَاهُ اِنْمَاثَ الْاِيْمَانُ مِنْ قَلْبِهٖ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

امام جعفر صادق علیہ السلام: جب کوئی مومن اپنے بھائی پر تہمت لگاتا ہے تو اس کا ایمان (اس کے دل سے نکل جاتا ہے اور) اسی طرح گھل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

تہمت کے مقام پر نہ ٹھہرو

اَلْاِمَامُ عَلِي علیہ السلام: اِيَّاكَ وَ مَوَاطِنَ التُّهَمَةِ وَ الْمَجْلِسَ الْمَظْنُوْنَ بِهِ السُّوْءُ، فَاِنَّ قَرِيْنَ السُّوْءِ يَغُرُّ جَلِيْسَهٗ.

امام علی علیہ السلام: تہمت کے مقامات اور بدگمانی کی مجالس میں جانے سے بچو کیونکہ برے انسان کا ساتھی اپنے ہم نشیں سے دھوکہ کھاتا ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَوْلَى النَّاسِ بِالتُّهَمَةِ مَنْ جَالَسَ اَهْلَ التُّهَمَةِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تہمت لگائے جانے کا زیادہ سزاوار وہ شخص ہے جو اہل تہمت کا ہم نشیں ہے۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: مَنْ وَقَفَ نَفْسَهٗ مَوْقِفَ التُّهْمَةِ فَلَا يَلُوْمَنَّ مَنْ اَسَاءَ بِهِ الظَّنَّ

امام علی علیہ السلام: تہمت کے مقام پر ٹھہرنے والے کے بارے میں اگر کوئی بدگمانی (اور سوئے ظن) کرے تو وہ بدگمانی کرنے والے کو ملامت (اور سرزنش) نہ کرے (بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرے)۔

عَنْهُ علیہ السلام: مَنْ دَخَلَ مَدَاخِلَ السُّوْءِ اُتُّهِمَ.

امام علی علیہ السلام: جو شخص برائی کے مقامات پر حاضر ہوگا اسے ضرور متہم کیا جائے گا۔

(میزان الحکمت اردو۔ جلد۔ ا۔ صفحہ ۷۷۹)

ماہِ مبارک رمضان کے تیسویں دن کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ	یابارِالٰہ!
اِجْعَلْ صِيَامِيْ فِيْهِ بِالشُّكْرِ وَ الْقَبُوْلِ	میرے اس ماہ کے روزوں کو پسندیدہ اور قبول کئے ہوئے قرار دے،
عَلٰى مَا تَرْضَاهُ وَ يَرْضَاهُ الرَّسُوْلُ،	خداوندا! (میری روزے والی عبادت کو اس طرح قرار دے) جس سے تو اور تیرا رسولؐ راضی ہوں
مُحْكَمَةً فُرُوْعُهٗ بِالْاُصُوْلِ	(خدایا!) میرے روزے کے فروعات کو اس کے اصول کے ذریعہ استحکام عطا فرما۔
بِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ	پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پاک و طاہر کے صدقہ میں۔
وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ	تمام تعریفیں اس اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کے پالنے والا ہے

موضوعات اور عناوین

☆ صیام مشکور و مقبول۔ ☆ رضایت خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

☆ اصول کے ذریعے فروع کا استحکام۔ ☆ حق پیغمبر آل پیغمبر علیہم السلام

اصول کے ذریعے فروع کا استحکام

روزے کے فروع و اصول سے کیا مراد ہے؟

روزہ کے فروعات سے مراد اس کی شرائط اور اس کے مقدمات ہیں، اصول سے مراد، اصول دین اور اعتقادات ہیں۔ اگر اصل اور عقیدہ صحیح نہ ہو تو فرع بھی صحیح نہیں ہوگی۔ اگر عقیدہ توحید، نبوت امامت اور معاد صحیح نہ ہو تو پھر جو روزہ غیر صحیح عقیدہ کی بنیاد پر رکھا جائے گا وہ بھی مورد قبول خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہوگا لہٰذا ماہ مبارک رمضان کے آخری دن کی دعا میں خدا سے درخواست کی گئی ہے کی خدایا! میرے روزے کے فروعات کو اصول دین کے ذریعہ مستحکم اور مضبوط فرمادے تا کہ تیری بارگاہ میں مورد قبول واقع ہو۔

حق پیغمبر واہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی؟ وَ مَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا؟ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ. (سورہ شوریٰ.....۲۳)

(اے رسول!) کہہ دے میں تم سے رسالت کا کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے اپنے قریبیوں کی دوستی کے، جو شخص نیک عمل انجام دے گا ہم اس کی نیکی میں اضافہ کریں گے۔ کیونکہ خداوند عالم بخشنے والا اور قدردان ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَمَّا نَزَلَتْ "قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی" قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قَرَابَتُکَ؟ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ وَجَبَتْ عَلَیْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِیٌّ وَ فَاطِمَةَ وَ ابْنَاهُمَا علیہما السلام وَ قَالَهَا ثَلَاثًا.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جب یہ آیت مودّت نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے قرابت دار کون ہیں جن کی مودّت (ومحبت) ہم پر واجب قرار دی گئی ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ علی علیہ السلام، فاطمہ علیہا السلام اور ان کی اولاد ہیں۔ اور یہ تین مرتبہ حضرت نے تکرار کیا۔

اطاعت پیغمبر واہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ؟ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا (سورہ نساء.....۵۹)

اے ایمان والو! خدا کی اطاعت کرو اور رسول اور صاحبان امر کی اطاعت کرو اور جب کسی چیز میں جھگڑو تو اگر خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اسے خدا اور پیغمبر کی طرف لوٹا دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اس کا انجام واختتام بہت اچھا ہے۔

احترام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی ط لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ

وہ لوگ جو اللہ کے رسول کے سامنے اپنی آوازیں نیچی رکھتے ہیں، ایسے لوگ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے تقویٰ کے لئے خالص فرمادیا ہے، ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے (سورہ حجرات.....۱)

اَلْقُرْآنُ الْکَرِیْمُ: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

اے ایمان لانے والو! خدا اور اس کے رسول سے کسی چیز میں آگے نہ بڑھا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ بیشک خدا سننے والا، اور جاننے والا ہے۔ (سورہ حجرات.....۱)

پیغمبر اور اہل بیت پیغمبر علیہم السلام کی محبت

اَلْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام: اِنَّ فَوْقَ کُلِّ عِبَادَۃٍ عِبَادَۃٌ وَ حُبُّنَا اَھْلَ الْبَیْتِ اَفْضَلُ عِبَادَۃٍ

امام صادق علیہ السلام: درجہ کے اعتبار سے ہر عبادت کے اوپر ایک عبادت ہے لیکن ہم اہل بیت کی محبت افضل ترین عبادت ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: حُبُّ عَلِیٍّ نِعْمَۃٌ، وَ اِتِّبَاعُہٗ فَضِیْلَۃٌ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علی علیہ السلام کی محبت نعمت ہے اور ان کی اتباع و پیروی کرنا فضیلت ہے۔

عَنْہُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: حُبُّ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یُحْرِقُ الذُّنُوْبَ، کَمَا تُحْرِقُ النَّارُ الْحَطَبَ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علی علیہ السلام کی محبت گناہوں کو اسی طرح جلا دیتی ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو جلا دیتی ہے۔

(راہ توشہ راہیان نور صفحہ ۳۳۱)

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهٖ وَ وَالِدِهٖ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی اولاد، اس کے والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہیں ہوں گا۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَ اَهْلِيْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ، وَ عِتْرَتِيْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ عِتْرَتِهٖ، وَ ذُرِّيَّتِيْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی اپنی جان سے زیادہ محبوب نہیں ہوں گا، میرے اہلبیت علیہم السلام اس کے اپنے اہلبیت سے زیادہ محبوب نہیں ہوں گے، میری عترت اس کی اپنی عترت سے زیادہ محبوب نہیں ہو گی اور میری ذرّیت اس کی اپنی ذرّیت سے زیادہ محبوب نہیں ہوگی۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: (فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى) مَوَدَّتُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ.

امام باقر علیہ السلام: اللہ تعالی کے اس فرمان ''فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى''یعنی جو خدا پر ایمان لایا اس نے مضبوط رسی پکڑ لی، کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد ہم اہلبیتؑ کی (محبت و) مودّت ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْاَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ..... هُمُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى، وَ هُمُ الْوَسِيْلَةُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تمام ائمہ علیہم السلام اولاد حسین علیہ السلام سے ہوں گے..... وہی خدا کی مضبوط رسی ہیں اور وہی خدا کی ذات تک (پہنچنے کا) وسیلہ ہیں۔

عَنْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَرْكَبَ سَفِيْنَةَ النَّجَاةِ، وَ يَسْتَمْسِكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى، وَ يَعْتَصِمَ بِحَبْلِ اللّٰهِ الْمَتِيْنِ فَلْيُوَالِ عَلِيًّا بَعْدِىْ، وَ الْيُعَادِ عَدُوَّهٗ، وَلْيَأْتَمَّ بِالْاَئِمَّةِ الْهُدَاةِ. مِنْ وُلْدِهٖ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جو شخص نجات کی کشتی پر سوار ہونے اور مضبوط رسی کو تھامنے کا خواہشمند ہے اسے میرے بعد علی علیہ السلام کی ولایت کو اپنانا، اس کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا اور اس کی اولاد میں سے ائمہ علیہم السلام کی امامت کو تسلیم کرنا لازم ہے

اَلْاِمَامُ الرِّضَا علیہ السلام: نَحْنُ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَ سَبِيْلُ الْهُدٰى، وَ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى، وَ الْحُجَّةُ الْعُظْمٰى، وَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى.

حضرت امام رضا علیہ السلام: ہم ہیں تقویٰ کا حکم، ہدایت کا راستہ، اعلیٰ مثال، عظیم حجت اور مضبوط رسی۔

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ علیہ السلام: اَنَا حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنِ وَ اَنَا عُرْوَةُ اللّٰهِ الْوُثْقٰى.

حضرت علی علیہ السلام: میں اللہ کی مضبوط رسی اور اللہ تعالیٰ کا مضبوط و محکم رشتہ ہوں۔

اطاعت پیغمبر و اہلِ بیت پیغمبر علیہم السلام

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: يَا جَابِرُ! مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَ اَحَبَّنَا فَهُوَ وَلِيُّنَا وَ مَنْ عَصَى اللّٰهَ لَمْ يَنْفَعْهُ حُبُّنَا.

حضرت امام باقر علیہ السلام: اے جابر! جو خدا کی اطاعت کرتا ہے اور ہم سے محبت رکھتا ہے وہ ہمارا دوست ہے اور جو خدا کی نافرمانی کرتا ہے اسے ہماری محبت فائدہ نہیں پہنچائے گی۔

اَلْاِمَامُ عَلِیٌ علیہ السلام: اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ مَعِیْ عِتْرَتِیْ عَلَی الْحَوْضِ، فَمَنْ اَرَادَنَا فَلْیَاْخُذْ بِقَوْلِنَا، وَ لْیَعْمَلْ بِعَمَلِنَا.....

حضرت علی علیہ السلام: حوض کوثر پر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوں گا اور میری عترت میرے ساتھ ہوگی۔ لہٰذا جو ہم سے محبت کرتا ہے اسے ہماری باتوں کو اپنانا چاہئے اور ہمارے عمل کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

اَلْاِمَامُ الْبَاقِرُ علیہ السلام: فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُطِيْعًا لِلّٰهِ تَنْفَعُهٗ وِلَايَتُنَا، وَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ عَاصِيًا لِلّٰهِ لَمْ تَنْفَعْهُ وَلَايَتُنَا، وَيْحَكُمْ لَا تَغْتَرُّوْا! وَيْحَكُمْ لَا تَغْتَرُّوْا.

حضرت امام باقر علیہ السلام: تم میں سے جو شخص خدا کا اطاعت گذار ہے اسے ہماری ولایت فائدہ پہنچائے گی اور جو خدا کا نافرمان ہے اسے ہماری ولایت فائدہ نہیں پہنچائے گی، لہٰذا تم کبھی کسی کے دھوکے میں نہ آنا، کبھی کسی کے دھوکے میں نہ آنا۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلْعَبْدُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بندہ جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوتا ہے۔

(میزان الحکمت اردو جلد ۲ صفحہ ۳۸۴)

ادعیہ مختلفہ

۱۔ ہر واجب نماز کے بعد پڑھی جانے والی دعا (اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حَجَّ بَیْتِ الْحَرَامِ)

۲۔ ہر واجب نماز کے بعد پڑھی جانے والی دعا (یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ)

۳۔ ہر واجب نماز کے بعد پڑھی جانے والی دعا (اَللّٰھُمَّ ادْخِلْ عَلٰی اَھْلِ الْقُبُوْرِ السُّرُوْرَ) اس کا معنی و مفہوم اور مضامین

۴۔ مختصر ترین دعائے سحر

۵۔ آخری عشرے میں ہر رات فرائض اور نوافل کے بعد کی دعا

۶۔ شب اکیس ماہِ رمضان کی مخصوص دعا۔

۷۔ دعا شبِ اکیس کے موضوعات و مضامین کی اہمیت

۸۔ سعادت و نیک بختی

۱۔ ہر فریضہ نماز کے بعد کی دعا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام و امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ماہ مبارک رمضان میں ہر واجب نماز کے بعد یہ دعا پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ، فِیْ عَامِیْ هٰذَا وَ فِیْ كُلِّ عَامٍ ،	اے معبود! اس سال اور آئندہ پوری زندگی مجھے اپنے بیت الحرام (خانہ کعبہ) کے حج کی توفیق عنایت فرما،
مَا اَبْقَيْتَنِیْ فِیْ يُسْرٍ مِنْكَ وَ عَافِيَةٍ ، وَ سَعَةِ رِزْقٍ ،	جب تک تو مجھے اپنی طرف سے آسانی، صحت و عافیت اور وسعتِ رزق کے ساتھ زندہ اور باقی رکھے
وَ لَا تُخْلِنِیْ مِنْ تِلْكَ الْمَوَاقِفِ الْكَرِيْمَةِ، وَالْمَشَاهِدِ الشَّرِيْفَةِ، وَ زِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ ،	(خداوندا)! مجھے ان بزرگی و کرامت والے مقامات اور مقدس و پاکیزہ مزارات اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مطہر کی زیارت کرنے سے محروم نہ فرما،
وَ فِیْ جَمِيْعِ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَكُنْ لِیْ ،	(پروردگارا!) دنیا اور آخرت سے متعلق میری تمام حاجات پوری فرمادے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِیْ مَا تَقْضِیْ وَ تُقَدِّرُ مِنَ الْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ ، فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ، مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِی لَا یُرَدُّ وَ لَا یُبَدَّلُ، اَنْ تَکْتُبَنِیْ مِنْ حُجَّاجِ بَیْتِكَ الْحَرَامِ،	خداوندا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ شب قدر میں تو جو یقینی امور طے فرماتا ہے اور جو محکم فیصلے کرتا ہے کہ جن میں کسی قسم کی رد و بدل نہیں ہوتی ان میں میرا نام اپنے بیت اللہ (خانہ کعبہ) کا حج کرنے والوں میں لکھ دے
الْمَبْرُوْرِ حَجُّھُمْ، الْمَشْکُوْرِ سَعْیُھُمْ، الْمَغْفُوْرِ ذَنُوْبُھُمْ، الْمُکَفَّرِ عَنْھُمْ سَیِّاٰتُھُمْ،	کہ جن کا حج منظور ہے اور ان کی سعی مقبول ہے، ان کے گناہ بخش دیئے گئے اور ان کی خطائیں مٹادی گئیں ہیں۔
وَ اجْعَلْ فِیْمَا تَقْضِیْ وَ تُقَدِّرُ، اَنْ تُطِیْلَ عُمْرِیْ (فِیْ طَاعَتِكَ)	میرے مالک! اپنی قضا و قدر میں میری عمر طولانی قرار دے (جو تیری اطاعت میں گذرے)
وَ تُوَسِّعَ عَلَیَّ رِزْقِیْ وَ تُؤَدِّیَ عَنِّیْ اَمَانَتِیْ وَ دَیْنِیْ،	(اے مولا!) میرے رزق میں وسعت و کشادگی فرما، اور مجھے ہر امانت اور قرض ادا کرنے کی توفیق دے۔
آمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ.	اے جہانوں کے پالنے والے (میری دعا) قبول فرمالے۔

۲۔ ہر واجب نماز کے بعد کی دعا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام و امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ماہِ مبارک رمضان میں ہر واجب نماز کے بعد یہ دعا پڑھو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن اور رحیم ہے
يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ، يَا غَفُوْرُ يَا رَحِيْمُ،	اے بزرگ! اے برتر! اے بہت بخشنے والے! اے بہت مہربان!
اَنْتَ الرَّبُّ الْعَظِيْمُ، اَلَّذِیْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ،	تو ہی پروردگار باعظمت ہے، کہ جس کا کوئی مثل نہیں ہے
وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ،	اور وہ ہر بات کا سننے والا اور دیکھنے والا ہے
وَ هٰذَا شَهْرٌ عَظَّمْتَهٗ وَ كَرَّمْتَهٗ، وَ شَرَّفْتَهٗ وَ فَضَّلْتَهٗ عَلَى الشُّهُوْرِ،	اور یہ وہی مہینہ ہے کہ جس کو تو نے دوسرے مہینوں پر عظمت و بزرگی اور شرف و فضیلت عطا فرمائی ہے

وَ هُوَ الشَّهْرُ الَّذِیْ فَرَضْتَ صِیَامَهٗ عَلَیَّ،	اور یہ وہی مہینہ ہے کہ جس کے روزوں کو تو نے مجھ پر فرض کیا ہے
وَ هُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ فِیْهِ الْقُرْاٰنَ،	اور یہ وہ ماہ رمضان ہے کہ جس میں تو نے (اپنی کتاب) قرآن مجید کو نازل فرمایا
هُدًی لِلنَّاسِ وَ بَیِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَ الْفُرْقَانِ،	جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں ہدایت کی واضح دلیلیں ہیں اور (حق و باطل میں) تمیز کرنے والی نشانیاں ہیں۔
وَ جَعَلْتَ فِیْهِ لَیْلَةَ الْقَدْرِ، وَجَعَلْتَهَا خَیْرًا مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ،	اور اسی (مبارک مہینہ) میں تو نے قدر والی رات (شب قدر) قرار دی ہے، اور اسی (شب) کو تو نے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا۔
فَیَا ذَا الْمَنِّ وَ لَا یُمَنُّ عَلَیْكَ، مُنَّ عَلَیَّ بِفَكَاكِ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ	پس اے صاحب احسان کہ تجھ پر کوئی بھی احسان نہیں کر سکتا (تو) مجھے جہنم کی آگ سے بری فرما کر، مجھ پر احسان فرما،

فِيْمَنْ تَمُنُّ عَلَيْهِ، وَ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ،	مجھے اس شخص کی طرح قرار دے، جس پر تو نے احسان فرمایا ہو، اور مجھے اپنی جنت میں داخل فرمادے۔
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ .	واسطہ تیری رحمت کا اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

۳۔ ہر واجب نماز کے بعد کی دعا

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ماہ مبارک رمضان میں ہر واجب نماز کے بعد یہ دعا پڑھے گا خداوند عالم اس کے گناہ قیامت تک معاف فرمادے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ السُّرُوْرَ،	یا بارِ الٰہ! قبروں میں دفن شدہ مردوں کو شادمانی (اور خوشی) عطا فرما،
اَللّٰهُمَّ اَغْنِ كُلَّ فَقِيْرٍ،	(اے کائنات کی ہر شے کے مالک!) ہر محتاج کو غنی کردے،
اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ كُلَّ جَائِعٍ،	(اے خدا!) ہر بھوکے کو شکم سیر کردے،
اَللّٰهُمَّ اكْسُ كُلَّ عُرْيَانٍ،	(اے ستار!) ہر بے لباس کو لباس مہیا کردے،
اَللّٰهُمَّ اقْضِ دَيْنَ كُلِّ مَدِيْنٍ،	اے معبود! ہر مقروض کا قرض ادا کردے،
اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ كُلِّ مَكْرُوْبٍ،	(اے مصیبتوں کو دور کرنے والے!) ہر مصیبت زدہ کو آسودگی عطا فرما،
اَللّٰهُمَّ رُدَّ كُلَّ غَرِيْبٍ،	(خداوندا!) ہر مسافر کو وطن واپس لا،

اَللّٰھُمَّ فُكَّ كُلَّ اَسِيْرٍ،	(اے قیدیوں کو رہائی بخشنے والے!) ہر قیدی کو رہائی بخش دے،
اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ كُلَّ فَاسِدٍ مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ،	(اے معبود!) مسلمانوں کے امور میں ہر بگاڑ کی اصلاح فرمادے،
اَللّٰھُمَّ اشْفِ كُلَّ مَرِيْضٍ،	(اے شفا بخشنے والے!) ہر مریض کو شفا عطا فرمادے،
اَللّٰھُمَّ سُدَّ فَقْرَنَا بِغِنَاكَ،	(پروردگارا!) اپنی ثروت سے ہماری محتاجی ختم کردے،
اَللّٰھُمَّ غَيِّرْ سُوْءَ حَالِنَا بِحُسْنِ حَالِكَ،	(اے مالک!) ہماری بدحالی کو خوشحالی میں بدل دے،
اَللّٰھُمَّ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ، وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ،	(اے معبود!) ہمیں اپنے قرض ادا کرنے کی توفیق عنایت فرما اور محتاجی سے بچالے،
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.	بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

موضوعات اور عناوین

۱۔ اہل قبور اور مردوں کو خوشحال کرنے والے اعمال انجام دینا،

۲۔ فقراء کی اس طرح سے مدد کرنا کہ وہ غنی اور بے نیاز ہو جائیں،

۳۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا، ۴۔ بے لباس کو لباس پہنانا،

۵۔ مقروض کا قرض ادا کرنا، ۶۔ مشکلات کو دور کرنے کے لئے لوگوں کی مدد کرنا،

۷۔ مسافرین کے ساتھ تعاون کرنا تا کہ وہ وطن جا سکیں، ۸۔ قیدیوں کی رہائی کے لئے تعاون کرنا،

۹۔ مسلمانوں کے امور کی اصلاح کیلئے مدد کرنا، ۱۰۔ مریضوں کی شفا اور علاج کیلئے وسائل فراہم کرنا،

۱۱۔ اپنی اور اپنے مسلمان بھائیوں کی بدحالی کو خوشحالی میں بدلنے کے لئے اقدامات اور سعی کوشش کرنا،

۱۲۔ خدا کو قادر و مطلق جانتے ہوئے اپنے تمام معاملات میں فقط اسی پر توکل اور بھروسہ کرنا۔

دعا کا معنی ومفہوم کیا ہے؟

ماہِ مبارک رمضان جیسے بابرکت مہینہ میں ہر واجب نماز کے بعد یہ دعا پڑھنے کا مقصد کیا ہے؟ آیا ہم اپنے آپ کو ہر واجب نماز کے بعد یہ تلقین کرنا چاہتے ہیں کہ دعا میں مذکور تمام کام خداوند تبارک وتعالیٰ نے انجام دینے ہیں اور ہماری اس سلسلے میں کوئی ذمہ داری نہیں ہے؟ یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دعا کا دستور دے کر ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا ہے کہ ہم ماہ مبارک رمضان جیسے مقدس مہینہ میں اپنے انفرادی اعمال بجالانے کے علاوہ اجتماعی اعمال اور کاموں کی طرف بھی متوجہ ہوں۔ اپنے مرحومین اور محتاج لوگوں کو بھی یاد رکھیں۔ اپنے مرحومین کے لئے اعمال خیر انجام دے کر انہیں بھی خوشحال کریں، فقراء و مساکین کا خاص خیال رکھیں اور مشکلات میں گرفتار اپنے مسلمان بھائیوں سے تعاون کر کے خدا و رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راضی رکھیں اور ثواب داریں حاصل کریں۔

مختصر ترین دعائے سحر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا مَفْزَعِيْ عِنْدَ كُرْبَتِيْ ،	اے تکلیف کے وقت میری جائے پناہ!
وَ يَا غَوْثِيْ عِنْدَ شِدَّتِيْ ،	اے سختی کے وقت میرے فریادرس!
اِلَيْكَ فَزِعْتُ وَبِكَ اسْتَغَثْتُ ،	میں تیری ہی پناہ لئے ہوئے ہوں اور تجھ سے ہی فریاد کی ہے،
وَبِكَ لُذْتُ لَا اَلُوْذُ بِسِوَاكَ ،	میں تجھ سے ہی لو لگاتا ہوں، تیرے علاوہ کسی سے لو نہیں لگاتا
وَ لَا اَطْلُبُ الْفَرَجَ اِلَّا مِنْكَ ،	اور نہ تیرے سوا کسی سے خوشحالی کا طلبگار ہوں۔
فَاَغِثْنِيْ ،	پس میری فریادرسی فرما،
وَ فَرِّجْ عَنِّيْ ،	اور میری تمام مشکلات کو آسان فرما۔
يَا مَنْ يَّقْبَلُ الْيَسِيْرَ، وَ يَعْفُوْ عَنِ الْكَثِيْرِ ،	اے وہ جو تھوڑی سی نیکی کو بھی قبول کرتا اور بہت زیادہ گناہ معاف فرما دیتا ہے
اِقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ ،	میرے تھوڑے سے اعمال قبول فرمالے

وَ اعْفُ عَنِّی الْکَثِیْرَ ،	اور بہت سے گناہ معاف فرمادے
اِنَّكَ، اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ،	بے شک تو ہی بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ	خداوندا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ
اِیْمَانًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِیْ ،	مجھے ایسا ایمان عطا فرماجو میرے دل میں جاگزیں ہوجائے،
وَ یَقِیْنًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَنْ یُّصِیْبَنِیْ، اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ،	اور ایسا یقین مجھے عطا فرما کہ میں یہ جان لوں کہ جو کچھ بھی تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے اس کے سوا مجھے کچھ نہیں پہنچ سکتا،
وَ رَضِّنِیْ مِنَ الْعَیْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ،	اور مجھے اس طرح کی زندگی پر راضی فرمادے جو تو نے میرے لئے معین فرمادی ہے
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ،	اے رحم کرنے والوں میں زیادہ رحم کرنے والے!
یَا عُدَّتِیْ فِیْ کُرْبَتِیْ ،	اے تکلیف کے وقت میرے سروسامان!

وَ يَا صَاحِبِيْ فِيْ شِدَّتِيْ ،	اے سختی کے وقت میرے مونس و ہمدم
وَ يَا وَلِيِّ فِيْ نِعْمَتِيْ ،	اے میرے ولیٔ نعمت!
وَ يَا غَايَتِيْ فِيْ رَغْبَتِيْ ،	اے میری توجہ کے مرکز!
اَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِيْ ،	تو ہی میرے عیوب کو چھپانے والا ہے
وَ الْاٰمِنُ رَوْعَتِيْ ،	اور تو ہی خوف و دہشت میں مجھے مطمئن کرنے والا
وَ الْمُقِيْلُ عَثْرَتِيْ ،	اور میری لغزش کا معاف کرنے والا ہے
فَاغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ ،	میری خطاؤں کو بخش دے
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.	اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

آخری عشرے کی ہر رات فرائض ونوافل کے بعد کی دعا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ماہ مبارک رمضان کے آخری عشرے کی ہر رات واجب اور مستحب نمازوں کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اَدِّ عَنَّا حَقَّ مَا مَا مَضٰى مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ،	اے پروردگار! ماہِ رمضان کا جو حق ہماری طرف رہ گیا ہو وہ ہماری جانب سے ادا کردے
وَ اغْفِرْ لَنَا تَقْصِيْرَنَا فِيْهِ،	ہماری طرف سے (ماہ رمضان کے اعمال میں) جو کوتاہی ہوئی ہو اُسے معاف فرما
وَتَسَلَّمْهُ مِنَّا مَقْبُوْلًا،	اور اسے ہم سے پورا پورا قبول فرما،
وَ لَا تُؤَاخِذْنَا بِاِسْرَافِنَا عَلَى اَنْفُسِنَا،	اس ماہ میں ہم نے اپنے نفس پر جو زیادتی کی ہے، اس پر ہمارا مواخذہ نہ فرما،
وَ اجْعَلْنَا مِنَ الْمَرْحُوْمِيْنَ،	(بارالٰہ! اس ماہ میں) ہمیں ان لوگوں میں سے قرار دے جن پر رحم ہو چکا،
وَ لَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمَحْرُوْمِيْنَ،	اور ہمیں اس ماہ میں (اپنی رحمت، برکت اور مغفرت سے) محروم لوگوں میں سے قرار نہ دے۔

شبِ اکیس ماہِ رمضان کی مخصوص دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا مُوْلِجَ اللَّیْلِ فِیْ النَّھَارِ ،وَ مُوْلِجَ النَّھَارِ فِیْ اللَّیْلِ،	اے رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرنے والی ذات،
وَ مُخْرِجَ الْحَیِّ مِنَ الْمَیِّتِ، وَ مُخْرِجَ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ،	اے زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والے
یَا رَازِقَ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ،	اے اپنی مرضی کے مطابق بغیر حساب رزق دینے والے
یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ،	اے اللہ اے رحمٰن،
یَا اَللّٰہُ یَا رَحِیْمُ،	اے اللہ اے رحیم،
یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ	یا اللہ یا اللہ یا اللہ
لَکَ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی،	تیرے ہی لئے مخصوص ہیں اچھے اچھے نام

وَ الْاَمْثَالُ الْعُلْيَا،	اور بلند ترین نمونے
وَ الْكِبْرِيَاءُ وَ الْاَلَاءُ،	اور (ہر قسم کی) بزرگی اور انعام واحسان
اَسْئَلُكَ	خدایا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ،	محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود، و رحمت نازل فرما،
وَ اَنْ تَجْعَلَ اِسْمِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِي السُّعَدَآءِ	اور آج کی رات میں میرا نام سعادت منداور نیک بخت لوگوں (کی فہرست) میں قرار دے،
وَ رُوْحِيْ مَعَ الشُّهَدَآءِ،	اور میری روح کو شہیدوں کے ساتھ قرار دے،
وَ اِحْسَانِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ،	اور میری اطاعت (اور نیکیوں) کو مقام علیین (اور درجہ قبولیت) عطا فرما،

وَ اِسَائَتِیْ مَغْفُوْرَةً،	اور میری بدی کو معاف شدہ قرار دے،
وَ اَنْ تَهَبَ لِیْ یَقِیْنًا تُبَاشِرُ بِهٖ قَلْبِیْ،	اور مجھے وہ یقین عطا فرما جو میرے دل سے جدا نہ ہو،
وَ اِیْمَانًا یُذْهِبُ الشَّكَّ عَنِّیْ،	اور وہ ایمان نصیب فرما جو شک کو مجھ سے دور کر دے،
وَ تُرْضِیَنِیْ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ،	اور جو حصہ تو نے میرے لئے قرار دیا ہے مجھے اس پر راضی کر دے،
وَ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً،	پروردگارا! ہمیں دنیا میں ہر قسم کی نیکی (اور بہترین زندگی)
وَ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً،	اور آخرت میں بھی نیکی (کامیابی اور اجر) عطا فرما،
وَ قِنَا عَذَابَ الْحَرِیْقِ،	اور ہمیں جلانے والی آگ کے عذاب سے بچا

وَارْزُقْنِیْ فِیْهَا ذِکْرَكَ وَشُکْرَكَ وَ الرَّغْبَةَ اِلَیْكَ ،	(خداوندا!) اس مہینے میں مجھے اپنا ذکر وشکر کرنے اور اپنی طرف متوجہ ہونے کی توفیق عنایت فرما،
وَ الْاِنَابَةَ وَ التَّوْفِیْقَ لِمَا وَفَّقْتَ لَهٗ مُحَمَّدًا وَّ آلَ مُحَمَّدٍ، عَلَیْهِمُ السَّلَامُ	(اے پالنے والے!) حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام کی توفیقات کے صدقہ میں، مجھے گناہوں سے توبہ اور اپنی کامل اطاعت کرنے کی توفیق عنایت فرما۔

موضوعات اور عناوین

۱۔ سعادت اور نیک بختی
۲۔ شہیدوں کے ہدف اور مقصد سے ہماہنگی
۳۔ اطاعت کا قبول ہونا
۴۔ گناہوں کی بخشش
۵۔ یقین اور ایمان کامل
۶۔ خدا کی تقدیر پر راضی ہونا
۷۔ دنیا و آخرت میں کامیابی
۸۔ خدا کا ذکر اور شکر بجالانا
۹۔ ہمیشہ خدا کی طرف متوجہ رہنا
۱۰۔ توبہ اور اعمال صالح کی توفیق طلب کرنا

دعاشب اکیس (۲۱) کے موضوعات ومضامین کی اہمیت

اس بابرکت شب کی دعا میں جو مطالب اور مضامین بیان ہوئے ہیں ان کی اہمیت اور فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ شب اکیس (۲۱) سے شب تیس (۳۰) تک ہر شب پڑھی جانے والی مخصوص دعا میں، انہیں مطالب کا تکرار ہے جو شب اکیس (۲۱) کی دعا میں بیان ہوئے ہیں یعنی ہر شب کی دعا کا مقدمہ کہ جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء بیان ہوئی ہے فقط وہ مختلف ہے لیکن اصل دعا کے نہ فقط مطالب اور مضامین بلکہ الفاظ اور کلمات بھی بعینہٖ وہی ہیں جو شب اکیس کی دعا میں بیان ہوئے ہیں لہٰذا دعا پڑھتے وقت ہماری کامل توجہ ان مضامین اور مطالب کی طرف ہونی چاہئے اور بارگاہ خداوندی سے صدق دل اور تضرع و زاری کے ساتھ یہ درخواست کرنی چاہئے کہ خداوند عالم ہمیں ان مطالب ومضامین پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے تاکہ ہم صحیح معنی میں ماہ رمضان کی برکات سے مستفید ہوسکیں۔

موضوع اول

ذیل میں فقط موضوعِ اول ''سعادت ونیک بختی'' سے متعلق احادیث کو بیان کیا جارہا ہے کیونکہ باقی موضوعات میں سے اکثر وبیشتر پہلے ذکر ہوچکے ہیں۔

سعادت ونیک بختی

اَلْاِمَامُ عَلِیٌّ علیہ السلام: اَلسَّعَادَةُ مَا اَفْضَتْ اِلَی الْفَوْزِ.

حضرت علی علیہ السلام: حقیقی سعادت ونیک بختی وہ ہے جو تمہیں کامیابی تک لے جائے۔

سعادت مند ونیک بخت انسان

عَنْهُ علیہ السلام : اَلسَّعِیْدُ مَنْ وَعَظَ بِغَیْرِہٖ.

حضرت علی علیہ السلام: سعید اور نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَلسَّعِیْدُ مَنْ اَخْلَصَ الطَّاعَةَ.

حضرت علی علیہ السلام: نیک بخت وہ ہے جو خلوص کے ساتھ نصیحت حاصل کرے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قَالَ لِاَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ علیہ السلام اَنَّ السَّعِیْدَ، کُلَّ السَّعِیْدِ، حَقَّ السَّعِیْدِ مَنْ اَطَاعَكَ وَ تَوَلَّاكَ مِنْ بَعْدِیْ.

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا: ''سعادت مند اور نیک بخت، مکمل نیک بخت اور حقیقی (وصحیح معنوں میں) سعادت مند وہ ہے جو میرے بعد آپؑ کی اطاعت اور آپؑ سے محبت کرے۔

اسبابِ سعادت

ا۔ علم وعمل اور علماء

اَلْاِمَامُ عَلِی علیہ السلام: اِعْمَلُوْا بِالْعِلْمِ تَسْعَدُوْا.

حضرت علی علیہ السلام: تم علم پر عمل کرو کیونکہ عمل کے ذریعہ ہی سعادت حاصل کر سکتے ہو۔

عَنْهُ علیہ السلام : جَالِسِ الْعُلَمَاءَ تَسْعَدْ.

حضرت علی علیہ السلام: علماء کے ساتھ نشست و برخاست رکھو تا کہ سعید و نیک بخت بن جاؤ۔

۲۔ایمان

عَنْہُ علیہ السلام : بِالْاِیْمَانِ یُرْتَقٰی اِلٰی ذَرْوَۃِ السَّعَادَۃِ وَ نِھَایَۃِ الْحُبُوْرِ.

حضرت علی علیہ السلام: ایمان کے ذریعے ہی سعادت کی بلندیوں اور جمال وکمال کی انتہا تک پہنچا جاتا ہے۔

۳۔حق کو اپنانا

عَنْہُ علیہ السلام : فِیْ لُزُوْمِ الْحَقِّ تَکُوْنُ السَّعَادَۃُ.

عَنْہُ علیہ السلام : حق کو اختیار کرنے سے ہی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

۴۔محاسبہ نفس

عَنْہُ علیہ السلام : مَنْ حَاسَبَ نَفْسَہٗ سَعِدَ.

حضرت علی علیہ السلام: جوخود اپنا محاسبہ کرتا ہے سعادت کو پالیتا ہے۔

۵۔سعی وکوشش

عَنْہُ علیہ السلام : مَنْ اَجْھَدَ نَفْسَہٗ فِیْ اِصْلَاحِھَا سَعِدَ، مَنْ اَھْمَلَ نَفْسَہٗ فِیْ لَذَّاتِھَا شَقِیَ وَ بَعُدَ.

حضرت علی علیہ السلام: جوشخص اپنے نفس کی اصلاح میں مقدور بھر کوشش کرتا ہے وہ سعید بن جاتا ہے اور جو اسے لذتوں میں پڑا رہنے دیتا ہے وہ بد بخت ہوکر سعادت سے دور ہوجاتا ہے۔

اشیائے سعادت وبدبختی

عَنْہُ علیہ السلام : لَا یَسْعَدُ اِمْرَءٌ اِلَّا بِطَاعَۃِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَ لَا یَشْقٰی اِمْرَءٌ اِلَّا بِمَعْصِیَۃِ اللّٰہِ.

حضرت علی علیہ السلام: کوئی انسان اطاعتِ الٰہی کے بغیر سعادت مند (اور خوش قسمت) نہیں بن سکتا اور نہ ہی کوئی شخص اسکی نافرمانی کے بغیر بدقسمت ہوسکتا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : لَا يَسْعَدُ اَحَدٌ اِلَّا بِاِقَامَةِ حُدُوْدِ اللّٰهِ: وَ لَا يَشْقٰى اَحَدٌ اِلَّا بِاِضَاعَتِهَا.

حضرت علی علیہ السلام: کوئی انسان خداوندِ عالم کی مقرر کردہ حدود کے قائم کئے بغیر نیک بخت نہیں ہوسکتا اور نہ کوئی انسان حدودِ الٰہی کو ضائع کیے بغیر بد بخت ہوتا ہے۔

شاملاتِ سعادت

عَنْهُ علیہ السلام : خُلُوُّ الصَّدْرِ مِنَ الْغِلِّ وَ الْحَسَدِ مِنْ سَعَادَةِ الْعَبْدِ.

حضرت علی علیہ السلام: سینے کا کینہ وحسد سے خالی ہونا بندہ کی سعادت میں شامل ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام : مِنَ السَّعَادَةِ، اَلتَّوْفِيْقُ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ.

حضرت علی علیہ السلام: اعمالِ صالح کی بجا آوری کی توفیق بھی سعادت میں شمار ہوتی ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَرْبَعٌ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الْخُلَطَاءُ الصَّالِحُوْنَ وَ الْوَلَدُ الْبَارُّ وَ الْمَرْأَةُ الْمُوَاتِيَةُ وَ اَنْ تَكُوْنَ مَعِيْشَتُهُ فِيْ بَلَدِهٖ.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: چار چیزیں انسان کی سعادت میں شمار ہوتی ہیں:

۱۔ نیک دوست،
۲۔ نیک اولاد،
۳۔ ہم خیال بیوی
۴۔ اوراس کے کاروبارِ زندگی کا اسکے اپنے شہر میں ہونا۔

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ علیہ السلام: مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ، اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ.

حضرت علی علیہ السلام: نیک اولاد انسان کی نیک بختی ہے۔

سعادت کی علامتیں

عَنْهُ علیہ السلام : اَمَارَةُ السَّعَادَةِ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ.

حضرت علی علیہ السلام: سعادت کی علامت خلوص کے ساتھ عمل کوانجام دینا ہے۔

عَنْهُ علیہ السلام: دُلُوْكُ السَّعَادَةِ بِمُبَادَرَةِ الْخَيْرَاتِ وَ الْاَعْمَالِ الزَّاكِيَاتِ.

حضرت علی علیہ السلام: نیکیوں کی طرف جلدی کرنے اور پاکیزہ اعمال کے بجا لانے کے ساتھ ہی سعادت وخوش بختی لپک کر آجاتی ہے۔

حقیقی سعادت ونیک بختی

عَنْهُ علیہ السلام : سَعَادَةُ الرَّجُلِ فِیْ اِحْرَازِ دِيْنِهٖ وَ الْعَمَلِ لِاٰخِرَتِهٖ.

حضرت علی علیہ السلام: انسان کی سعادت و نیک بختی اس کے دین بچانے اور آخرت کے لئے عمل کرنے میں ہے۔

سعیدترین انسان

عَنْهُ علیہ السلام : اَسْعَدُ النَّاسِ مَنْ تَرَكَ لَذَّةً فَانِيَةً لِلَذَّةٍ بَاقِيَةٍ

حضرت علی علیہ السلام: سعید ونیک بخت ترین انسان وہ ہے جو (دنیا کی) فانی لذتوں کو (آخرت کی) باقی لذتوں کے لئے ترک کردے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَسْعَدُ النَّاسِ مَنْ خَالَطَ كِرَامَ النَّاسِ

حضرت علی علیہ السلام: سعیدترین انسان وہ ہے جو شریف لوگوں سے میل ملاپ رکھے۔

عَنْهُ علیہ السلام : اَفْضَلُ السَّعَادَةِ، اِسْتِقَامَةُ الدِّيْنِ۔

حضرت علی علیہ السلام: افضل ترین سعادت دین میں پختہ ہونا ہے۔

کمالِ سعادت

عَنْهُ علیہ السلام : مِنْ كَمَالِ السَّعَادَةِ، اَلسَّعْيُ فِیْ اِصْلَاحِ الْجُمْهُوْرِ.

حضرت علی علیہ السلام: اکمالِ سعادت و نیک بختی، عوام الناس کی اصلاح کیلئے سعی وکوشش کرنے میں ہے۔

(میزان الحکمت جلد۴ صفحہ ۷۶۵)

ملحقات

۱۔ روز عید الفطر۔ روزِ انعام

۲۔ حدیث معراج

۳۔ حدیث عنوان بصری

۴۔ اسماء حسنیٰ کے اعداد اور خواص

روز عید الفطر

ثواب اور انعام کا دن

اَلْاِمَامُ الْحَسَنُ علیہ السلام: فَالْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ مِنْ ضَاحِكٍ لِاعِبٍ فِيْ الْيَوْمِ الَّذِيْ يُثَابُ فِيْهِ الْمُحْسِنُوْنَ وَ يَخْسَرُ فِيْهِ الْمُبْطِلُوْنَ.

حضرت امام حسن علیہ السلام: (جب عید الفطر) کے دن آپ نے کچھ افراد کو دیکھا کہ وہ لہو لعب اور شیطانی کاموں میں مصروف ہیں تو فرمایا) تعجب ہے اس شخص پر کہ جو (عید الفطر جیسے) اس عظیم دن بیہودہ اور بے مقصد کاموں میں مصروف رہے کہ جس دن نیکی کرنے والوں کو انعام اور اجر دیا جاتا ہے اور گنہگار لوگ گھاٹے میں ہوتے ہیں۔

اَلْاِمَامُ عَلِيٌّ علیہ السلام: هٰذَا يَوْمٌ يُثَابُ فِيْهِ الْمُحْسِنُوْنَ.
وَخَسِرَ فِيْهِ الْمُبْطِلُوْنَ.

حضرت علی علیہ السلام: عید الفطر کا دن وہ عظیم دن ہے جس میں نیکی کرنے والوں کو اجر و ثواب دیا جاتا ہے۔ اور اس دن میں باطل اور غلط کام کرنیوالے لوگ گھاٹے اور نقصان میں رہتے ہیں۔

عَنْهُ علیہ السلام: اَشْبَهَ بِيَوْمِ قِيَامِكُمْ.

حضرت علی علیہ السلام: عید الفطر کا دن، قیامت کے دن سے بہت مشابہت رکھتا ہے (چونکہ جس طرح بروز قیامت کچھ لوگوں کو خدا کی طرف سے اجر و ثواب اور انعام دیا جائے گا اور کچھ لوگ عذاب میں گرفتار ہوں گے عید کے دن بھی لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں)۔

روزِ عبرت

اَلْاِمَامُ عَلِیٌ علیہ السلام: فَاذْکُرُوْا بِخُرُوْجِکُمْ مِنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّکُمْ.

حضرت علی علیہ السلام: جب تم نماز عبد پڑھنے کے لئے اپنے گھروں سے باہر نکلتے ہو تو اس وقت کو یاد کرو جب تمہاری روح اپنے بدن کے گھر سے باہر نکلے گی اور تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو گے۔

وَاذْکُرُوْا وَقُوْفَکُمْ بَیْنَ یَدَیِ رَبِّکُمْ.

جب تم نماز عید پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے ہو تو اس وقت کو یاد کرو جب تم بارگاہ عدل الٰہی میں کھڑے ہو گے اور تم سے تمہارے اعمال کا حساب لیا جائے گا

وَاذْکُرُوْا مَنَازِلَکُمْ فِی الْجَنَّةِ.

جب تم نماز سے فارغ ہو کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے ہو تو اس وقت کو یاد کرو جب تم بہشت میں اپنے مقامات کی طرف جاؤ گے۔

مغفرت و بخشش کی بشارت کا دن

اَلْاِمَامُ عَلِیٌ علیہ السلام: اَبْشِرُوْا عِبَادَ اللّٰهِ فَقَدْ غُفِرَ لَکُمْ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِکُمْ.

حضرت علی علیہ السلام: اے بندگان خدا تمہیں بشارت ہو کہ آج تمہارے گذشتہ گناہوں کو بخش دیا گیا ہے۔

(رہ توشہ راہیان نور جلد دوم صفحہ ۱۱۶
بحوالہ۔ من لا یحضرہ الفقیہ و تحف العقول)

حدیث معراج

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم):	عبداللہ بن مسعود سے منقول ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ اِلَی السَّمَاءِ،	جب معراج کے لئے میں آسمان پر گیا
قَالَ لِیْ جَبْرَائِیْلُ: قَدْ اُمِرَتِ الْجَنَّةُ وَ النَّارُ اَنْ تَعْرَضَ عَلَیْكَ	تو جبرئیل امین علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ جنت اور جہنم کو آپ کی خدمت میں پیش ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔
قَالَ فَرَاَیْتُ الْجَنَّةَ وَ مَا فِیْهَا مِنَ النَّعِیْمِ وَ رَاَیْتُ النَّارَ وَ مَا فِیْهَا مِنَ الْعَذَابِ	پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے جنت اور جنت میں موجود نعمات کو دیکھا، جہنم اور اس کے عذاب کو بھی ملاحظہ کیا۔
وَ الْجَنَّةُ فِیْهَا ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ عَلٰی كُلِّ بَابٍ مِنْهَا اَرْبَعُ كَلِمَاتٍ	جنت کے آٹھ دروازے ہیں ہر دروازے پر چار کلمات لکھے ہوئے ہیں
كُلُّ كَلِمَةٍ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْهَا لِمَنْ یَّعْلَمُ وَ یَعْمَلُ بِهَا،	ہر کلمہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے ہر اس شخص کے لئے جو اس کو سمجھے اور اس پر عمل کرے۔

وَ لِلنَّارِ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ، عَلٰى كُلِّ بَابٍ ثَلَاثُ كَلِمَاتٍ

جہنم کے بھی سات دروازے ہیں ہر دروازے پر تین کلمات تحریر ہیں

كُلُّ كَلِمَةٍ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا لِمَنْ يَّعْلَمُ وَ يَعْمَلُ بِهَا،

ہر کلمہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ البتہ اس شخص کیلئے جو ان کلمات کو سمجھے اور ان پر عمل کرے۔

فَقَالَ لِيْ جَبْرَئِيْلُ: اِقْرَأْ يَا مُحَمَّدُ مَا عَلَى الْاَبْوَابِ، فَقَرَأْتُ ذٰلِكَ.

جبرائیل نے مجھ سے کہا: اے محمدؐ جو کلمات ان دروازوں پر لکھے ہوئے ہیں انہیں پڑھو۔ میں نے ان کو پڑھا۔

اَمَّا اَبْوَابُ الْجَنَّةِ — جنت کے دروازے

پہلا دروازہ

کامیاب اور خوشحال زندگی کے اسباب

فَعَلٰى اَوَّلِ بَابٍ مِنْهَا مَكْتُوْبٌ:

جنت کے پہلے دروازے پر لکھا ہوا تھا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ

مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ

عَلِيٌّ وَّلِيُّ اللّٰهِ

عَلِيٌّ وَّلِيُّ اللّٰهِ

لِكُلِّ شَيْءٍ حِيْلَةٌ وَ حِيْلَةُ الْعَيْشِ اَرْبَعُ خِصَالٍ:

ہر چیز کے لئے سبب ہوتا ہے اور خوشحال زندگی کے لئے چار اسباب ہیں۔

١. اَلْقَنَاعَةُ

(١) قناعت

٢. وَبَذْلُ الْحَقِّ

(٢) حقوق کی ادائیگی

٣. وَ تَرْكُ الْحِقْدِ

(٣) کینہ کو ترک کرنا.

٤. وَ مُجَالَسَةُ اَهْلِ الْخَيْرِ

(٤) اہل خیر اور نیک لوگوں کی صحبت

جنت کا دوسرا دروازہ

آخرت میں خوشی کے اسباب

وَ عَلَى الْبَابِ الثَّانِيْ مَكْتُوْبٌ:

جنت کے دوسرے دروازے لکھا ہوا ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.....مُحَمَّدٌ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.....مُحَمَّدٌ

الرَّسُوْلُ اللّٰهِ.....عَلِيٌّ وَّلِيُّ اللّٰهِ

الرَّسُوْلُ اللّٰهِ.....عَلِيٌّ وَّلِيُّ اللّٰهِ

لِكُلِّ شَيْءٍ حِيْلَةٌ وَ حِيْلَةُ السُّرُوْرِ فِيْ الْاٰخِرَةِ اَرْبَعُ خِصَالٍ:

(جس طرح) ہر چیز کے اسباب ہیں (اسی طرح) آخرت میں سرور و خوشحالی کے چار اسباب ہیں۔

١. مَسْحُ رُؤُوْسِ الْيَتَامٰى

(١) یتیموں کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرنا

٢. وَ الْعَطْفُ عَلَى الْاَرَامِلِ

(٢) بیوہ خواتین سے ہمدردی

۳. وَ السَّعْیُ فِیْ حَوَائِجِ الْمُؤْمِنِیْنَ	(۳) مومنین کی حاجات پورا کرنے کی کوشش کرنا
۴. وَ التَّفَقُّدُ لِلْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاکِیْنَ	(۴) فقراء ومساکین کے ساتھ تعاون

تیسرا دروازہ

دنیا میں صحت وسلامتی کا راز

وَ عَلَی الْبَابِ الثَّالِثِ مَکْتُوْبٌ:	جنت کے تیسرے دروازے پر لکھا ہوا ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ	مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ
عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ	عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ
لِکُلِّ شَیْءٍ حِیْلَةٌ وَ حِیْلَةُ الصِّحَةِ فِی الدُّنْیَا اَرْبَعُ خِصَالٍ:	ہر چیز کی وجہ اور علت ہوتی ہے دنیا میں صحت و سلامتی کی وجہ اور علت چار چیزیں ہیں۔
۱. قِلَّةُ الْکَلَامِ ۲. وَقِلَّةُ الْمَنَامِ	(۱) کم بولنا (۲) کم سونا
۳. وَ قِلَّةُ الْمَشْیِ	(۳) کم چلنا (یعنی مسافرت کم اختیار کرنا)
۴. وَ قِلَّةُ الطَّعَامِ	(۴) کم کھانا

چوتھادروازہ

خدااور قیامت پرایمان کی شرائط

وَ عَلَى الْبَابِ الرَّابِعِ مَكْتُوْبٌ:	جنت کے چوتھے دروازے پرلکھا ہوا ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ	مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ
عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰهِ	عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰهِ
۱. مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ	(۱) جوشخص خدااور روزِ آخرت پرایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا احترام کرے۔
۲. مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهٗ	(۲) جوشخص خدااور روزِ آخرت پرایمان رکھتا ہے وہ ہمسایہ کا احترام کرے۔
۳. مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ وَالِدَيْهِ	(۳) جوشخص خدااور روزِ آخرت پرایمان رکھتا ہے وہ والدین کا احترام کرے۔
۴. مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ	(۴) جوشخص خدااور روزِ آخرت پرایمان رکھتا

الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ يَسْكُتْ.

ہے وہ نیکی اور اچھائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔

پانچواں دروازہ

عمل اور ردعمل

وَ عَلَى الْبَابِ الخَامِسِ مَكْتُوْبٌ:

جنت کے پانچویں دروزہ پر لکھا ہوا ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ

مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ

عَلِيٌّ وَّلِيُّ اللّٰهِ

عَلِيٌّ وَّلِيُّ اللّٰهِ

۱. مَنْ اَرَادَ انْ لَا يُظْلَمَ فَلَا يَظْلِمْ

(۱) جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس پر ظلم نہ ہو تو وہ کسی پر ظلم نہ کرے۔

۲. مَنْ اَرَادَ انْ لَا يُشْتَمَ فَلَا يَشْتِمْ

(۲) جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو گالی نہ دی جائے تو کسی کو گالی نہ دے۔

۳. مَنْ اَرَادَ اَنْ لَا يُذَلَّ فَلَا يَذِلَّ

(۳) جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ ذلیل وخوار نہ ہو تو وہ کسی کو ذلیل وخوار نہ کرے۔

۴.مَنْ اَرَادَ اَنْ یَسْتَمْسِكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی فِیْ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ فَلْیَقُلْ:	(۴) جو شخص یہ چاہتا ہے کہ دنیا اور آخرت میں وہ عروۃ الوثقیٰ (اللہ کی مضبوط رسی) کے ساتھ متمسک رہے تو وہ یہ کہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ	مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ
عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ	عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ

چھٹا دروازہ

مسجد، جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے

وَ عَلَی الْبَابِ السَّادِسِ مَكْتُوْبٌ:	جنت کے چھٹے دروازے پر لکھا ہوا ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ	مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ
عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ	عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ
۱. مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّكُوْنَ قَبْرُهٗ وَ سِیْعًا فَلْیَبْنِ الْمَسَاجِدَ	(۱) جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی قبر وسیع ہو تو وہ مسجد بنوائے۔

۲. مَنْ اَرَادَ اَنْ لَا تَأْكُلَهُ الدِّيْدَانُ تَحْتَ الْاَرْضِ فَلْيَسْكُنِ الْمَسَاجِدَ

(۲) جو شخص یہ چاہتا ہے کہ قبر میں اس کے بدن کو کیڑے نہ کھائیں وہ مسجد کو اپنے بیٹھنے کی جگہ قرار دے۔

۳. وَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ طَرِيًّا لَا يَبْلٰى فَلْيَكْنُسِ الْمَسَاجِدَ

(۳) جو شخص دوست رکھتا ہے کہ قبر میں اس کا بدن تر و تازہ رہے اور بوسیدہ نہ ہو تو وہ مساجد میں صفائی کیا کرے۔

۴. وَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَرٰى مَوْضِعَهٗ فِي الْجَنَّةِ فَلْيَكْسِ الْمَسَاجِدَ بِالْبَسَطِ.

(۴) جو شخص دوست رکھتا ہے کہ وہ (دنیا میں رہ کر) جنت میں اپنا مقام دیکھے تو وہ مساجد میں فرش (دری اور چٹائی وغیرہ) کا انتظام کرے۔

ساتواں دروازہ

نورانیت قلب

وَ عَلَى الْبَابِ السَّابِعِ مَكْتُوْبٌ:

جنت کے ساتویں دروازے پر لکھا ہوا ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ

عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ

بَيَاضُ الْقُلُوْبِ فِیْ اَرْبَعِ خِصَالٍ:

۱. عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ

۲. وَ اتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ

۳. وَ شِرَاءُ الْاَكْفَانِ

۴. وَ رَدُّ الْقَرْضِ

مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ

عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ

دل کی نورانیت چار چیزوں میں ہے

(۱) مریض کی عیادت

(۲) تشییع جنازہ

(۳) کفن خریدنا (اور مردوں کو لپیٹنا)

(۴) قرض ادا کرنا

آٹھواں دروازہ

جنت کے دروازوں کی چابیاں

وَ عَلَى الْبَابِ الثَّامِنِ مَكْتُوْبٌ:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ

عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ

مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ

جنت کے آٹھویں دروازے پر لکھا ہوا ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ

عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ

جو شخص ان دروازوں میں سے جنت میں

فَلْيَتَمَسَّكْ بِاَرْبَعِ خِصَالٍ:

داخل ہونا چاہتا ہے تو وہ ان چار صفات کو اپنائے

۱. اَلسَّخَاءُ

(۱) سخاوت

۲. وَ حُسْنُ الْخُلُقِ

(۲) حسن خلق (اچھا اخلاق)

۳. وَ الصَّدَقَةُ

(۳) صدقہ

۴. وَالْكَفُّ عَنْ اَذٰى عِبَادِ اللّٰهِ تَعَالٰى

(۴) بندگانِ خدا کو تکلیف نہ پہنچانا

اَمَّا اَبْوَابُ النَّارِ

جہنم کے دروازے

پہلا دروازہ

سعادت وامنیت کے اسباب

وَ عَلَى الْبَابِ الْاَوَّلِ مَكْتُوْبٌ ثَلَاثُ كَلِمَاتٍ:

جہنم کے پہلے دروازے پر یہ تین کلمات لکھے ہوئے ہیں:

۱. مَنْ رَجَا اللّٰهَ، سَعِدَ

(۱) جو اللہ سے امید رکھے وہ سعادتمند و کامیاب ہے۔

۲. وَ مَنْ خَافَ اللّٰهَ، اَمِنَ	(۲) جو شخص خوفِ خدا رکھتا ہو، وہ امن وامان میں ہے۔
۳. وَ الْهَالِكُ الْمَغْرُوْرُ مَنْ رَجَا غَيْرَ اللّٰهِ وَ خَافَ سِوَاهُ	(۳) غرور اور ہلاکت میں مبتلا ہے وہ شخص جو غیر خدا سے امیدیں وابستہ کرلے اور اللہ کے علاوہ کسی اور کا خوف رکھتا ہو،

دوسرا دروازہ

محشر میں آسائش وآرام کے اسباب

وَ عَلَى الْبَابِ الثَّانِيْ مَكْتُوْبٌ ثَلَاثُ كَلِمَاتٍ:	جہنم کے دوسرے دروازے پر تین کلمات لکھے ہوئے ہیں
۱. مَنْ اَرَادَ اَنْ لَا يَكُوْنَ عُرْيَانًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيَكْسِ الْجُلُوْدَ الْعَارِيَةَ فِي الدُّنْيَا.	(۱) جو شخص یہ چاہتا ہے کہ روزِ قیامت عریاں (اور بغیر لباس کے) نہ ہو تو وہ دنیا میں بے لباس لوگوں کو لباس پہنائے،
۲. مَنْ اَرَادَ اَنْ لَا يَكُوْنَ عَطْشَانًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيَسْقِ الْعَطَاشٰى فِي	(۲) جو شخص یہ چاہتا ہے کہ قیامت کے دن پیاسا نہ ہو تو وہ دنیا میں پیاسوں کو سیراب

الدُّنْيَا

کرے۔

۳. مَنْ اَرَادَ اَلَّا يَكُوْنَ جَائِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيُطْعِمِ الْبُطُوْنَ الْجَائِعَةَ فِيْ الدُّنْيَا

(۳) جو شخص یہ چاہتا ہے کہ روزِ قیامت بھوکا نہ ہو تو وہ دنیا میں بھوکے لوگوں کو کھانا کھلائے۔

تیسرا دروازہ

رحمت الٰہی سے محروم ہونے کے اسباب
(اور لعنت خدا کے مستحق افراد)

وَ عَلَى الْبَابِ الثَّالِثِ مَكْتُوْبٌ ثَلَاثُ كَلِمَاتٍ:

جہنم کے تیسرے دروازے پر تین کلمات لکھے ہوئے ہیں:

۱. لَعَنَ اللّٰهُ الْكَاذِبِيْنَ

(۱) اللہ لعنت کرتا ہے جھوٹ بولنے والوں پر

۲. لَعَنَ اللّٰهُ الْبَاخِلِيْنَ

(۲) اللہ لعنت کرتا ہے بخل کرنے والوں پر

۳. لَعَنَ اللّٰهُ الظَّالِمِيْنَ.

(۳) اللہ لعنت کرتا ہے ظلم کرنے والوں پر۔

چوتھا دروازہ

اسلام اور اہل بیت علیہم السلام کی توہین کی سزا

وَ عَلَى الْبَابِ الرَّابِعِ مَكْتُوْبٌ ثَلَاثُ كَلِمَاتٍ:

جہنم کے چوتھے دروازے پر یہ تین کلمات لکھے ہوئے ہیں:

۱. اَذَلَّ اللّٰهُ مَنْ اَهَانَ الْاِسْلَامَ

(۱) اللہ ذلیل وخوار کرے گا اس شخص کو جو اسلام کی توہین کرے۔

۲. اَذَلَّ اللّٰهُ مَنْ اَهَانَ اَهْلَ الْبَيْتِ

(۲) اللہ ذلیل وخوار کرے گا اس شخص کو جو اہل بیت علیہم السلام کی توہین کرے۔

۳. اَذَلَّ اللّٰهُ مَنْ اَعَانَ الظَّالِمِيْنَ عَلَى ظُلْمِهِمْ لِلْمَخْلُوْقِيْنَ.

(۳) اللہ رسوا کرے گا اس شخص کو جو مخلوق خدا پر ظلم کرنے والوں کی مدد کرے۔

پانچواں دروازہ

تین اہم خطرات کی نشاندہی

وَ عَلَى الْبَابِ الْخَامِسِ مَكْتُوْبٌ ثَلَاثُ كَلِمَاتٍ:

جہنم کے پانچویں دروازے پر تین کلمات تحریر ہیں:

۱. لَا تَتَّبِعُوْا الْهَوٰى فَالْهَوٰى يُخَالِفُ الْاِيْمَانَ	(۱) ہوا و ہوس (خواہشات نفس) کی پیروی نہ کرو۔ چونکہ ہوا و ہوس ایمان۔ کے مخالف ہیں۔
۲. وَ لَاتَكْثِرْ مَنْطِقَكَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْكَ فَتَسْقُطَ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ.	(۲) زیادہ بے مقصد باتیں نہ کرو وگرنہ رحمت خدا سے محروم ہو جاؤ گے۔
۳. وَلَا تَكُنْ عَوْنًا لِلظَّالِمِيْنَ.	(۳) ظالموں کے مددگار نہ بنو۔

چھٹا دروازہ

جن لوگوں پر جہنم حرام ہے

وَ عَلَى الْبَابِ السَّادِسِ مَكْتُوْبٌ ثَلَاثُ كَلِمَاتٍ:	جہنم کے چھٹے دروازے پر یہ یہ تین کلمات لکھے ہوئے ہیں:
۱. اَنَا حَرَامٌ عَلَى الْمُجْتَهِدِيْنَ	(۱) میں مجتہدین (علم و آگاہی اور دینی احکام کے استنباط کے لئے سعی و کوشش اور اجتہاد کرنے والوں) پر حرام ہوں۔
۲. اَنَا حَرَامٌ عَلَى الْمُتَصَدِّقِيْنَ	(۲) میں متصدقین (صدقہ دینے والوں) پر حرام ہوں۔
۳. اَنَا حَرَامٌ عَلَى الصَّائِمِيْنَ	(۳) میں صائمین (روزہ رکھنے) والوں پر حرام ہوں۔

ساتواں دروازہ

محاسبۂ نفس

وَ عَلَى الْبَابِ السَّابِعِ مَكْتُوْبٌ ثَلَاثُ كَلِمَاتٍ:

جہنم کے ساتویں دروازے پر یہ تین کلمات لکھے ہوئے ہیں:

۱. حَاسِبُوْا نُفُوْسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا

(۱) اپنے نفس کا محاسبہ کرو اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔

۲. وَ وَبِّخُوْا نَفُوْسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُوَبَّخُوْا

(۲) اپنے نفسوں کی توبیخ وملامت کرو اس سے پہلے کہ تمہاری توبیخ کی جائے۔

۳. وَ ادْعُوْا اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَبْلَ اَنْ تُرَدُّوْا عَلَيْهِ وَ لَا تَقْدِرُوْا عَلٰى ذٰلِكَ

(۳) خدا سے دعا کرو (اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرو) اس سے پہلے کہ تمہیں بارگاہ عدل الٰہی میں پیش کیا جائے اور تم دعا (اور طلبِ مغفرت) پر قدرت نہ رکھتے ہو

بحار الانوار۔ جلد ۸ صفحہ ۱۴۴

تألیف: علامہ مجلسی قدس سرہ

حدیث عنوان بصری

یا

دستور العمل حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

برائے حصول

علم، حقیقت عبودیت، ریاضت و تربیت نفس اور حلم و بردباری

أَقُوْلُ: وَجَدْتُ بِخَطِّ شَيْخِنَا اَلْبَهَائِيْ قَدَّسَ اللّٰهُ رُوْحَهُ. مَا هٰذَا لَفْظُهُ:

حضرت علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں: ''میں نے اپنے (استاد شیخ بہاء الدین عاملیؒ المعروف) شیخ بہائی قدس اللہ روحہ کے ہاتھوں کی لکھی ہوئی تحریر دیکھی جو اس طرح تھی:

قَالَ الشَّيْخُ شَمْسُ الدِّيْن مُحَمَّدُ بْنُ مَكِّي: نَقَلْتُ: مِنْ خَطِّ الشَّيْخِ اَحْمَدَ الفَرَاهَانِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ عُنْوَانِ الْبَصْرِي. وَكَانَ شَيْخاً كَبِيْرًا قَدْ أَتَى عَلَيْهِ اَرْبَعٌ وَ تِسْعُوْنَ سَنَةً.

جناب شیخ شمس الدین محمد بن الشیخ جمال الدین مکی (شہید اول صاحب کتاب اللمعة الدمشقیه) کہتے ہیں کہ میں نے شیخ احمد فراہانیؒ کی تحریر کے مطابق، عنوان بصری سے نقل کیا۔ عنوان بصری ایک بوڑھے بزرگ تھے جن کی عمر چورانوے سال تھی۔

قَالَ: كُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلَى مالِكِ بْنِ اَنَسٍ

وہ کہتے ہیں: ''میں مالک بن انس کے پاس کئی

سِنِينَ؛فَلَمَّا قَدِمَ جَعْفَرُ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْمَدِيْنَةَ اِخْتَلَفْتُ اِلَيْهِ وَ اَحْبَبْتُ اَنْ آخُذَ عَنْهُ كَمَا أَخَذْتُ عَنْ مَالِكٍ.

سال تک آتا جاتا رہا، جب (امام) جعفر صادق علیہ السلام مدینہ تشریف لائے تو ان کے پاس آنے جانے لگا۔ میں چاہتا تھا کہ جس طرح مالک بن انس سے کچھ حاصل کیا ہے اسی طرح ان (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے بھی کچھ حاصل کروں۔

فَقَالَ لِيْ يَوْمًا: اِنِّيْ رَجُلٌ مَطْلُوْبٌ وَ مَعَ ذٰلِكَ لِيْ اَوْرَادٌ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ مِنْ اَنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، فَلَا تَشْغَلْنِيْ عَنْ وِرْدِيْ وَ خُذْعَنْ مَالِكٍ وَاخْتَلِفْ اِلَيْهِ كَمَا كُنْتَ تَخْتَلِفُ اِلَيْهِ.

امامؑ نے ایک دن مجھ سے فرمایا: ''میں حکومت کی نگاہوں میں ہوں، نیز دن رات ورد اور ذکر میں مشغول رہتا ہوں۔ لہٰذا تم ان اذکار و وظائف سے میری توجہ نہ ہٹاؤ اور مالک ہی سے علم حاصل کرو۔ جیسے پہلے ان کے پاس آیا جایا کرتے ہو اسی طرح اب بھی ان ہی کے پاس جایا کرو''۔

فَاغْتَمَمْتُ مِنْ ذٰلِكَ وَ خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ وَ قُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ، لَوْتَفَرَّسَ فِيَّ خَيْرًا لَمَا، زَجَرَنِيْ عَنِ الْاِخْتِلَافِ اِلَيْهِ وَالْاَخْذِ عَنْهُ، فَدَخَلْتُ مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ۔

یہ بات سن کر میں سخت مغموم ہوا، وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے دل میں کہا کہ: ''اگر امامؑ کو مجھ میں کچھ اچھائی نظر آتی تو وہ ہرگز مجھے اپنے پاس آنے جانے سے (اور علم حاصل کرنے) سے منع نہ فرماتے۔ چنانچہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا اور آنحضرتؐ پر سلام کیا۔

ثُمَّ رَجَعْتُ مِنَ الْغَدِ اِلَى الرَّوْضَةِ وَ صَلَّيْتُ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ وَ قُلْتُ: اَسْئَلُكَ

پھر دوسرے دن روضہ رسول میں حاضر ہوا۔ وہاں پر دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی: ''یا اللہ! یا

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَنْ تَعْطِفَ عَلَيَّ قَلْبَ جَعْفَرٍ وَ تَرْزُقَنِيْ مِنْ عِلْمِهٖ مَا اهْتَدِيْ بِهٖ اِلٰى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيْمِ.

اللہ!! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ (امام) جعفر (صادق علیہ السلام) کے دل کو مجھ پر مہربان فرما اور مجھے ان کے علم سے اس قدر عطا فرما کہ میں اس کے ذریعے تیری سیدھی راہ پر چلتا رہوں۔

وَ رَجَعْتُ اِلٰى دَارِيْ مُغْتَمًّا وَ لَمْ اَخْتَلِفْ اِلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ لِمَا اُشْرِبَ قَلْبِيْ مِنْ حُبِّ جَعْفَرٍ، فَمَا خَرَجْتُ مِنْ دَارِيْ اِلَّا اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ حَتّٰى عِيْلَ صَبْرِيْ.

یہ کہا اور غمگین ہو کر اپنے گھر واپس آ گیا۔ جب سے مجھے (امام) جعفر (صادق علیہ السلام) کی محبت کا جام پلا دیا گیا اس وقت سے میں مالک بن انس کے پاس نہیں گیا۔ میں نے صرف واجب نمازوں کی ادائیگی کے سوا گھر سے نکلنا چھوڑ دیا حتیٰ کہ میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔

فَلَمَّا ضَاقَ صَدْرِيْ تَنَعَّلْتُ وَ تَرَدَّيْتُ وَ قَصَدْتُ جَعْفَرًا وَكَانَ بَعْدَ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ.

چنانچہ جب میرا دل گھٹنے لگا تو میں نے جوتے پہنے، چادر اوڑھی اور سیدھا (حضرت امام) جعفر (صادق علیہ السلام) کی طرف چل دیا۔ یہ وہ وقت تھا جب میں عصر کی نماز پڑھ چکا تھا۔

فَلَمَّا حَضَرْتُ بَابَ دَارِهٖ اِسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَخَرَجَ خَادِمٌ لَهٗ فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ. قُلْتُ السَّلَامُ عَلَى الشَّرِيْفِ، فَقَالَ هُوَ قَائِمٌ فِيْ مُصَلَّاهُ.

جب انکے درِ دولت پر پر حاضر ہوا تو اندر جانے کی اجازت مانگی۔ ان کا خادم باہر آیا اور پوچھا کیا کام ہے؟ میں نے کہا: شریف انسان (امام جعفر صادق علیہ السلام) کی خدمت میں سلام عرض کرنا ہے! اس نے کہا: وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔

فَجَلَسْتُ بِحِذَاءِ بَابِهٖ فَمَا لَبِثْتُ اِلَّا يَسِيْرًا اِذْ خَرَجَ خَادِمٌ فَقَالَ اُدْخُلْ عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ وَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ وَ قَالَ: اِجْلِسْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ.

چنانچہ میں دروازے کے سامنے بیٹھ گیا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ خادم باہر آیا اور کہا: کہ اللہ کی برکت کے ساتھ اندر آ جاؤ۔ میں اندر چلا گیا اور (امامؑ) پر سلام کیا۔ انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: بیٹھو! خدا تمہاری مغفرت کرے۔

فَجَلَسْتُ فَاَطْرَقَ مَلِيًّا، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَ قَالَ: اَبُوْ مَنْ؟ قُلْتُ: اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ. قَالَ: ثَبَّتَ اللّٰهُ كُنْيَتَكَ وَفَّقَكَ يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، مَا مَسْأَلَتُكَ؟

پس میں بیٹھ گیا۔ (امامؑ) نے تھوڑی دیر فکر کرنے کے بعد سر اٹھا کر فرمایا: تمہاری کنیت کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ابو عبداللہ! انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری کنیت کو برقرار رکھے اور تمہیں توفیق عطا فرمائے! اے ابو عبداللہ تمہارا کیا مسئلہ ہے؟

فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ: لَوْ لَمْ يَكُنْ لِيْ مِنْ زِيَارَتِهٖ وَ التَّسْلِيْمِ غَيْرُ هٰذَا الدُّعَاءِ لَكَانَ كَثِيْرًا.

میں نے اپنے دل میں کہا: اور کچھ نہ بھی ہو تو اُن کی زیارت و سلام کے علاوہ ان کی یہ دعا ہی میرے لئے کافی ہے۔

ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ: مَا مَسْأَلَتُكَ؟ فَقُلْتُ: سَأَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يَعْطِفَ قَلْبَكَ عَلَيَّ وَ يَرْزُقَنِيْ مِنْ عِلْمِكَ وَ اَرْجُوْا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَجَابَنِيْ فِي الشَّرِيْفِ مَا سَأَلْتُهٗ.

امام نے پھر سر اٹھا کر پوچھا: ''تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ آپ کا دل میرے اوپر مہربان کر دے اور آپ کے علم سے مجھے فیضیاب فرمائے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمالی ہے۔

حصول علم کا طریقہ

فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ! لَيْسَ الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ، اِنَّما هُوَ نُوْرٌ يَقَعُ فِيْ قَلْبِ مَنْ يُرِيْدُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَنْ يَهْدِيَهٗ.

امامؑ نے فرمایا: اے ابو عبداللہ! علم (فقط) سیکھنے سے نہیں آتا بلکہ یہ ایک نور ہے، اللہ تعالیٰ جسے ہدایت دینا چاہے یہ اس کے دل میں داخل ہو جاتا ہے۔

فَاِنْ اَرَدْتَ، الْعِلْمَ فَاطْلُبْ اَوَّلًا فِيْ نَفْسِكَ حَقِيْقَةَ الْعُبُوْدِيَّةِ وَ اطْلُبِ الْعِلْمَ بِاسْتِعْمَالِهٖ وَاسْتَفْهِمِ اللّٰهَ يُفْهِمْكَ.

اگر تم علم (حاصل کرنا) چاہتے ہو تو سب سے پہلے اپنے نفس (اور دل) میں عبودیت کی حقیقت کو تلاش کرو، اور علم کو عمل کرنے اور استعمال میں لانے کے لئے حاصل کرو اور اللہ سے سمجھنے کی درخواست کرو، وہ تمہیں سمجھا دے گا۔

حقیقت عبودیت کیا ہے؟

قُلْتُ: يَا شَرِيْفُ. فَقَالَ :قُلْ: يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ. قُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، مَا حَقِيْقَةُ الْعُبُوْدِيَّةِ؟ قَالَ: ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ:

میں نے عرض کیا: ''اے شریف بزرگوار! ''آپ نے فرمایا کہ یا ابا عبداللہ کہو! تو میں نے عرض کیا: ''یا ابا عبداللہ! حقیقت عبودیت کیا ہے؟'' فرمایا: ''تین چیزیں ہیں!

اَنْ لَا يَرَى الْعَبْدُ لِنَفْسِهٖ فِيْمَا خَوَّلَهُ اللّٰهُ،

(۱)۔اللہ تعالیٰ نے بندہ کو جو کچھ عطا فرمایا ہے وہ

مِلْكًا لِاَنَّ الْعَبِيْدَ لَا يَكُوْنُ لَهُمْ مِلْكٌ، يَرَوْنَ الْمَالَ، مَالَ اللّٰهِ يَضَعُوْنَهٗ حَيْثُ أَمَرَهُمُ اللّٰهُ بِهٖ.

اسے اپنی ملکیت نہ سمجھے، کیونکہ غلاموں اور بندوں کی کوئی چیز اپنی ملکیت نہیں ہوتی۔ وہ تمام مال کو اللہ کا مال سمجھتے ہیں اسے وہاں پر رکھتے (اور خرچ کرتے) ہیں جہاں پر اللہ کا حکم ہوتا ہے۔

وَ لَا يُدَبِّرُ الْعَبْدُ لِنَفْسِهٖ تَدْبِيْرًا.

(۲) بندۂ خدا، اپنی طرف سے کوئی تدبیر نہیں کرتا

وَ جُمْلَةُ اِشْتِغَالِهٖ فِيْمَا اَمَرَهٗ تَعَالٰى بِهٖ وَ نَهَاهُ عَنْهُ.

(۳)۔ بندہ خدا کی تمام مصروفیات وہاں ہوتی ہیں جہاں کے لئے اللہ نے حکم دیا ہے اور جہاں سے خدا نے روکا ہے وہاں سے رک جاتا ہے۔

فَاِذَا لَمْ يَرَ الْعَبْدُ لِنَفْسِهٖ فِيْمَا خَوَّلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِلْكًا، هَانَ عَلَيْهِ الْاِنْفَاقُ فِيْمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يُنْفِقَ فِيْهِ.

لہٰذا جب بندہ یہ دیکھتا ہے کہ جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے، اس کا اپنا کچھ نہیں ہے، تو اس کے لئے اللہ کے حکم مطابق خرچ کرنا آسان ہوجاتا ہے۔

وَاِذَا فَوَّضَ الْعَبْدُ تَدْبِيْرَ نَفْسِهٖ عَلٰى مُدَبِّرِهٖ هَانَ عَلَيْهِ مَصَائِبُ الدُّنْيَا.

اسی طرح جب بندہ اپنے تمام معاملات اور امور کی تدبیر، حقیقی مدبر (اللہ) کے سپرد کردیتا ہے تو دنیوی مصائب اس کے لئے آسان ہوجاتے ہیں۔

وَ اِذَا اِشْتَغَلَ الْعَبْدُ بِمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ نَهَاهُ، لَا يَتَفَرَّغُ مِنْهُمَا اِلَى الْمِرَاءِ وَ الْمُبَاهَاةِ مَعَ النَّاسِ.

اور جب بندہ اللہ کے اوامر و نواہی کے مطابق اپنے کاموں کو انجام دینے میں مشغول ہوجاتا ہے تو پھر اسے لوگوں سے لڑائی جھگڑے، شیخی بگھارنے اور فخر و مباہات کرنے کی فرصت ہی نہیں ہوتی۔

فَاِذَا اَکرَمَ اللّٰہُ الْعَبْدَ بِھٰذِہِ الثَّلَاثَۃِ ھَانَ عَلَیْہِ الدُّنْیَا وَ اِبْلِیْسُ وَ الْخَلْقُ. وَ لَا یَطْلُبُ الدُّنْیَا تَکَاثُرًا وَ تَفَاخُرًا وَ لَا یَطْلُبُ مَا عِنْدَ النَّاسِ عِزًّا وَ عُلُوّاً وَ لَا یَدَعُ اَیَّامَہٗ بَاطِلًا.

پس جب اللہ تعالیٰ بندہ کو ان تین خصوصیات سے نوازتا ہے تو اس کیلئے دنیا، ابلیس اور مخلوق کا معاملہ آسان ہو جاتا ہے اور کثرت سے جمع آوری اور فخر و مباہات کیلئے دنیا کا طالب نہیں ہوتا، عزت و تفوق کے حصول کیلئے لوگوں کے پاس موجود (دولت) کا طلب گار نہیں ہوتا اور اپنے شب و روز کو ضائع بھی نہیں کرتا۔

تقویٰ کا پہلا درجہ

فَھٰذَا اَوَّلُ دَرَجَۃِ التُّقٰی. قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی: تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا وَ الْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ.

اور یہ تقویٰ کا پہلا درجہ ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ.....'' یعنی یہ آخرت کا گھر تو ہم انہی لوگوں کیلئے خاص کر دیں گے جو روئے زمین پر نہ سرکشی کرنا چاہتے ہیں اور نہ فساد۔ پھر انجام تو پرہیز گاروں ہی کا ہے۔ (قصص/۸۳)

اللہ کی راہ پر گامزن ہونے والوں کے لئے امامؑ کی نصیحت

قُلْتُ یَا اَبَاعِبْدِ اللّٰہِ اَوْصِنِی؟ قَالَ

میں نے عرض کیا: ''یا اباعبداللہؑ! مجھے کچھ

أُوْصِيْكَ بِتِسْعَةِ اَشْياءَ، فَاِنَّهَا وَصِيَّتِيْ لِمُرِيْدِي الطَّرِيْقِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَ اللّٰهَ أَسْاَلُ اَنْ يُوَفِّقَكَ لِاِسْتِعْمَالِهِ،

نصیحت فرمایئے!'' فرمایا: میں تمہیں نو(۹) چیزوں کی نصیحت کرتا ہوں' بلکہ میری یہ نصیحت ان تمام لوگوں کیلئے ہے جو اللہ کی راہ پر گامزن ہونا چاہتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ خداوند عالم تمہیں ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ثَلَاثَةٌ مِنْهَا فِيْ رِيَاضَةِ النَّفْسِ وَ ثَلَاثَةٌ مِنْهَا فِي الْحِلْمِ وَ ثَلَاثَةٌ مِنْهَافِي الْعِلْمِ فَاحْفَظْهَا، وَ اِيَّاكَ وَ التَّهَاوُنَ بِهَا.

ان میں سے تین ریاضت وتربیت نفس سے متعلق ہیں، تین صبر و بردباری اور تین علم کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ انہیں خوب اچھی طرح یاد کرلو اور ان سے غفلت مت برتو''

قَالَ عُنْوَانُ: فَفَرَّغْتُ قَلْبِيْ لَهُ.

عنوان بصری کہتے ہیں کہ میں نے پوری یکسوئی کے ساتھ سب کچھ سننے کیلئے اپنے آپ کو تیار کرلیا۔

ریاضت وتربیت نفس

فَقَالَ: اَمَّا اللَّوَاتِيْ فِي الرِّيَاضَةِ.

امام علیہ السلام نے فرمایا: جن تین چیزوں کا تعلق ریاضت اور تربیت نفس کے ساتھ ہے وہ یہ ہیں:

فَاِيَّاكَ اَنْ تَاْكُلَ مَا لَا تَشْتَهِيْهِ فَاِنَّهُ يُوْرِثُ الْحِمَاقَةَ وَ الْبَلَهَ.

(۱)۔ جس چیز کی تمہیں طلب وخواہش نہیں ہے اس کے کھانے سے پرہیز کرو، کیونکہ اس سے حماقت اور دیوانگی پیدا ہوتی ہے

وَ لَا تَأْكُلْ اِلَّا عِنْدَ الْجُوْعِ.

(۲)۔جب تک بھوک نہ لگے تو کھانا نہ کھاؤ،

وَ اِذَا اَكَلْتَ فَكُلْ حَلَالًا وَ سَمِّ اللّٰهَ وَ اذْكُرْ حَدِيْثَ الرَّسُوْلِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

(۳)۔جب کھانا کھانے لگو تو حلال کھاؤ، بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ، اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کو پیش نظر رکھو کہ:

''مَا مَلَأَ اٰدَمِیٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنِهٖ''.

''پیٹ سے بُرا برتن اور کوئی نہیں جسے انسان بھرتا ہے''۔

فَاِنْ كَانَ وَ لَابُدَّ، فَثُلُثٌ لِطَعَامِهٖ وَ ثُلُثٌ لِشَرَابِهٖ وَ ثُلُثٌ لِنَفَسِهٖ.

اگر طعام کھانا (اور پیٹ کا بھرنا) ضروری بھی ہو جائے تو اس کی ایک تہائی کھانے کے لئے ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی سانس لینے کے لئے ہو۔

حلم وبردباری

وَ اَمَّا اللَّوَاتِی فِی الْحِلْمِ:

جن چیزوں کا تعلق حلم وبردباری سے ہے وہ یہ ہیں:

فَمَنْ قَالَ لَكَ اِنْ قُلْتَ وَاحِدَةً سَمِعْتَ عَشْرًا، فَقُلْ: اِنْ قُلْتَ عَشْرًا، لَمْ تَسْمَعْ وَاحِدَةً.

(۱) تمہیں کوئی شخص یہ کہے کہ اگر تم نے مجھے ایک بات کہی تو اسکے بدلہ میں دس باتیں سنو گے تو تم اسکے جواب میں کہو کہ اگر تم دس باتیں کہو گے تو اسکے جواب میں ایک بھی نہیں سنو گے۔

وَ مَنْ شَتَمَكَ فَقُلْ لَهٗ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فِيْمَا تَقُوْلُ فَاَسْأَلُ اللّٰهَ اَنْ يَغْفِرَ لِيْ وَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فِيْمَا تَقُوْلُ، فَاللّٰهَ اَسْاَلُ اَنْ يَغْفِرَلَكَ.

(۲) جو تمہیں گالی دے اس سے کہو: کہ اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے اور اگر تم جھوٹ بول رہے ہو تو خدا سے درخواست کرتا ہوں کہ تمہیں معاف کردے۔

وَ مَنْ وَعَدَكَ بِالْخَنٰى، فَعِدْهُ بِالنَّصِيْحَةِ وَالرِّعَاءِ.

(۳) اگر کوئی تمہیں بیہودہ انداز میں دھمکی دے تو اس کے ساتھ شفقت اور خیر خواہی سے پیش آؤ۔

جن چیزوں کا تعلق علم سے ہے

وَ اَمَّا اللَّوَاتِيْ فِي الْعِلْمِ.

اور جن تین باتوں کا علم کے ساتھ تعلق ہے وہ یہ ہیں:

فَاسْأَلِ الْعُلَمَاءَ مَاجَهِلْتَ. وَ اِيَّاكَ اَنْ تَسْأَلَهُمْ تَعَنُّتًا وَ تَجْرِبَةً.

۱۔ جن چیزوں کو نہیں جانتے علما سے پوچھو، البتہ یہ خیال رہے کہ ان کی لغزش کو ڈھونڈنے اور آزمائش کے طور پر سوال نہ کرو۔

وَ اِيَّاكَ اَنْ تَعْمَلَ بِرَأْيِكَ شَيْئًا. وَ خُذْ بِالْاِحْتِيَاطِ فِيْ جَمِيْعِ مَا تَجِدُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا.

۲۔ اپنی رائے پر عمل کرنے سے پرہیز کرنا۔ اور ان تمام کاموں (اور امور) میں احتیاط کرو جہاں احتیاط کی جاسکتی ہے۔

وَ اهْرُبْ مِنَ الْفُتْيَا هَرْبَكَ مِنَ الْأَسَدِ وَ لَا تَجْعَلْ رَقَبَتَكَ لِلنَّاسِ جِسْرًا.

۳۔فتویٰ دینے سے یوں راہِ فرار اختیار کرو جیسے شیر سے ڈر کر بھاگتے ہو اور اپنی گردن کو لوگوں کے لئے پل قرار نہ دو۔

قُمْ عَنِّیْ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ فَقَدْ نَصَحْتُ لَكَ وَ لَا تُفْسِدْ عَلَیَّ وِرْدِیْ فَاِنِّی اِمْرُءٌ ضَنِیْنٌ بِنَفْسِیْ

اے ابوعبداللہ! اب یہاں سے جاؤ۔ میں نے تمہیں جو نصیحتیں کرنا تھیں کر دیں۔ اب میرے ذکر اور وظیفہ کا وقت ضائع نہ کرو کیونکہ مجھے اپنے نفس کا بہت زیادہ خیال ہے۔

وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی.

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

(ہدایت کے پیروکاروں پر سلام)

(میزان الحکمۃ اردو جلد ۶ صفحہ ۷۴۸ تا ۷۵۱)

(بحوالہ: بحار الانوار، علامہ مجلسی، جلد ۱، صفحہ ۲۲۴. ۲۲۶)

اسماء حسنٰی کے اعداد اور خواص

وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا

اللہ کے (اچھے اور) بہترین نام ہیں اسے انہی ناموں سے پکارو۔ (اعراف ۱۸۰)

سورہ حدید کی آیات ۱ تا ۶ میں موجود اسماء حسنٰی کے اعداد اور خواص

اسم	عدد کبیر	عدد وسیط	عدد صغیر	خواص:
اَللّٰه	٦٦	١٨	١٢	(۱) یہ اسم خدا کی تمام صفات (جلال و جمال) پر مشتمل اور ذات خدا کے ساتھ مخصوص ہے یہ اسم ''۹۸۰'' مرتبہ قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ اسم اعظم ہے۔ (۲) ہر روز ایک سو مرتبہ یا اللہ کہنا زندگی کی تمام مشکلات کے آسان ہونے کیلئے مؤثر و مفید ہے۔ (۳) ایک ہی وقت میں ایک ہزار مرتبہ پڑھنا مشکلات کے دور ہونے اور بہت بڑے خطرے سے محفوظ ہونے کیلئے مؤثر ہے۔
اَلرَّحْمٰنُ	٢٩٨	٢٢	٢٥	(۱) جو شخص ہر نماز کے بعد ''۲۹۸'' مرتبہ اَلرَّحْمٰنُ و اَلرَّحِيْمُ پڑھے گا وہ تمام مخلوقات کا محبوب بن جائے گا۔
اَلرَّحِيْمُ	٢٥٨	٣٠	٢١	(۲) جو شخص اَلرَّحِيْمُ کو اپنا ورد بنالے وہ خدا سے جو سوال کرے گا اسے عطا ہوگا اور اسکی ہر مشکل آسان ہو جائیگی۔

اسم	عدد کبیر	عدد وسیط	عدد صغیر	خواص
اَلْحَکِیْمُ	۷۸	۳۰	۱۵	یَا حَکِیْمُ کو اپنا ورد بنالینا؛ مشکلات کی آسانی، غربت کے دور ہونے اور گم شدہ چیز کے پیدا ہونے کے لئے مؤثر ہے۔
اَلْاَوَّلُ	۳۷	۱۳	۱۰	(۱) ہر روز ''۳۷'' مرتبہ پڑھنا، وقت، مال اور کاروبار میں برکت کا سبب بنتا ہے۔ (۲) ''۴۳'' مرتبہ پڑھنا دشمن سے نجات کیلئے مؤثر اور مُجَرَّب ہے۔
اَلْآخِرُ	۸۰۱	۹	۹	''۸۰۱'' مرتبہ ''یَا آخِرُ'' کہنا عاقبت بخیر ہونے اور طاقت ور دشمن سے نجات کیلئے مُجَرَّب ہے
اَلظَّاھِرُ	۱۱۰۶	۱۴	۸	(۱) اس اسم کو ہمیشہ پڑھتے رہنا، گم شدہ کے پیدا ہونے، دشمن پر غلبہ حاصل کرنے، قوت کمر و باہ اور کام میں ترقی و پیشرفت کیلئے مُجَرَّب و اکسیر ہے۔ (۲) امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص طلوع آفتاب کے بعد ''۱۰۰۰'' مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا خداوند اسے نابینا ہونے سے محفوظ رکھے گا۔

اسم	عدد کبیر	عدد وسیط	عدد صغیر	خواص
اَلْبَاطِنُ	۶۲	۱۴	۸	یَا بَاطِنُ کو ''۶۲'' مرتبہ پڑھنا سرسخت دشمن سے نجات حاصل کرنے اور پوشیدہ اسرار سے مطلع ہونے کے لئے مفید ہے۔
اَلْعَلِیْمُ	۱۵۰	۳۰	۱۵	اس اسم مبارک کا تکرار معارف حقہ سے مطلع ہونے اور اہم ترین حاجات کے پورا ہونے کے لئے مفید و مُجَرَّب ہے۔اس کے پڑھنے کا بہترین وقت سحری کا وقت ہے۔

سورہ حشر کی آیات ۲۱ تا ۲۴ میں موجود

اسماء حسنیٰ کے اعداد اور خواص

اسم	عدد کبیر	عدد وسیط	عدد صغیر	خواص
اَلْمَلِكُ	۹۰	۱۸	۹	(۱) حضرت امام رضا علیہ السلام: جو شخص ہر روز ''۹'' مرتبہ اس اسم کو پڑھے وہ مخلوق سے بے نیاز ہو جائیگا اور اسے دنیا و آخرت کی دولت حاصل ہوگی (۲) جو شخص بروز جمعہ طلوع آفتاب سے پہلے ''۱۰۰۰'' مرتبہ پڑھے تو اس کی تمام دنیوی واُخروی حاجات پوری ہوں گی۔۔

اسم	عدد کبیر	عدد وسیط	عدد صغیر	خواص
اَلْقُدُّوْسُ	۱۷۰	۱۴	۱۷	حضرت امام رضا علیہ السلام: جو شخص ہر روز بوقت زوال آفتاب ''۱۷۰'' مرتبہ ''اَلْقُدُّوْسُ'' کو پڑھے گا اسکا دل صاف ہو جائے گا اور وہ نفس اور شیطان کے وسوسوں سے حفظ و امان میں ہوگا۔
اَلسَّلَامُ	۱۳۱	۱۱	۱۴	ایک سو مرتبہ پڑھنا ہر بیماری سے شفا اور ہر مصیبت و آفت سے نجات حاصل کرنے کیلئے مفید ہے۔
اَلْمُؤْمِنُ	۱۳۶	۱۶	۱۹	(۱) ''۱۳۶'' مرتبہ پڑھنا جن وانس کے شر سے محفوظ ہونے کیلئے مفید ہے۔ (۲) ''۱۲۰'' مرتبہ پڑھنا وسواس سے محفوظ ہونے کیلئے موثر ہے۔
اَلْمُهَيْمِنُ	۱۴۵	۲۵	۱۹	''۱۲۵'' مرتبہ پڑھنا باطن کے صاف ہونے اور اشیاء کی حقیقت سے مطلع ہونے کا موجب بنتا ہے۔
اَلْعَزِيْزُ	۹۴	۳۴	۲۲	حضرت امام رضا علیہ السلام: جو شخص ہر روز ''۴۱'' مرتبہ نماز صبح کے بعد اَلْعَزِيْزُ کو پڑھے وہ مخلوق کا محتاج نہیں ہوگا (اور اسے عظیم دولت حاصل ہوگی) اور لوگوں میں معزز اور محترم ہوگا۔

اسم	عدد کبیر	عدد وسیط	عدد صغیر	خواص
اَلْجَبَّارُ	۲۰۶	۱۴	۸	(۱) ہر روز ''۲۱'' مرتبہ یا جبار کہنے والا ظالم کے ظلم سے محفوظ ہوگا۔ (۲) ''۲۰۶'' مرتبہ پڑھنا سحر۔ جادو اور بد دعا کے اثر کو ختم کرنے کے لئے مفید ہے۔ (۳) اس اسم کو اپنا ورد بنا لینا ہر مصیبت اور مشکل کے دور ہونے کیلئے مُجَرَّب (اور آزمایا ہوا) ہے۔
اَلْمُتَكَبِّرُ	۶۶۲	۲۶	۱۴	(۱) ''۶۶۲'' مرتبہ یَا مُتَكَبِّرُ پڑھنا انسان کے دل سے خوف اور وحشت کو دور کرنے اور صاحبان قدرت اور متکبر لوگوں کو اپنی نسبت متواضع اور مہربان کرنے کیلئے مفید ہے۔ (۲) اس اسم کو ہمیشہ پڑھنے سے لوگوں میں عزت و عظمت اور بلند مقام حاصل ہوتا ہے۔
اَلْخَالِقُ	۷۳۱	۱۱	۱۱	(۱) جو شخص ''۵۱۱۰'' مرتبہ اس اسم کو پڑھے، اسکی ہر دعا قبول ہوگی۔ (۲) ہر ہفتہ میں ''۱۰۰'' مرتبہ پڑھنے والے کو قبر میں آرام و آسائش حاصل ہوگی۔ (۳) جو شخص ہمیشہ تکرار کرتا رہے اسکا عقیدہ مستحکم اور دل نورانی ہوگا اور وہ علوم و معارف الٰہیہ سے مطلع ہوگا۔

اسم	عدد کبیر	عدد وسیط	عدد صغیر	خواص
اَلْبَارِئُ	۲۱۳	۲۱	۶	(۱) امام رضا علیہ السلام: جو شخص ہر جمعہ کے دن ''۱۰۰'' مرتبہ یہ اسم پڑھے گا خداوند عالم اسے قبر میں تنہا نہیں رکھے گا بلکہ اس کیلئے مونس اور ساتھی قرار دے گا۔ (۲) جو شخص ہمیشہ اس ذکر کو پڑھتا ہے اس کا جسم قبر میں تر و تازہ رہے گا، تنہائی سے نجات حاصل ہو گی، خدا اسے اولاد عطا کرے گا اور اسکے مال مویشی میں اضافہ ہوگا۔
اَلْمُصَوِّرُ	۳۳۶	۲۴	۱۲	(۱)۔ معصومؑ فرماتے ہیں: اگر عقیم اور بانجھ عورت (جس کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو) وہ سات دن روزہ رکھے اور ہر روز افطار کے وقت اکیس (۲۱) مرتبہ صدق دل سے یَا مُصَوِّرُ پڑھ کر پانی پر دم کرے اور پی لے، خداوند عالم اسے فرزند صالح عطا فرمائے گا۔ اگر عورت اور مرد دونوں روزہ رکھیں اور یہ عمل کریں تو بہتر ہے۔ (۲)۔ جو شخص اس اسم کو ''۲۰۸۲'' مرتبہ پڑھے تو وہ صاحب فصاحت و بلاغت ہو جائے گا اور اسے شعر کہنے کی قدرت و صلاحیت حاصل ہو جائے گی۔

(کتاب خواص اسماء الحسنیٰ
تالیف جابر رضوان
بحوالہ: مصباح الکفعمی)

منابع و مدارک کتاب

دروس ماہ رمضان

۱۔قرآن کریم

۲۔اصول کافی

تالیف: ثقة الاسلام . ابی محمد بن یعقوب بن اسحاق الکُلَینی الرَّازِی رحمة الله علیه
(المتوفی ۳۲۸/۳۲۹ھ)

۳۔فلاح السائل

تالیف: سیدابن طاؤس قدس سرہ (متولد۵۸۹ھ متوفی ۶۶۴ھ)

۴۔ وسائل الشیعه

تالیف: المحدث المحقق، العلامه الشیخ محمد بن الحسن الحر العاملی قدس سرہ
(المتوفی ۱۱۰۴ھ)

۵۔مفاتیح الجنان

تالیف: محدث المحقق، شیخ عباس قمی قدس سرہ

اردو ترجمہ: حضرت آیۃ اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی دامت برکاتہ

۶۔میزان الحکمت

تالیف: آیة الله محمدی ری شهری

اردو ترجمہ: حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا محمد علی فاضل صاحب دامت برکاتہ
(جلد اول تا ششم سے استفادہ کیا گیا ہے)

۷۔منتخب میزان الحکمت

تالیف: آیۃ اللہ محمدی ری شہری تلخیص: السید حمید الحسینی

۸۔رہ توشہ راہیان نور (دفتر تبلیغات)

فہرست کتاب

موضوع	صفحہ نمبر
پیش لفظ	۳
مقدمہ اول: دعا کی اہمیت وفضیلت	۵
دعا کی سفارش	۸
دعا اور روایات	۹
شرائط قبولیت دعا	۱۰
آدابِ دعا	۱۳
مخصوص اوقات وحالات دعا	۱۸
دعا کے لئے مخصوص مقامات	۲۰
مقبول دعائیں	۲۱
دعا بے فائدہ نہیں ہوتی	۲۲
مقدمہ دوم: فضائل ماہِ رمضان	۲۴
اللہ کی مہمانی	۲۴
زبان اور آنکھ کا روزہ	۲۵
یتیموں پر شفقت، دعا اور توبہ	۲۶
افطار کا ثواب	۲۷
حسن خلق، احسان اور صلہ رحمی	۲۸
واجب اور مستحب نماز کا ثواب	۲۹
تلاوت قرآن مجید اور صلوات کا ثواب	۳۰
افضل ترین عمل	۳۱
یا علیؑ تو میرا وصی اور خلیفہ ہے	۳۲
دروس ماہ رمضان	۳۳
ماہِ مبارک رمضان کے پہلے دن کی دعا اور اس کے موضوعات	۳۴
حقیقی نماز	۳۵
نماز کی اہمیت وفضیلت آیاتِ قرآن کی روشنی میں	۳۵
نماز کی اہمیت وفضیلت روایات کے آئینہ میں	۳۶
نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے	۳۷
قیامت کے روز سب سے پہلا سوال نماز کے متعلق ہوگا	۳۸

موضوع	صفحہ نمبر
نماز میں خضوع وخشوع	۳۹
اول وقت میں نماز ادا کرو	۴۰
تحقیر نماز	۴۱
نماز جماعت وجمعہ کی اہمیت وثواب	۴۱
خطبہ جمعہ کے وقت خاموشی اختیار کرو	۴۲
حقیقی روزہ و روزہ کی اہمیت و فضیلت	۴۳
تمام اعضاء بدن کو روزہ دار ہونا چاہئے	۴۵
روزہ، حرام سے بچنے کا نام ہے	۴۷
غفلت سے بیداری	۴۸
غفلت کے آثار ونتائج	۴۹
غفلت کے اسباب	۵۰
غفلت کا علاج	۵۲
گناہوں کی بخشش	۵۳
رب کعبہ کی قسم ہم نجات پا گئے۔	۵۴
اللہ تعالی کی بخشش کے اسباب	۵۵
ماہِ رمضان کے دوسرے دن کی دعا اور اس کے موضوعات	۵۶
رضا اور خوشنودیٔ خدا کا حصول	۵۷
رضائے الٰہی کے اسباب	۵۷
اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا سختیاں جھیلنے میں ہے	۵۸
تلاوت قرآن مجید کی فضیلت	۶۰
قرآن چراغِ ہدایت ہے	۶۱
فضیلت حامل قرآن	۶۲
وہ گھر جن میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے	۶۴
قرآن مجید شکایت کرے گا	۶۵
فضیلت قرائت سورہ توحید وآیت الکرسی	۶۶
جابر حکمران اور لوگوں کے شر سے محفوظ ہونے کیلئے	۶۸
ماہ مبارک رمضان کے تیسرے دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۷۰
علم وآگاہی جیسی نعمت کا حصول	۷۱
علم اور ایمان	۷۲
علم زندگی ہے اور اطاعت خدا کا ذریعہ	۷۳
علم معیار فضیلت	۷۴
عالم مر کر بھی زندہ ہوتا ہے	۷۵
عالم کی موت	۷۶
طالب علم کی روزی کا ضامن اللہ ہے	۷۷
طالب علم کیلئے ہر چیز مغفرت کرتی ہے	۷۸

موضوع	صفحہ نمبر
دوسروں کو تعلیم دینا	۷۹
جہالت سے دوری اختیار کرنا	۸۱
جہل (وجہالت)	۸۱
جاہل کون ہوتا ہے؟	۸۲
جاہل ترین شخص اور جاہل کا دوست	۸۳
لوگ جس چیز کو نہیں جانتے اسکے دشمن ہوتے ہیں	۸۴
سفاہت وحماقت اور مکاری سے بچنا	۸۴
حماقت کیا ہوتی ہے؟	۸۴
بیوقوف کا مقابلہ	۸۵
خیر (وبھلائی) اور نیکی سے بہرہ مند ہونا	۸۶
دنیا وآخرت کی اچھائی کیسے حاصل ہو	۸۸
خیر کی تفسیر اور وضاحت	۹۰
جب خدا کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے	۹۱
جب خدا کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے	۹۳
جب خدا کسی خاندان کی بھلائی چاہتا ہے	۹۴
بہترین زادراہ اور بہترین شخص	۹۵
ماہ مبارک رمضان کے چوتھے دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۹۶
شکر خدا بجالانے کی توفیق	۹۷
شاکر اپنے ہی فائدہ کیلئے شکر کرتا ہے	۹۸
شکر کروگے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا	۹۹
شاکر ترین انسان	۱۰۰
ماہ مبارک رمضان کے پانچویں دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۱۰۱
استغفار کی توفیق	۱۰۲
استغفار وطلب بخشش	۱۰۲
استغفار اور رزق میں اضافہ	۱۰۳
خدا کے مقرب اولیاء اور دوستوں میں سے ہونے کی توفیق	۱۰۴
قرب خدا کا ذریعہ	۱۰۵
ماہ مبارک رمضان کے چھٹے دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۱۰۶
گناہ، ذلت اور خواری کا موجب بنتا ہے	۱۰۷
نیکی کرنے کی نسبت برائی سے بچنا ہے۔	۱۰۸
سب سے بڑا گناہ	۱۰۹
صغیرہ گناہ۔ کبیرہ گناہ کی راہ ہموار کرتے ہیں	۱۱۰

موضوع	صفحہ نمبر
گناہان کبیرہ	۱۱۱
گناہ کے آثار ونتائج	۱۱۲
۱۔دل میں گناہ کے آثار	۱۱۲
۲۔قساوت، وسنگدلی	۱۱۳
۳،۴۔نعمت کا زوال اور عذاب کا نزول	۱۱۴
گناہوں کی موت	۱۱۵
مخصوص آثار ونتائج رکھنے والے گناہ	۱۱۶
جن گناہوں کی سزا دنیا میں جلدی مل جاتی ہے	۱۱۷
کفارۂ گناہ	۱۱۸
۱،۲۔دنیا میں گناہ کی سزا اور بیماریاں	۱۱۸
۳،۴۔رنج والم اور نیکیاں	۱۱۹
۵،۶۔حُسنِ خُلُق اور مظلوم کی امداد	۱۲۰
۷،۸۔سجدوں کی کثرت اور حج اور عمرہ	۱۲۰
۹۔محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود	۱۲۱
گناہ سے بچنے کے طریقے	۱۲۱
ماہِ مبارک رمضان کے ساتویں دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۱۲۲
زبان کی لغزشوں اور گناہوں سے دور رہنا	۱۲۳

موضوع	صفحہ نمبر
انسان کی سلامتی اسکی زبان کی حفاظت اور سلامتی میں ہے	۱۲۴
ہمیشہ ذکر اور یاد الٰہی میں مشغول رہنا	۱۲۵
ذکر، خصلت متقین ہے۔	۱۲۶
اللہ کو یاد کرنے والا حالت نماز میں ہوتا ہے۔	۱۲۷
یاد الٰہی کے نتائج	۱۲۸
ذکر الٰہی میں دلوں کی شفا ہے۔	۱۲۹
ذکر الٰہی انس ومحبت کی چابی ہے	۱۳۰
ذکر الٰہی سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے	۱۳۱
خلوتوں اور لذتوں کے وقت خدا کو یاد کرنا	۱۳۲
مانعات ذکر	۱۳۳
ذکر الٰہی سے روگردانی کے نتائج	۱۳۴
ذکر خفی اور ذکر کے مقامات	۱۳۵
ماہِ مبارک رمضان کے آٹھویں دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۱۳۶
یتیموں پر رحم اور شفقت کرنا	۱۳۷
بھوکوں کو کھانا کھلانا	۱۳۸

موضوع	صفحہ نمبر
ضرورت مندوں کو کھانا نہ کھلانے والے	۱۳۹
سلام کو عام کرنا	۱۴۰
سلام کے ساتھ ابتدا	۱۴۱
سلام کا جواب اور سلام کے آداب	۱۴۲
نیک لوگوں کی صحبت اور ہم نشینی اختیار کرنا	۱۴۳
ہم نشین کی صفات	۱۴۴
ماہِ مبارک رمضان کے نویں دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۱۴۷
خدا کی رحمت واسعہ کا حصول	۱۴۸
رحمت الٰہی کے اسباب	۱۴۸
اللہ ایسے لوگوں پر رحم فرمائے	۱۵۱
ماہِ مبارک رمضان کے دسویں دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۱۵۲
ا۔ خدا پر توکل و بھروسہ کرنا	۱۵۳
توکل کا نتیجہ اور فائدہ	۱۵۴
ماہِ مبارک رمضان کے گیارہویں دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۱۵۵
احسان اور نیکی کو دوست رکھنا	۱۵۶
احسان اور محبت	۱۵۷
محسن خود مکرم ہے	۱۵۸
ماہ مبارک رمضان کے بارہویں دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۱۵۹
عفت و پاکدامنی سے مزین ہونا	۱۶۰
جیسا کرو گے اسی طرح سزا ملے گی	۱۶۱
بطن و شرمگاہ کی پاکیزگی	۱۶۲
پاکدامنی کا نتیجہ	۱۶۳
پاکدامنی کے شعبے	۱۶۴
قناعت اور کفایت شعاری کو اپنانا	۱۶۵
قناعت کا نتیجہ اور فائدہ	۱۶۶
عدل و انصاف قائم کرنا	۱۶۷
عدل کے ثمرات اور نتائج	۱۶۷
عدل اور ایمان	۱۶۸
عدل زندگی ہے	۱۶۹
سب سے بڑا عادل	۱۷۰
ماہِ مبارک رمضان کے تیرہویں دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۱۷۱
مشکلات پر صبر و تحمل اختیار کرنا	۱۷۲
صبر ایمان کی بنیاد ہے	۱۷۳
کامیابی صبر کے ساتھ ہے	۱۷۴

موضوع	صفحہ نمبر
صبر کی اقسام۔صبر جمیل اور صابر کی علامت	۱۷۵
اگر صبر نہیں کروگے؟	۱۷۶
ماہِ مبارک رمضان کے چودھویں دن کی دعا اور اس کے موضوعات	۱۷۷
تمام خطاؤں اور غلطیوں سے توبہ کرنا	۱۷۸
توبہ کب تک قبول ہوسکتی ہے	۱۷۹
ندامت بھی توبہ ہے	۱۸۰
توبہ کے ستون	۱۸۱
توبہ نصوح	۱۸۲
اللہ کے بارے میں یہ کہنا کہ نہیں بخشے گا	۱۸۳
ماہِ مبارک رمضان کے پندرہویں دن کی دعا اور اس کے موضوعات	۱۸۴
خضوع وخشوع والی اطاعت کی توفیق	۱۸۵
نفاق پر مبنی خشوع	۱۸۶
شرحِ صدر کی درخواست	۱۸۷
قساوت قلت (دل کا سخت ہونا)	۱۸۸
جو چیزیں دل کی بیماریوں کیلئے شفا ہیں	۱۸۹
جو چیز دل کو نرم کرتی ہے	۱۹۰
ماہِ مبارک رمضان کے سولہویں دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۱۹۲
ابرار و نیک لوگوں کی طرح زندگی گزارنا	۱۹۳
نیک انسان کی علامت	۱۹۴
برے لوگوں کی رفاقت و دوستی سے بچنا	۱۹۵
اشرار اور برے لوگ کون ہیں؟	۱۹۵
کس کو دوست بنائیں؟	۱۹۸
دوستی کے قابل افراد	۱۹۹
برے لوگوں کی دوستی کے نتائج	۲۰۰
ایسے لوگوں کو اپنا دوست نہ بناؤ	۲۰۱
ماہِ مبارک رمضان کے سترھویں دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۲۰۳
اعمال صالح کی طرف ہدایت و رہنمائی	۲۰۴
افضل ترین اعمال	۲۰۵
کتابِ اعمال	۲۰۶
اعمال کا مجسم ہوکر سامنے آجانا	۲۰۸
حاجات اور امیدوں کا پورا ہونا	۲۰۹
مومن بھائی کی حاجت روائی کا ثواب	۲۱۰
جو اپنے بھائی کی حاجت پوری نہ کرے	۲۱۱

موضوع	صفحہ نمبر
جو شخص ضرورت مند مومن سے ملاقات نہ کرے	۲۱۳
بدترین لوگوں سے طلب حاجت	۲۱۴
ماہِ مبارک رمضان کے اٹھارہویں دن کی دعا اور اس کے موضوعات	۲۱۵
وقت سحر کی برکات سے غافل نہ ہونا	۲۱۶
ان راتوں میں جاگا کرو	۲۱۸
نورانیت قلب کی درخواست	۲۱۹
دل اور چہرے کی نورانیت	۲۲۰
قیامت کا نور	۲۲۱
ماہِ مبارک رمضان کے انیسویں دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۲۲۲
برکات ماہ رمضان سے بہرہ مند ہونا	۲۲۳
ماہِ رمضان میں مغفرت سے محروم انسان بدبخت ہے،	۲۲۴
وداع ماہِ رمضان	۲۲۵
قبول حسنات سے محروم نہ ہونا	۲۲۶
نیکی کے ذریعہ خوشخبری	۲۲۷
ماہِ مبارک رمضان کے بیسویں دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۲۲۸
جنت کے دروازوں کو کھولنے کی درخواست	۲۲۹
تمہاری جانوں کی قیمت صرف جنت ہی ہے	۲۳۰
جنت کی قیمت اور داخلہ کی شرائط	۲۳۱
جنت میں داخل ہونے کے اسباب	۲۳۲
جن لوگوں کیلئے جنت کی ضمانت دی گئی ہے؟	۲۳۴
جنت میں داخل نہ ہونیوالے لوگ	۲۳۵
جہنم کے دروازوں کو بند رکھنے کی خواہش	۲۳۶
یہی لوگ جہنمی ہیں	۲۳۷
جہنم سے کون لوگ نجات پائینگے؟	۲۳۸
ماہِ مبارک رمضان کے اکیسویں دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۲۳۹
شیطان کو اپنے اوپر مسلط نہ ہونے دینا	۲۴۰
شیطان تمہیں بہکا نہ دے	۲۴۱
شیطان کی فریب کاریاں	۲۴۲
شیطان کو بھگانے والی چیزیں	۲۴۳
ماہِ مبارک رمضان کے بائیسویں دن کی دعا اور اس کے موضوعات	۲۴۴

موضوع	صفحہ نمبر
برکات کے نزول کی درخواست	۲۴۵
اسبابِ برکت	۲۴۶
برکت کے منافی امور	۲۴۷
ماہِ مبارک رمضان کے تیئسویں دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۲۴۸
ظاہری و باطنی عیوب و نقائص سے پاک ہونا	۲۴۹
قلب کی آزمائش اور تقویٰ	۲۵۰
آزمائش کا سبب	۲۵۱
مومن کیلئے آزمائش، خدا کی مہربانی ہوتی ہے	۲۵۳
آزمائش توبہ اور نصیحت کا ذریعہ ہے	۲۵۴
آزمائش ایمان سے متناسب ہے	۲۵۶
موت، فقر اور آزمائش کو دوست رکھنا	۲۵۷
سخت ترین آزمائش	۲۵۸
آزمائش کے وقت کی دعا	۲۵۹
آزمائش میں مبتلا شخص کو دیکھنے کے وقت کی دعا	۲۶۰
ماہِ مبارک رمضان کے چوبیسویں دن کی دعا اور اس کے موضوعات	۲۶۱
خدا کی اطاعت کرنا اور اسکی نافرمانی سے بچنا	۲۶۲
اطاعت خدا کا فائدہ	۲۶۲
رحمت خدا کا مستحق	۲۶۳
پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوست	۲۶۴
جواد کا معنی اور مفہوم کیا ہے؟	۲۶۵
جواد اور سخی بننے کی شرائط	۲۶۶
ماہِ مبارک رمضان کے پچیسویں دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۲۶۸
اولیائے خدا سے محبت و دوستی	۲۶۹
مسکین و مستضعف لوگوں سے محبت کرو	۲۷۰
مومنین کو خدا سے گہری محبت ہوتی ہے	۲۷۱
جنہیں اللہ دوست رکھتا ہے	۲۷۲
جنہیں خدا دوست نہیں رکھتا	۲۷۴
جن اعمال کو خدا پسند فرماتا ہے	۲۷۵
خدا کی خاطر محبت	۲۷۶
پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت	۲۷۷
اہل بیت علیہم السلام کی محبت	۲۷۸
سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی	۲۷۹
سر اور جسم کی سنتیں	۲۸۰

موضوع	صفحہ نمبر
ماہِ مبارک رمضان کے چھبیسویں دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۲۸۲
عیوب کا چھپانا	۲۸۳
جو شخص اپنے عیوب کی اصلاح میں مشغول رہے	۲۸۴
حقیقی اور واقعی احمق	۲۸۵
جہالت عیب جوئی کا سبب ہے	۲۸۶
ماہِ مبارک رمضان کے ستائیسویں دن کی دعا اور اس کے موضوعات	۲۸۷
فضیلت شب قدر کو درک کرنا	۲۸۸
شب قدر کونسی شب ہے	۲۸۹
شب ۲۳ کی اہمیت	۲۹۰
شب قدر میں شب بیداری کا ثواب	۲۹۱
ماہِ مبارک رمضان کے اٹھائیسویں دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۲۹۲
نوافل بجالانے کی توفیق	۲۹۳
نماز شب کی فضیلت و اہمیت اور فوائد	۲۹۴
ماہِ مبارک رمضان کے انتیسویں دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۲۹۶
توفیق الٰہی اور تحفظ کی درخواست	۲۹۷
دل کو تہمت اور غلط خیالات کی تاریکی سے بچانا	۲۹۸
دل کی طہارت و پاکیزگی	۲۹۹
تہمت کے مقام پر نہ ٹھہرو	۳۰۰
ماہِ مبارک رمضان کے تیسویں دن کی دعا اور اسکے موضوعات	۳۰۲
اصول کے ذریعے فروع کا استحکام	۳۰۳
حق پیغمبر و اہل بیت پیغمبر علیہم السلام	۳۰۴
پیغمبر اور اہل بیت پیغمبر علیہم السلام کی محبت	۳۰۵
اطاعت پیغمبر و اہل بیت پیغمبر علیہم السلام	۳۰۷
ادعیہ مختلفہ	۳۰۹
ہر واجب نماز کے بعد پڑھی جانے والی دعا (اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حَجَّ بَیْتِ الْحَرَامِ)	۳۱۰
ہر واجب نماز کے بعد پڑھی جانے والی دعا (یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ)	۳۱۲
ہر واجب نماز کے بعد پڑھی جانے والی دعا (اَللّٰھُمَّ ادْخِلْ عَلٰی اَھْلِ الْقُبُوْرِ السُّرُوْرَ) اس کا معنی و مفہوم اور مضامین	۳۱۵

موضوع	صفحہ نمبر
مختصر ترین دعائے سحر	۳۱۸
آخری عشرے میں ہر رات فرائض اور نوافل کے بعد کی دعا	۳۲۱
شب اکیس کی مخصوص دعا	۳۲۲
شب اکیس کے موضوعات	۳۲۶
موضوعِ اول۔ سعادت و نیک بختی	۳۲۶
اسبابِ سعادت	۳۲۷
اشیائے سعادت و بدبختی	۳۲۸
شاملاتِ سعادت	۳۲۹
سعید ترین انسان	۳۳۰
ملحقات	۳۳۱
روزِ عید الفطر۔ روزِ انعام	۳۳۲
روزِ مغفرت	۳۳۳
حدیث معراج	۳۳۴
کامیاب اور خوشحال زندگی کے اسباب	۳۳۵
آخرت میں خوشی کے اسباب	۳۳۶
دنیا میں صحت و سلامتی کا راز	۳۳۷
خدا اور قیامت پر ایمان کی شرائط	۳۳۸
عمل اور ردِ عمل	۳۳۹

موضوع	صفحہ نمبر
مسجد جنت کے دروزوں میں سے ایک دروازہ ہے	۳۴۰
نورانیت قلب	۳۴۱
جنت کے دروازوں کی چابیاں	۳۴۲
جہنم کے دروازے	۳۴۳
محشر میں آسائش و آرام کے اسباب	۳۴۴
رحمت الٰہی سے محروم ہونے کے اسباب	۳۴۵
اسلام اور اہل بیت علیہم السلام کی توہین	۳۴۶
تین اہم خطرات کی نشاندہی	۳۴۶
جن لوگوں پر جہنم حرام ہے	۳۴۷
محاسبۂ نفس	۳۴۸
حدیث عنوان بصری	۳۴۹
حصول علم کا طریقہ	۳۵۳
حقیقت عبودیت کیا ہے؟	۳۵۳
تقویٰ کا پہلا درجہ	۳۵۵
ریاضت و تربیت نفس	۳۵۶
حلم و بردباری	۳۵۷
جن چیزوں کا تعلق علم سے ہے	۳۵۸
اسماء حسنیٰ کے اعداد اور خواص	۳۶۰

ד ר ך

تاسوعہ کا مقصد

اشرافیہ کی تشکیل و تعمیر

تاسوعہ علیہ السلام کی بیداری کا مقصد تعلیمات محمد و آل محمد ﷺ کی روشنی میں جدید علیہ تحقیق اشرافیہ کے تقاضوں کے مطابق دینی اعلیٰ تعلیم کا انتظام و انصرام کرنا ہے۔

تاسوعہ کا پیغام

اس تنظیم کا مقصد تعلیم یافتہ اور باکردار اسکالرز کے ذریعہ پیغام اسلامی کی تعلیم کو عام کرنا ہے۔

تاسوعہ کے اغراض و مقاصد

تاسوعہ کا مقصد ایسے کارکنوں کی تیاری ہے جو ان نفوس قدسیہ کی تعلیمات محمد و آل محمد ﷺ کے ذریعہ اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرتا ہے۔

آپ کا تعاون ہمارا مقصد

آپ بھی اپنے تاثرات اور عطیات کے ذریعہ حسب استطاعت تعاون فرما کر دینی طلباء کی تعلیم و تربیت میں مدد دے اور تعلیمات اہلبیت علیہم السلام اور تعلیمات محمد و آل محمد ﷺ کی نشر و اشاعت میں شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

تاسوعہ